سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

سوموار، 19۔ ستمبر 2022

(یوم الاثنین، 22۔ صفر المظفر 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 27

1453

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19- ستمبر 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) عام بحث

قیمتوں پر کنٹرول / بڑھتی ہوئی مہنگائی پر عام بحث

ایک وزیر قیمتوں پر کنٹرول / بڑھتی ہوئی مہنگائی پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1- ایک وزیر محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- ایک وزیر محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1455

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

سوموار، 19۔ ستمبر 2022

(یوم الاثنین، 22۔ صفر المظفر 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 5 بج کر 08 منٹ پر جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَ
سِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا
وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا
خَالِدِينَ (٧٣) وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا
الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ (٧٤)

سورۃ الزمر (آیات نمبر 73 تا 74)

اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اُن کو گروہ گروہ کر کے بہشت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ اُس کے پاس پہنچ جائیں گے اس حال میں کہ اُس کے دروازے کھولے جاچکے ہوں گے تو اُس کے داروغہ اُن سے کہیں گے کہ تم پر سلام ہو۔ تم بہت اچھے رہے۔ اب اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ (73) اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے وعدے کو ہم سے سچا کر دیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا۔ ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں تو اچھے عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیسا خُوب ہے (74)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مُجھ کو تو اپنی جاں سے پیارا ہے اُن کا نام
شَب ہے اگر حیات ستارا ہے اُن کا نام
ہر شخص کے دُکھوں کا مُداوا ہے اُن کی ذات
سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن کا نام
قرآن پاک اُن پر اُتارا گیا ندیم
اور میں نے اپنے دل پہ اُتارا ہے اُن کا نام

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہوم سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر4051 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا یہ سوال dispose of ہوا۔ دوسرا سوال نمبر4122 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا یہ سوال بھی dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر4504 ہے، جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں یتیم بچوں کی کفالت کے اداروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4504: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں کل کتنے سرکاری و نجی ادارے یتیم بچوں کی کفالت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یتیم بچوں کے لئے بنائے گئے اداروں کی رجسٹریشن کی جاتی ہے تو اس کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) حکومت نے یتیم بچوں کے احساس محرومی کو کم کرنے اور انہیں معاشی تحفظ فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) 1۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب کے 10 اضلاع میں اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو (ہیڈ آفس)، انگوری باغ سکیم، لنک شالیمار روڈ پر واقع ہے اور چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 15، گلی نمبر 2 ضیاء ٹاؤن،

نزدیک کشمیر پُل کینال روڈ فیصل آباد ،چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن،اولڈ کینال ریسٹ ہاؤس نزدیک چھٹہ ہسپتال گوجرانوالہ ،چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، حسن پورہ، میانہ پورہ ایسٹ کیپیٹل روڈ نزدیک چیمہ چوک سیالکوٹ، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 123 ،مارکیٹ روڈ نزدیک سی بی کالج فار گرلز صدر راولپنڈی، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 1 ، سٹریٹ نمبر 6، نیو شالیمار کالونی بوسن روڈ ملتان، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، بہ علی پور چک 112 ، نزدیک ائرپورٹ رحیم یار خان، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، چک نمبر 24 ، بی سی یزمان روڈ پوسٹ آفس 42/DB بہاولپور چائلڈ پروٹیکشن یونٹ فرید ٹاؤن روڈ نزد ڈی آئی جی جیل آفس ساہیوال اور چائلڈ پروٹیکشن یونٹ ڈی سی کمپلیکس قصور میں واقع ہیں۔ جبکہ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ سرگودھا کی عمارت تقریباً تکمیل کے قریب ہے۔بقیہ کام مکمل ہونے کے بعد چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی خدمات کا آغاز یہاں سے بھی کر دیا جائے گا۔

2۔Punjab Destitute & Neglected Children Act 2004 کے تحت چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا قیام عمل میں لایا گیا۔PDNC Act 2004 کی دفعہ 51 کے تحت مندرجہ ذیل قوانین Repeal ہو گئے ہیں:

Under Section 51 of PDNC Act 2004

(1) The Punjab Children Ordinance, 1983 (XXII of 1983

(2) The Punjab Youthful Offenders Ordinance, 1983 (XXIII of 1983

(3) The Punjab Supervision and Control of Children Homes Act, 1976 (XVI of 1976

(4) All Children Homes established and functioning under the Punjab Supervision and Control of Children Homes Act, 1976 (XVI of 1976) shall be deemed to be the Child Protection Institutions established or recognized under this Act.

PDNC ایکٹ 2004 میں ترامیم 2017 میں کی گئیں اور ایسے ادارے جو نادار، مفلس اور بے آسرا بچوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں ان کی چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے ساتھ رجسٹریشن کو PDNC Act کی دفعہ A-20 کے تحت لازمی قرار دیا گیا ہے۔

PDNC ایکٹ، 2004 کی دفعہ A-20 پر عمل درآمد کے لئے رولز کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے PDNC Act کی دفعہ A-20 کے تحت رولز بنا کر ایڈمنسٹریٹو محکمہ کو مجاز اتھارٹی سے منظور ہونے کے لئے بھجوائے جو کہ نوٹیفکیشن نمبر SO(DEV)CPWB/5-23/2018 کے تحت مورخہ 10 دسمبر 2020 کے تحت و منظور ہوئے۔ اب ان رولز کی منظوری کے بعد تمام سرکاری اور نجی ادارے جو نادار مفلس اور بے آسرا بچوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں ان کی رجسٹریشن چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے ساتھ لازم ہے۔ مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو رولز مذکورہ کی منظوری کے بعد ان پر عمل درآمد کے لئے تیزی سے کام کا آغاز کر چکا ہے۔

(ب) Punjab Destitute & Neglected Children Act 2004 کے تحت چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا قیام عمل میں لایا گیا۔ PDNC Act 2004 کی دفعہ 51 کے تحت مندرجہ ذیل قوانین Repeal ہو گئے ہیں:

Under Section 51 of PDNC Act 2004

(1)The Punjab Children Ordinance, 1983 (XXII of 1983

(2) The Punjab Youthful Offenders Ordinance, 1983 (XXIII of 1983)

(3)The Punjab Supervision and Control of Children Homes Act, 1976 (XVI of 1976

(4) (All Children Homes established and functioning under the Punjab Supervision and Control of Children Homes Act, 1976 (XVI of 1976) shall be deemed to be

the Child Protection Institutions established or recognized under this Act.

PDNC ایکٹ 2004 میں ترامیم 2017 میں کی گئیں اور ایسے ادارے جو نادار، مفلس اور بے آسرا بچوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں ان کی چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے ساتھ رجسٹریشن کو PDNC Act کی دفعہ 20-A کے تحت لازمی قرار دیا گیا ہے۔

PDNC ایکٹ، 2004 کی دفعہ 20-A پر عمل درآمد کے لئے رولز کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے PDNC Act کی دفعہ 20-A کے تحت رولز بنا کر ایڈ منسٹریٹو محکمہ کو مجاز اتھارٹی سے منظور ہونے کے لئے بھجوائے جو کہ نوٹیفکیشن نمبر SO(DEV)CPWB/5-23/2018 کے تحت مورخہ 10۔دسمبر 2020 کے تحت منظور ہوئے۔اب ان رولز کی منظوری کے بعد تمام سرکاری اور نجی ادارے جو نادار مفلس اور بے آسرا بچوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں ان کی رجسٹریشن چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے ساتھ لازم ہے۔ مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو رولز مذکورہ کی منظوری کے بعد ان پر عملدرآمد کے لئے تیزی سے کام کا آغاز کر چکا ہے۔

(ج) بیورو بے سہارا اور عدم توجہی کے شکار بچوں کو ریسکیو کرنے والا پنجاب کا واحد ادارہ ہے۔ ریسکیو سروسز کے ذریعے لاوارث بچوں (جن میں نومولود بھی شامل ہیں) کو پنجاب کے کونے کونے سے بیورو کے مختلف دفاتر میں لایا جاتا ہے اور ان کے ورثاء کو تلاش کر کے چائلڈ پروٹیکشن کورٹ کے ذریعے انہیں ان کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔نومولود بچے مناسب علاج معالجے کے بعد کورٹ آرڈر کے ذریعے بے اولاد شادی شدہ جوڑوں کے حوالے کئے جاتے ہیں تاکہ ان کی گھریلو ماحول میں پرورش کو یقینی بنایا جا سکے۔

بیورو میں بے سہارا اور عدم توجہی کے شکار بچوں کو رہائش، خوراک، تعلیم، صحت، تفریح اور قانونی معاونت کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے اداروں میں بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ فنی تربیت بھی دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی آئندہ زندگی میں مناسب روزگار حاصل کر سکیں۔ اسی

سلسلے میں کچھ بچے سیکھے ہوئے ہنر میں عملی مہارت لانے کے لئے بیورو سے باہر جا کر کام بھی کرتے ہیں۔

نامور سماجی، معاشرتی اور حکومتی شخصیات آئے روز چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے ذیلی دفاتر کا دورہ کرتے رہتے ہیں اور بچوں کیساتھ آزادانہ گھل مل جاتے ہیں۔ عیدین اور دیگر تہواروں کے موقع پر بیورو میں خصوصی پروگرامز کا انعقاد کیا جاتا ہے اور بچوں کو سپیشل مینئو کے تحت خوراک اور جوتے کپڑے وغیرہ مہیا کئے جاتے ہیں اور تفریح کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ مزید برآں رہائشی بچوں کے لئے تفریح دوروں کا بھی بندوبست کیا جاتا ہے۔

3۔ نومبر 2020 کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل تھی:۔

سیریل نمبر ضلع کا نام بچوں کی تعداد سیریل نمبر ضلع کا نام بچوں کی تعداد۔

1۔ لاہور 452 5۔ راولپنڈی-50

2۔ گوجرانوالہ 84 6۔ ملتان 34

3۔ فیصل آباد 7۔ بہاولپور-63

4۔ سیالکوٹ 42 8۔ رحیم یار خان 47

ایسے بچے جن کے والدین فوت ہو چکے ہیں یا علیحدگی ہو چکی یا بچوں کی کفالت کرنے سے قاصر ہیں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو ایسے بچوں کو ایک مخصوص طریق کار کے ذریعے داخلہ دیتا ہے اور دیکھ بھال کی ذمہ داری لیتا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا صرف ایک ضمنی سوال ہے۔ جو عورتیں معصوم بچوں کو لے کر چوک میں بھیک مانگ رہی ہوتی ہیں وہ ان کے under ہیں یا نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر داخلہ و جیل خانہ جات!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! شہر کے مختلف چوکوں میں جو عورتیں چھوٹے بچوں کو اُٹھا کر بھیک مانگ رہی ہوتی ہیں وہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے purview

میں آتی ہیں۔ ان عورتوں کو مختلف اوقات میں پکڑ کر عدالت میں پیش کیا جاتا ہے تو عام طور پر عدالتیں یہ آرڈر دیتی ہیں کہ ان بچوں کے والدین کی تلاش کریں۔ first time بچوں کو ان کے والدین کے حوالے کر دیتے ہیں مگر second time or third time بچوں کو عدالتیں ایک مہینہ یا دو مہینے کے لئے custody میں رکھنے کا حکم دیتی ہیں۔

جناب سپیکر! میری بہن نے بڑا اچھا point raise کیا ہے تو میں جناب محمد بشارت راجہ سے گزارش کروں گا کہ اس معاملے پر قانون سازی کی جائے کیونکہ جب تک ان بچوں کے والدین کے خلاف FIR register نہیں ہوں گی تب تک اس مسئلے پر قابو نہیں پایا جا سکتا۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ محترمہ۔ اگلا سوال نمبر 4755 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4767 بھی محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ لہٰذا ان کے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4817 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5438 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے ۔ اگلا سوال سیدہ زاہرا نقوی کا ہے۔ جی، محترمہ!

سیدہ زاہرا نقوی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 5537 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں زیر کفالت بچوں کی تعداد و تعلیم و تربیت سے متعلقہ تفصیلات

*5537: **سیدہ زاہرا نقوی:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چائلڈ پروٹیکشن بیورو زیر کفالت بچوں کی تربیت کے لئے کیا انتظامات کرتا ہے؟

(ب) صوبہ بھر کے چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں اس وقت کتنے بچے زیر کفالت ہیں ہر ضلع کی الگ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **چائلڈ پروٹیکشن سکول:** بیورو کے تمام اداروں میں اپنے سکولز ہیں جو بچوں کو مفت تعلیم فراہم کرتے ہیں۔

چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ لاہور میں آٹھویں کلاس تک ادارہ کے اپنے سکول میں تعلیم دی جاتی ہے جبکہ باقی اضلاع میں پرائمری تک ادارہ جات کے اندر تعلیمی سہولیات میسر ہیں اس کے علاوہ ادارہ کے بچے مختلف ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹی میں بھی زیر تعلیم ہیں.

چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس: یہاں پر بچوں کو فری رہائش، خوراک، مروجہ اور مذہبی تعلیم کی فراہمی کے ساتھ نظم وضبط کے ساتھ زندگی گزارنے کا عملی سبق دیا جاتا ہے اور ان بچوں کی تمام تر ضروریات زندگی پوری کی جاتی ہیں۔ مزید بر آں چائلڈ پروٹیکشن انسٹی ٹیوشنز میں بچے آزادانہ طور پر گھومتے پھرتے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جو بچے تعلیم پر توجہ نہیں دیتے ان کو باقاعدہ نفسیاتی تجزیے کے بعد فنی تعلیم سکھائی جاتی ہے۔

بیورو میں مفلس، نادار، بے آسرا، یتیم اور لاوارث بچوں کو جامع قسم کی رہائش، خوراک، تعلیم، صحت، تفریح اور قانونی معاونت کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ بیورو میں بچوں کو گھر جیسا ماحول دیا جاتا ہے اور ان کی پرورش کی جاتی ہے۔ بیورو بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ہر وقت سرگرم عمل رہتا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے اداروں میں بچے آزادانہ طور پر گھومتے پھرتے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جو بچے تعلیم پر توجہ نہیں دیتے ان کو باقاعدہ تجزیے کے بعد فنی تعلیم سکھانے کے لئے باہر بھیجا جاتا ہے یا ان کو VTI میں مطلوبہ تعلیمی بنیاد پر فنی تعلیم دی جاتی ہے۔

سائیکلوجیکل سیکشن: چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو تربیت یافتہ ماہر نفسیات کے زیر سایہ حفاظتی تحویل میں لئے گئے بچوں کے لئے نفسیاتی کونسلنگ کی سہولیات فراہم کرتا ہے اور بھیک مانگنے والے بچوں اور گھر سے بھاگے ہوئے بچوں کے ذہنی رجحان پر کام کرتا ہے تاکہ وہ معاشرے کا کار آمد شہری بن سکیں۔

لیگل سیکشن اور چائلڈ پروٹیکشن کورٹس: بیورو کا لیگل سیکشن بچوں کے قانونی ماہرین پر مشتمل ہے جو کہ PDNC Act 2004 کے تحت تشدد کے شکار بچوں کے کیسز عدالتوں میں پیروی / Contest کرتا ہے اور یہ قانونی مدد مفت فراہم کی جاتی ہے۔ مزید برآں روزانہ کی بنیاد پر ریسکیو کئے گئے بچوں کی لیگل کسٹڈی چائلڈ پروٹیکشن کورٹس سے لیتا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن کورٹ ایک سپیشل عدالت ہے جو لاہور ہائی کورٹ سے Notified ہے۔ لاہور میں باقاعدہ طور پر چائلڈ پروٹیکشن کورٹ قائم ہے جہاں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج بطور پریزائیڈنگ آفیسر تعینات ہیں۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو PDNC Act 2004 کے تحت بچوں کے حقوق کو پامال کرنے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرتا ہے۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:۔

سیریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد	سیریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد
1۔	لاہور	437	5۔	راولپنڈی	52
2۔	سیالکوٹ	51	6۔	رحیم یار خان	35
3۔	بہاولپور	71	7۔	فیصل آباد	61
4۔	گوجرانوالہ	77	8۔	ملتان	20

سیدہ زاہرا نقوی: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال بھی سیدہ زاہرا نقوی کا ہے۔ جی، محترمہ!

سیدہ زاہرا نقوی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5538 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نیشنل ایکشن پلان کے تحت صوبہ میں 2019 میں رجسٹرڈ کیسز کی تعداد اور ملزمان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*5538: **سیدہ زاہرا نقوی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت صوبہ بھر میں 2019 میں اب تک کتنے کیسز رجسٹرڈ کئے گئے ہیں؟

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت کتنے ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت صوبہ بھر میں ٹوٹل کیسز 35828 درج کئے گئے ہیں۔

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت صوبہ بھر میں ٹوٹل 37840 ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی۔

تفصیل

کیٹیگری	رجسٹرڈ کیسیز	ملزمان کی تعداد جن کے خلاف کارروائی ہوئی
کومبنگ / سرچ آپریشن	1381	1622
اسلحہ کی نمائش	1210	-
ساؤنڈ سسٹم ریگولیشن آرڈیننس 2015	4317	4282
پروبیشن آف ایکسپرینگ میٹرز آن والز (Amendment Ordinance 1995)	804	608
انفارمیشن آف ٹیمپوریری ریزیڈینٹس آرڈیننس 2015	4670	7916
سکیورٹی آف ولز ایبل اسٹیبلشمنٹ آرڈیننس 2015	768	628
آرمز (Amendment) آرڈیننس 1965	22627	22632
ہیٹ میٹریل کیسیز (295 to 298-C PPC)	2	3
MPO, 1960 as Amendment in 2015	49	149

ٹوٹل کیسیز = 35828

ٹوٹل ملزمان جن کے خلاف کارروائی ہوئی = 37840

سیدہ زاہرا نقوی: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔ میں صرف ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہوں گی کہ ملزموں کے خلاف جب کارروائی کی جاتی ہے تو اس سے ہمیں کیا results ملتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! Child Protection Bureau کا سزا اور جزا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب کبھی ایسے لوگ heinous crimes میں جو بچوں کے ساتھ تشدد میں involve ہوتے ہیں تو پولیس ان کو prosecute کرتی ہے اور سزا دینے

کا اختیار تو صرف عدالتوں کے پاس ہے۔ اگر یہ کسی specific واقعہ کے بارے میں پوچھنا چاہیں تو وہ میں بتا دیتا ہوں۔ جیسا کہ چونیاں میں ایک ظالم شخص کا تین چار بچوں کے حوالے سے وقوعہ ہے۔ اس کو بھی سزائے موت دی گئی ہے پھر اسی طرح قصور والا کیس آپ کو یاد ہو گا کہ اس میں بھی سزائے موت ہو چکی ہے۔ اس طرح اگر یہ چاہیں تو کسی بھی specific incident کے بارے میں سوال پوچھ لیں لیکن Child Protection Bureau کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سیدہ زاہرا نقوی: جی، جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! شکریہ! میرا سوال نمبر 5572 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2018 تا اگست 2020 میں سیف سٹی اتھارٹی کے لئے مختص بجٹ نیز خراب کیمروں کی درستگی کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***5572: محترمہ ربیعہ نصرت:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سیف سٹی اتھارٹی کو مالی سال 2018 سے اگست 2020 تک کتنا بجٹ فراہم کیا گیا نیز خراب کیمروں کو ٹھیک کروانے کے لئے کیا طریق کار اپنایا جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت خراب کیمروں کو جلد از جلد ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) مالی سال 19-2018 میں پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کی مد میں 3.29 بلین روپے جاری کئے گئے، مالی سال 20-2019 میں 1.547 بلین روپے جاری کئے گئے اور اگست 2020 تک 0.407 بلین جاری کئے گئے ہیں۔ نصب شدہ کیمروں کی دیکھ بھال اور درستگی کی ذمہ داری بروئے معاہدہ عرصہ پانچ سال تک متعلقہ ٹھیکیدار ہواوے M/S (Huawei Technologies Pvt Ltd) کی ہے اور متعلقہ کمپنی ابھی کام نہیں

کر رہی ہے اور اس نے O&M کا کام روک دیا ہے لیکن تمام O&M کا کام متعلقہ کمپنی کے خرچے پر دوسری کمپنیوں سے کروایا جارہا ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت جو خراب کیمرہ جات ہیں ان کو جلد از جلد ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اسی سلسلے میں متعلقہ ٹھیکیدار ہواوے (M/S Huawei Technologies Pvt) سے بات چیت کا سلسلہ جاری ہے اور امید کی جاتی ہے کہ معاملات جلد حل کر لئے جائیں گے۔ تاہم پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے متعلقہ فیلڈ افسران اور تشکیل شدہ ٹیمیں کسی بھی فنی اور تکنیکی وجوہات کی بناء پر خراب شدہ کیمرہ جات کی مرمت اور بحالی کا کام کرنے میں دن رات مصروف عمل رہتی ہیں مزید امید ہے کہ موجودہ حکومت اس طرح کے جدید پراجیکٹس کی معاونت و سرپرستی کرتی رہے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! میرا ان سے ضمنی سوال ہے کہ یہ کیمرے 2020 سے خراب پڑے ہیں۔ جو کمپنیاں کام کر رہی تھیں ان کو فارغ کر دیا گیا ہے۔ Huawei ایک international Company تھی جو میاں شہباز شریف صاحب کی سربراہی میں کام کر رہی تھی ان کو بھی فارغ کر دیا گیا تھا وہ کمپنی اب اس حکومت کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتی۔ پنجاب کے تمام کیمرے خراب ہیں ۔ جس کی وجہ سے جرائم بڑھتے جارہے ہیں جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ لوگ اپنی کوئی چیز باہر کھڑی کر کے نہیں جاسکتے۔ میرا ان سے سوال یہ ہے کہ 2020 سے لے کر ساڑھے تین سال میں اگر آپ لوگوں سے یہ کام نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے کرائم بھی بڑھا، حالات اتنے خراب ہوئے اور قتل و غارت کے واقعات بھی ہوئے اس کے باوجود یہ کام ابھی تک نہیں ہو سکا۔ یہ بھی پتا نہیں ہے کہ یہ کام ہونا بھی ہے یا نہیں۔ مجھے اس بات کا جواب چاہئے کہ یہ کب تک ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! ان کا سوال کچھ حد تک درست بھی ہے اور کچھ اس میں confusion بھی ہے۔ Huawei کمپنی کے ساتھ ہمارا معاہدہ ہے اور اس کو فارغ نہیں کیا گیا۔ ان کے ساتھ معاہدہ ہے کہ ہمیں انہی کے ساتھ چلنا پڑے

گا۔اس میں کچھ مسائل تھے جن کو ہماری حکومت بھی حل نہیں کر سکی پھر چار ماہ کے لئے دھاندلی کے ذریعے یہ بھی آئے ان سے بھی نہ ہو سکا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس Cabinet Committee کا ممبر بھی ہوں اور co-chairman بھی ہوں۔میرے ساتھ جناب چیئرمین بھی تشریف رکھتے ہیں۔ہم اس پر کام کر رہے ہیں اور اس کی final approval Cabinet نے دینی ہے۔یہ بہت حساس معاملہ ہے اس حد تک ان کا سوال بالکل ٹھیک ہے۔ یہ 7678 کیمرے ہیں جو صرف لاہور شہر میں لگے ہوئے ہیں۔یہ کیمرے جب full capacity پر کام کر رہے تھے تو اس کے بہت positive effects آرہے تھے۔بدقسمتی سے معاہدہ نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے کیمرے out of order ہو گئے تھے۔میں امید کرتا ہوں کہ ہم ان شاءاللہ اگلی Cabinet meeting میں اس کو دیکھ لیں گے۔یہ ایک انتہائی حساس معاملہ ہے اس کو ہم وہاں سے through کر کے اور ان سے معاہدہ کر کے ہی کام کریں گے کیونکہ یہ ان کی ہی responsibility ہے۔اس کا Cabinet Committee on Law and Order سے فیصلہ ہو چکا ہے۔اب final approval Cabinet سے ہونی ہے۔انشاءاللہ اس کو address کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کا specifically سوال یہ تھا کہ کب تک یہ کام wind up ہو جائے گا تاکہ crime rate نیچے آئے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! Cabinet Committee on Law and Order نے اسے recommend کر دیا ہے۔اب اس کی final approval اگلے ماہ کے اجلاس میں متوقع ہے۔جیسے ہی اس کی final approval ہو گی تو اس کے فوراً بعد Huawei Company اس پر کام کرنا شروع کر دے گی۔میں امید کرتا ہوں کہ تین سے چار ماہ میں یہ ساڑھے کیمرے functional ہو جائیں گے اور اپنی full capacity پر آجائیں گے۔cabinet سے approval کے تین ماہ بعد میں جناب کو خود report پیش کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! یہ ابھی انہوں نے کہا ہے کہ درمیان میں ان کی حکومت آئی تھی تو ساڑھے تین سال میں تو یہ کام ان سے ہوا نہیں ہے اور تین ماہ کی ہر بات ن لیگ حکومت پر

ڈال دی جاتی ہے تو یہ کہاں کا اصول ہے۔ یہ کیا طریقہ ہے کہ آپ خود کام نہیں کر سکتے اور دوسروں پر ڈال دیتے ہیں۔ اپنی کوتاہیاں آپ دوسروں پر ڈال دیتے ہیں۔ آپ یہ کام خود کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے ساڑھے تین سال میں یہ کام نہیں کیا تو ہم تین ماہ میں کیسے کر لیتے؟ کرائم ہو رہے ہیں، لوگ مر رہے ہیں اور لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔ آپ کو اندازہ ہی نہیں ہے کہ حالات کیا ہیں۔ اس کے علاوہ جو کیمرے ٹھیک تھے وہ بھی اب خراب ہو گئے ہیں۔ یہ بڑے آرام سے جواب دے رہے ہیں کہ تین چار ماہ میں کریں گے۔ انہوں نے ساڑھے تین سال میں تو یہ کام کیا نہیں تو تین ماہ میں کیسے کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ! ہر حکومت عوام کی بہتری کے لئے ہی کام کرتی ہے وہ صرف آپ کو یاد کروا رہے تھے کہ تین ماہ آپ بھی حکومت میں رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! on her behalf میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب ہاشم ڈوگر صاحب نے بہت اچھا جواب دیا ہے اور یہ ان کا concern بھی ہے۔ I was also the member of this committee in the last government لیکن میری ان سے گزارش ہو گی کہ جیسے SSP شہید ہوئے تھے تو انہیں کیمروں کی وجہ سے ان کے قاتل پکڑے گئے تھے۔ راجہ صاحب کو پتا ہے کہ رانا ثناءاللہ صاحب بھی انہیں کیمروں کی وجہ سے بے گناہ ہوئے تھے کیونکہ کوئی وہاں مدعی نہیں تھا اور اس میں کوئی پاؤڈر موجود نہیں تھا۔ ابھی پرسوں پانچ minor لڑکیوں کے ساتھ rape ہوا ہے۔ میرے پاس ان کی FIRs موجود ہیں۔ میں ابھی یہ FIRs ڈوگر صاحب کو دیتا ہوں۔ ان کے ملزمان ابھی تک نہیں پکڑے گئے۔ آپ ایوان کی کارروائی کو انتہائی مہذب انداز سے چلا رہے ہیں۔ میں اپنی بہنوں کو بھی کہتا ہوں کہ یہ جو سوالات ہوتے ہیں یہ کسی پر تنقید کرنے کے لئے نہیں ہوتے بلکہ قوم کی بہتری کے لئے ہوتے ہیں۔ میری ڈوگر صاحب سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ ان کیمروں کو ٹھیک کروائیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں یہی سمجھتا ہوں کہ جو اچھا کام ہے وہ ہونا چاہئے۔ میں نے تو اپنے بھائی کے کہنے سے پہلے ہی کہا ہے کہ یہ بہت ہی زیادہ ضروری ہے۔ جب یہ کیمرے لگے اور سو فیصد کارکردگی سے کام کر رہے تھے تو لاہور شہر کو بہت فائدہ ہوا۔ ہمارا شہر crime rate کے حوالے سے بہت بہتر ہو گیا تھا لیکن بدقسمتی سے یہ ہوا کہ معاہدہ انہوں نے کیا تھا we had our suspicions about that contract تاکہ ہم کوئی ایسا کام نہ کر جائیں کہ جو ماضی میں ہوتا رہا ہے۔ آپ یقین کریں کہ جب Cabinet meeting ہو گی۔ میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس اچھے کام کو نہیں روکا جائے گا۔ ہم ان کو full capacity پر چلائیں گے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب نے ماضی میں ایسے کام کئے ہیں جو شاید ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے جن میں 1122 اور دیگر ایسے منصوبے تھے۔ میری ان سے بات ہوئی ہے۔ Safe City Project بہت اچھا ہے۔ ہم اس کو پنجاب کے کم از کم ہر تحصیل لیول کے ہر شہر میں لے کر جانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اگر ہمیں وقت دیا تو آپ کو کچھ عرصے میں یہ ہوتا ہوا نظر آئے گا۔

جناب سپیکر: یہ بہت اچھی بات ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5581 ہے، جوب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کوٹ مومن اوراس سے ملحقہ علاقوں میں جرائم کی بیخ کنی کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*5581: **محترمہ شمیم آفتاب**: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ مومن اوراس سے ملحقہ علاقوں میں جرائم دن بدن بڑھ رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان جرائم کے سدباب کے لئے اہل علاقہ اور با اثر افراد کی خدمات حاصل کرنے اوران جرائم کی روک تھام کے لئے کوئی حکمت عملی اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سرکل کوٹ مومن کی کرائم سٹیٹمنٹ گزشتہ سہ ماہی ماہ اگست، ستمبر اور اکتوبر مقابلتاً ذیل ہے۔

نوعیت جرائم	سال	رپورٹ	چالان	عدم پتا	خارج	زیر تفتیش	فرق مقابلتاً
ڈکیتی	2020	-	-	-	-	-	1
	2019	1	1	-	-	-	-
راہزنی	2020	17	6	-	2	9	10
	2019	27	25	-	2	-	-
382ت پ	2020	4	1	-	-	3	1
	2019	5	3	-	2	-	-
سرقہ موٹر	2020	16	4	-	-	12	3
سائیکل	2019	19	10	8	1	-	-

جرائم کی روک تھام کے لئے عوام کے تعاون سے جرائم کی بیخ کنی کے لئے مزید اقدامات کئے جارہے ہیں تاکہ عوام پرسکون زندگی گزار سکیں۔ انشاء اللہ جرائم میں واضح کمی ہوگی۔

(ب) جرائم کی روک تھام کے لئے حکومت کے تعاون سے ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

ہجن چوکی کا قیام: علاقہ تھانہ کوٹ مومن موضع ہجن گنجان آبادی ہونے کی وجہ سے پولیس چوکی ہجن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس پر FC/5, HC/5, ASI/1, SI/1 تعینات ہیں جبکہ ایک موبائل گاڑی معہ ایک ایلیٹ ٹیم ہمہ وقت گشت کناں ہے۔ جس کی وجہ سے جرائم کی روک تھام میں واضح کمی سامنے آئی ہے۔

موثر گشت:۔ سرکل کوٹ مومن کے جملہ تھانہ جات تھانہ کوٹ مومن 3 موبائل گاڑیاں، تھانہ میلہ تھانہ مڈھ رانجھا اور ملازمان مسلح باوردی گشت کناں ہیں مؤثر گشت سے جرائم بالخصوص سنگین جرائم میں واضح کمی ہوئی ہے۔

ناکہ بندی:۔ انٹر چینج ہائے کوٹ مومن و سیال موڑ، پل طالب والا، ہلال پور چوک مستقل ناکہ بندی ہوتی ہے اس کے علاوہ سرکل ہائے میں مختلف مقامات پر جگہ تبدیل کر کے ناکہ بندی کی جاتی ہے۔ مؤثر ناکہ بندی کی وجہ سے بھی جرائم کی شرح میں خاطر خواہ کمی ہوئی ہے۔

گرفتاری مجرمان اشتہاری:۔ رواں سال مقدمات قتل، ڈکیتی، راہزانی کے کل 48 مجرمان اشتہاری گرفتار کرنے کے بعد برآمدگی مال مسروقہ و اسلحہ چالان کئے گئے جس سے بھی جرائم کی شرح میں واضح کمی ہوئی ہے۔

انسدادی کارروائی:۔ سہ ماہی متذکرہ میں انسدادی کارروائی کرتے ہوئے برخلاف ناجائز اسلحہ 145 مقدمات درج کئے گئے۔ جس سے بھی جرائم کی شرح میں واضح کمی واقع ہوئی ہے۔

میٹنگ نمبرداران و قیام ٹھیکری پہرہ جات:۔ گاؤں / قصبہ کے نمبرداران سے متعلق ٹھیکری پہری کے قیام کو یقینی بنانے سے بھی جرائم کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میرا سوال بہت پرانا تھا۔ اس سوال کا اُس وقت جو جواب آیا تھا وہ بالکل ٹھیک تھا لیکن جب دو تین ماہ کے لئے ہماری حکومت گئی اور واپس آئی ہے تو حالات وہیں پر چلے گئے ہیں۔ اب وہی صورتحال ہے جس کے پیش نظر میں نے یہ سوال کیا تھا۔ میری منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر سوال پر توجہ دینے کے بعد پھر میرے علاقے کو دیکھا جائے کیونکہ وہاں جرائم بہت بڑھ گئے ہیں۔ وہاں پٹرولنگ نہیں ہو رہی اور سیاسی لوگوں کے اثر ورسوخ کی وجہ سے بھی حالات خراب ہیں۔ میرے اپنے ڈیرے کی طرف آنے والی سڑک پر ہم نو دس بجے کے بعد سفر نہیں کر سکتے۔ ابھی حال ہی میں ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ وہاں پر گاڑی کو کھڑا کر کے لوٹ مار کی گئی ہے۔ آرمی کے ایک میجر صاحب کے ساتھ ان کی family تھی ان کے ساتھ بھی لوٹ مار کی گئی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ ایک مرتبہ پھر اسے دیکھا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! یہ بالکل ٹھیک ہے۔ یہ سوال 20-2019 کا تھا۔ یقیناً اب وہاں کی صورتحال مختلف ہے۔ محترمہ مجھے بتادیں کہ ان کی کون سی سڑک ہے۔

محترمہ شمیم آفتاب: یہ سڑک کوٹ مومن سے بھاگٹانوالہ جاتی ہے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں آج اجلاس کے بعد DPO سے بات کروں گا۔ ہم انھیں اپنے تحفظات بتائیں گے۔ I will make it sure کہ حالات وہاں بہتر ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 5594 محترمہ رخسانہ کوثر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5624 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5650 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5651 بھی جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5661 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: فرنٹ ڈیسک کی سہولت کے فقدان تھانہ جات کی تعداد اور حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***5661: سید عثمان محمود:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کون سے ایسے تھانہ جات ہیں جن میں تاحال فرنٹ ڈیسک کی سہولت موجود نہ ہے؟

(ب) کون کون سے تھانہ جات میں فرنٹ ڈیسک عملہ کی کمی ہے؟

(ج) مذکورہ تھانوں میں جملہ سہولیات اور عملہ کی فراہمی کے لئے حکومت مزید کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں تمام 27 تھانہ جات پر فرنٹ ڈیسک کی سہولت موجود ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں تمام تھانہ جات میں نفری فرنٹ ڈیسک موجود ہے عملہ کی کمی نہ ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان میں فرنٹ ڈیسک اور تمام سہولیات سے آراستہ ہے اور عملہ کی کمی نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، سید عثمان محمود! ضمنی سوال پوچھیں؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا محترم وزیر داخلہ سے ایک ضمنی سوال ہے کہ ہم نے تقریباً آج سے ایک سال پہلے لاء اینڈ آرڈر کی گرتی ہوئی صورتحال کو دیکھتے ہوئے اپنی ذاتی زمین جمال دین والی میں ڈسٹرکٹ رحیم یار خان تحصیل صادق آباد میں محکمہ پولیس کے نام پر donate کی تھی۔ ہم نے ایک زمین پولیس چوکی اور دوسری پولیس اسٹیشن کے لئے دی تھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ ہماری تحصیل خصوصاً صادق آباد no-go area بن چکی تھی۔ وہاں پر اغواء برائے تاوان اور لوٹ مار دن دیہاڑے شروع ہو گئی تھی۔ not even post Maghrib میرے بہت اچھے آفیسر شہنشاہ خان رحیم یار خان سے آئے ہوئے ہیں۔ He served as SHO currently serving as DSP اگر وزیر داخلہ صاحب ان سے بھی رپورٹ لیں تو انھیں معلوم ہو گا کہ ہمارے ہاں اتنے برے حالات تھے کہ وہ علاقہ غیر تصور کیا جاتا تھا۔ اس چیز کو اور need of hour کو دیکھتے ہوئے ہم نے آئی جی صاحب سے ملاقات کی، Raja Basharat Sahib was kind enough to facilitate on this entire process. مگر آج کی تاریخ تک اس چوکی پر یا اس تھانے پر کوئی کام نہیں کیا گیا۔ میرا ضمنی سوال معزز وزیر داخلہ سے یہ ہے کہ کیا اس چوکی اور تھانے کو supplementary grant کے ذریعے جلد از جلد اس کو take up کر کے اس چوکی اور تھانے کا قیام عمل میں لا سکتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات(جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے سید عثمان محمود صاحب کا اور ان کی family کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اچھے کام کے لئے زمین donate کی۔ We appreciate them اس کے علاوہ مجھے تھوڑا سا دکھ یہ ہے کہ یہ چھوٹے بھائیوں کی طرح ہیں انہوں نے پھر ڈیڑھ ماہ ضائع کر دیا ہے۔ ان کو چاہئے تھا کہ جس دن میں وزیر داخلہ بنا تھا اس دن یہ میرے علم میں لاتے۔ ہم تو ہمیشہ چاہتے ہیں کہ اچھے کام کئے جائیں۔ یہ میرے پاس تشریف لاتے چلیں کوئی بات نہیں میں انشاءاللہ بھرپور کوشش کروں گا کیونکہ میں ڈویژن اور اضلاع میں جا رہا ہوں۔ میں وہاں آفیسرز سے بریفنگ بھی لوں گا۔ یہ بے شک وہاں تشریف لائیں اور اپنے concerns share کریں ہم ان کو address کریں گے۔ I will try my best کہ اسے ہم supplementary grant میں ڈال دیں گے۔ یہ بہت اچھا کام ہے۔ We appreciate them

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس میں ایک اور بات ہے کہ اگر کوئی بھی معزز رکن یا ان کی family اس طرح کے کام کے لئے اپنی ذاتی زمین کو donate کرتی ہے تو ہمیں اس کو priority پر لانا چاہئے جس طرح آپ خود بھی کہہ رہے ہیں تو ان کا case بھی لے آئیں اور supplementary grant سے ان کے یہ کام مکمل کروائیں۔ آپ ان کے ساتھ میٹنگ بھی کر لیں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات(جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! جی، آپ کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر آئندہ کوئی بھی صاحب حیثیت اپنی زمین چیک پوسٹ، چوکی یا تھانے کے لئے donate کرتے ہیں تو میں کوشش کروں گا کہ اگر وہ اپنے مرحوم والد، والدہ یا کسی کے نام پر donate کریں تو ہم اس چوکی یا تھانے کا نام ان کے نام سے منسوب کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، یہ ٹھیک ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میری طرف سے یہ عمران خان صاحب کے نام پر تھانے کا نام رکھ لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میرا interest یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر restore ہونا چاہئے۔

میرا صرف اور صرف one point agenda ہے کہ لاء اینڈ آرڈر بہتر ہو چونکہ کس کے نام پر ہو یہ تو matter ہی نہیں کرتا۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! انہوں نے بہت اچھی بات کی اور عمران خان کا نام لیا ہے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن عمران خان کا نام ہم تھانوں کے ساتھ نہیں رکھتے۔ ہم ان کا نام لنگر خانوں کے ساتھ رکھتے ہیں اور ان کا نام ان اداروں کے ساتھ رکھتے ہیں جہاں غریبوں کے لئے ویلفیئر کا کام ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے جب زمین donate کی تھی تو شاید یہ اس وقت منسٹر تھے یا نہیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ پچھلے بجٹ میں جو ADP بنی تو اس میں کاش یہ ڈلوا دیتے لیکن I will compensate انشاءاللہ۔

جناب سپیکر: یہ بالکل ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5663 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: سال 19-2018 میں نئے تھانہ جات و چوکیوں کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*5663: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں سال 19-2018 میں کون کون سے نئے تھانہ جات اور چوکیاں قائم کی گئی ہیں؟

(ب) نئے تھانہ جات اور نئی چوکیوں میں فراہم کی گئی، سہولیات اور سٹاف کے بارے میں تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) نئے تھانہ جات اور نئی چوکیوں کی بلڈنگ کے لئے ابھی تک کیا انتظامات کئے گئے ہیں اس کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سال2019 کے دوران ضلع ہذا میں ذیل دو تھانہ جات اور چھ پولیس پکٹس قائم کی گئی ہیں۔

تفصیل تھانہ جات:

1۔ تھانہ سونمیانی

2۔ تھانہ سبزانی

(ب) 1۔ تھانہ سونمیانی عارضی طور پر محکمہ صحت کے رہائشی کواٹر میں قائم کیا گیا ہے۔ جس میں SI,1/ASI,2Hc,15/Cs 2/سٹاف تعینات کیا گیا ہے۔

2۔ تھانہ سبزانی عارضی طور یونین کونسل سبزانی کی خالی عمارت میں قائم کیا گیا ہے جس میں IP,1/SI,2/ASI,1/Hc,14/Cs 1/سٹاف تعینات کیا گیا ہے۔

3۔ درج بالا تھانہ میں بجلی پانی کی سہولت اور رہائش کے لئے فائبر گلاس کیبن مہیا کیا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ کار سرکار کے لئے فرنیچر، سٹیشنری، کمپیوٹر، رجسٹر، موٹر سائیکل، پک اپ ڈالا اور اسلحہ ایمونیشن مناسب مقدار میں فراہم کیا گیا ہے۔

(ج) درج بالا تھانہ جات اور پولیس اپکٹس کی تعمیر کے لئے رقبہ محکمہ پولیس کے نام کرا لئے ہیں اور ان کو ADP Scheme 202021-21 میں شامل کرنے کے لئے بحوالہ لیٹر نمبری BC 1085/مورخہ 20.01.2020 جناب IGP صاحب پنجاب لاہور کو لکھ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، سید عثمان محمود صاحب! ضمنی سوال کریں؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا پھر لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے راجن پور سے متعلق سوال ہے۔ میرا جو حلقہ احباب ہے، خصوصاً میری تحصیل اور میرا گھر جمال دین والی اور راجن پور overlapping ہے۔ ہمارا کچھ حلقہ دریا کے اس پار چلا جاتا ہے اور کچھ راجن پور والوں کا حلقہ دریا کے اس پار آ جاتا ہے۔ اگر آپ جز(ب) دیکھیں تو اس میں لکھا گیا ہے کہ تھانہ سونمیانی عارضی طور پر محکمہ صحت کے رہائشی کواٹر میں قائم کیا گیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ جب کچے کے علاقے کے یہ حالات ہوں اور خصوصی طور پر پچھلے ساڑھے تین سال تو آپ کے وزیر اعلیٰ بھی ہمارے وسیب سے تھے۔ یہ بہتر جانتے ہیں کہ وہاں پر کیا حالات تھے۔ ہمارا Unfortunately ان سے یہ گلہ رہا کہ

انہوں نے ہمارے لاء اینڈ آرڈر کے مسئلہ پر اس طرح توجہ نہ دی جس طرح ان کو دینی چاہئے تھی۔ ہماری چندماہ کے لئے جب گورنمنٹ آئی تھی۔ میں وزیر داخلہ صاحب سے کہوں گا کہ یہ اپنی law enforcement agencies سے پوچھیں کہ ہم نے اس پر across the board consensus قائم کیا۔ ہم نے وزیر اعظم شہباز شریف سے کہہ کر ایک کمیٹی کی میٹنگ کی جس میں وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم، DG رینجرز، IG، Additional IGs، تمام RPOs اور تمام DPOs کی موجودگی میں ہم نے consensus built کیا۔ ہم نے کوشش کی کہ اس وقت آپ کی پارٹی اپوزیشن میں تھی تو ہم ان کو بھی on board رکھیں۔ ہم نے اسے یقینی بنایا کہ جب بھی راجن پور اور رحیم یار خان کے اضلاع کی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے میٹنگ ہو تو اس میں across the board دونوں اطراف کے لوگ بیٹھیں تا کہ جو wild element of the society ہے اس سے ہم ایک عام آدمی کی جان چھڑا سکیں۔

جناب سپیکر! حل آپ کے سامنے ہے کہ یہ اسی کچے کی بیلٹ کا ایک تھانہ ہے جو کہ عارضی طور پر محکمہ صحت کی اراضی پر قائم ہے۔ میرا issues کو اٹھانے کا صرف اور صرف یہ مقصد ہوتا ہے کہ جب issues highlight ہوں تو وہ address ہوتے ہیں۔ ہم قطعی طور پر تنقید برائے تنقید کے حامی نہیں ہیں۔ ہم تو تنقید برائے اصلاح پر یقین رکھتے ہیں۔ We are all members of this House, so we work towards the betterment of the downtrodden. میری صرف درخواست یہ ہے کہ kindly ان چیزوں کو seriously دیکھیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! I would agree with that اگر ایک تھانہ ایک کوارٹر میں بنا ہوا ہے یا عارضی جگہ پر بنا ہے تو یقیناً اس کی کارکردگی اس لیول کی نہیں ہو سکتی جس طرح ہونی چاہئے۔ میں انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ اس ہفتہ کے آخر میں یا اگلے ہفتہ میں خود رحیم یار خان اور راجن پور کا visit کروں۔ اس کے بعد ہم جو کچھ بھی کر سکتے ہوں گے وہ کریں گے۔ میں positively ان کی تجاویز کو accept کرتا ہوں۔ ایسے حلقوں

کو جن کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ یہ downtrodden ہیں۔ ہم انشاء اللہ ان میں بہتر سہولیات دینے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5667 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں بوگس اسلحہ کے اجراء کی روک تھام کے لئے
حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***5667: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اسلحہ لائسنس پر بوگس پوسٹ آفس رینیول ٹکٹ لگائی جا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2016 سے صوبہ بھر میں پرنٹڈ اسلحہ لائسنس پوسٹل ٹکٹ کی جگہ PT-24 Arms License Slip لائی گئیں تھیں وہ بھی بوگس لگائی جا رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر بننے والے بوگس اسلحہ لائسنس کی کاپیاں جاری کر کے صوبائی ریونیو کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے؟

(د) جعلی اسلحہ لائسنس کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں پاکستان پوسٹ آفس میں SO(J-I)22-4/2010(P تاریخ 08.05.2018 کے تحت اسلحہ لائسنس ٹکٹ بند کر دی گئی تھی۔

(ب) صوبہ بھر میں PT-24 Arms license Slip لگائی جاتی رہی ہیں۔

(ج) اسلحہ لائسنس کی اجراء پر حکومت پنجاب کی طرف سے مکمل پابندی رائج ہے۔ اور مینول کا پیاں 2013 سے پہلے کی کمپیوٹرائزڈ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

(د) جعلی اسلحہ لائسنس کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب نے اسلحہ لائسنس کمپیوٹرائزیشن کا پراسس 2015 سے شروع کر رکھا ہے اور لائسنس ہولڈر کی مکمل معلومات بمعہ لائسنس کے نادرا کے پاس موجود ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں حکومت کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اسلحہ لائسنس کو کمپوٹرائز کر دیا ہے لیکن اس میں ابھی تھوڑا سا gap رہتا ہے۔ وہ gap یہ ہے کہ DCOs ابھی بھی yearly check نہیں کر سکتے کہ کتنے لائسنس نادرا نے issue کئے ہیں۔ اگر DCOs دیکھ سکیں کہ نادرا سالانہ کتنے اسلحہ لائسنس issue کر چکا ہے تو اس سے مزید بہتری ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر داخلہ!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! ابھی جو سسٹم ہے وہ اس طرح ہے کہ اسلحہ لائسنس کی renewal اور issuance نادرا کا کام ہے لیکن بنانا ہوم ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔ وہاں پر میٹنگ ہوتی ہے اور اس کے بعد جو letter initiate ہوتے ہیں اس پر نادرا کام کرتا ہے۔ اس لئے ڈپٹی کمشنر کے بجائے ہمارے پاس ہوم ڈیپارٹمنٹ میں پورے صوبہ کی تفصیل موجود ہے کہ کون کون سے لائسنس جاری ہو رہے ہیں، کب جاری ہو رہے ہیں، کس کے نام پر ہیں اور کس بور کے ہیں۔ ہم اپنی بہن سے مل کو پوچھ لیں گے کہ specifically وہ کیا چاہتی ہیں اس طرح کام کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 5673 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5674 بھی ارشد ملک کا ہے۔

MR NAVEED ALI: On his behalf.

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب! کیا on his behalf سوال لیتے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اب on his behalf سوالات نہیں لیتے۔

جناب سپیکر: اگر معزز رکن اپنا سوال بھیجتے ہیں تو اُن کو حاضر بھی ہونا چاہئے۔ اگر ممبر کے behalf پر کام شروع ہو جائے تو پھر never ending ہو گا اور سوالات کا سلسلہ ختم ہی نہیں ہو گا۔

جناب نوید علی: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میرے سوال کو take up کر لیجئے گا۔

جناب سپیکر: I think یہ tradition شروع نہ کریں کیونکہ دونوں اطراف کے ممبران کو اجازت نہیں ہے. so we move forward.

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! اگر ان کا کوئی concern ہے تو یہ بتا دیں۔

جناب سپیکر: یہ پھر tradition شروع ہو جائے گی۔ اِدھر کے حضرات کہیں گے کہ ہم نے بھی متعلقہ ممبر کے behalf پر سوال کرنا ہے اس لئے یہ precedent set نہ کریں۔ ارشد ملک صاحب کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سنبل مالک حسین کا ہے۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5853 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں اسلحہ لائسنس کے اجراء پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

*5853: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ہر قسم کے اسلحہ لائسنس کے اجراء پر پابندی لگا رکھی ہے، مذکورہ پابندی کب سے لگائی گئی نیز مذکورہ پابندی لگانے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پابندی کی وجہ سے واردات میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے اور ناجائز اسلحہ کی بھرمار ہے جبکہ آئے روز ڈکیتیاں اور قتل وغارت ہو رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پابندی کا اطلاق تمام صوبائی محکموں کے ملازمین پر ہوتا ہے وہ بھی اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ لائسنس نہیں بنوا سکتے، اگر کسی سرکاری ملازم کے پاس

لائسنس موجود ہے اور وہ اپنا ہتھیار ساتھ لے کر نہیں چل سکتا تو ایسے اسلحہ لائسنس کا کیا فائدہ ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نیا اسلحہ لائسنس جاری کرنے اور جاری شدہ اسلحہ لائسنس کے ساتھ ہتھیار ہمراہ رکھنے اور غیر قانونی (ناجائز) ہتھیار رکھنے والوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) حکومت پنجاب نے 2013 میں غیر اعلانیہ طور پر ہر قسم کے اسلحہ لائسنس کے اجراء پر پابندی لگا دی تھی۔ اس پابندی کی وجوہات میں Deweaponization implement کرنا اور غیر قانونی اسلحہ کی روک تھام ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ حکومت نے ناجائز اسلحہ کی روک تھام کے لئے 2015 سے لائسنس کی digitalization کا process شروع کر رکھا ہے اور مکمل ریکارڈ نادرا کے پاس موجود ہے۔ غیر قانونی اسلحہ پر دفعات نافذ کر رکھی ہیں۔

(ج) صوبائی محکموں میں اعلیٰ افسران اپنی حفاظت کے لئے لائسنس بنوا سکتے ہیں اور صرف computerized کارڈ رکھ سکتے ہیں۔

(د) حکومت فی الحال ایسی پالیسی پر عمل نہیں کر رہی۔ 2013 سے پہلے کے تمام لائسنس computerized کروا رہی ہے اور نادرا میں مکمل ریکارڈ رکھ رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ اسلحہ کے اجراء پر پابندی اس لئے لگائی گئی ہے کیونکہ اسلحہ کی سرعام نمائش جاری ہے۔ میں ضمنی سوال میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اگر اس پابندی کو ختم کر کے لائسنس جاری کر دیئے جائیں تو اس سے جرائم میں بھی کمی آئے گی اور پتا بھی ہو گا کہ کن کن لوگوں کے پاس اسلحہ ہے؟ کیا حکومت اس پابندی کو ختم کر کے لائسنس کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! 2013 میں terrorism کی وجہ سے اسلحہ لائسنس پر پابندی لگائی گئی تھی لیکن شاید میری بہن کے علم میں نہیں ہے کہ 2015 سے یہ پابندی جزوی طور پر اٹھالی گئی تھی۔ اس سے پہلے ہر ضلع میں لائسنس issue ہو رہے تھے جس کو centralize کر دیا گیا جو میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہتر قدم ہے۔ اب ہوم ڈیپارٹمنٹ میں باقاعدہ ہر مہینے میٹنگ ہوتی ہے اور deserving persons کو لائسنس issue ہو رہے ہیں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! ہم سے بہت سے لوگ سوال کرتے ہیں کہ لائسنس جاری کروائے جائیں لہٰذا میں ہوم منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اگر یہ ارادہ رکھتے ہیں تو کب تک جاری کریں گے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): میں نے عرض کیا ہے کہ اسلحہ لائسنس پر پابندی نہیں ہے۔ اِس وقت ہوم ڈیپارٹمنٹ میں باقاعدہ یہ application دیں یا میرے پاس تشریف لے آئیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ کہہ رہے ہیں کہ لائسنس پر پابندی نہیں ہے۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گی کہ deserving کی کیا category ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! Deserving persons پنجاب کے شہری ہوں، انکم ٹیکس pay کرتے ہوں اور تھانے میں اُن کے خلاف کوئی مقدمات درج نہ ہوں۔

جناب سپیکر: یعنی وہ ریکارڈ یافتہ نہ ہوں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جی، بالکل۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میرا سوال نمبر 5891 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ کے تھانہ جات میں موجودہ سال میں سنگین وارداتوں کے درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*5891: **محترمہ ربیعہ نصرت:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع گوجرانوالہ کے تھانہ جات میں جنوری 2020 سے 15۔ ستمبر 2020 تک کتنے مقدمات چوری، راہزنی، اغواء برائے تاوان اور زیادتی کے درج ہوئے، مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

ضلع گوجرانوالہ میں 30 تھانہ جات کے کرائم کی تفصیل ذیل ہے۔

کرائم ہیڈ راہزنی:

درج مقدمات	خارج	چالان	عدم پتا	زیر تفتیش	ملوث	گرفتار	بقایا
1007	38	903	66	-	2633	2423	210

کرائم ہیڈ چوری:

درج مقدمات	خارج	چالان	عدم پتا	زیر تفتیش	ملوث	گرفتار	بقایا
1208	58	927	223	-	2971	2353	618

کرائم ہیڈ اغواء برائے تاوان:

درج مقدمات	خارج	چالان	عدم پتا	زیر تفتیش	ملوث	گرفتار	بقایا
01	-	01	-	-	05	04	01

کرائم ہیڈ زیادتی:

درج مقدمات	خارج	چالان	عدم پتا	زیر تفتیش	ملوث	گرفتار	بقایا
174	20	153	01	-	320	303	17

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! یہ سوال 2020 کا ہے اور اب 2022 آ گیا ہے۔ انہوں نے مجھے کرائم کی تفصیل دی ہے جو کہ ٹھیک ہے لیکن مجھے یہ بتائیں کہ جو بچیاں سکول جانے کے لئے گلیوں سے گزر رہی ہوتی ہیں اُن کو پکڑ کر زیادتی کی جاتی ہے لہٰذا اس ظلم کا حل کیا ہے؟ اتنے کرائم ہو رہے ہیں کہ خواتین سڑکوں پر اکیلی نہیں چل سکتیں، وہ بازار جاتی ہیں تو اُن سے پرس اور chains

چھین لی جاتی ہیں۔ اگر مجرم پکڑے گئے تھے تو اس کے باوجود جرائم میں مزید اضافہ کیوں ہوا ہے، مجھے منسٹر صاحب اس کا جواب دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! یہ مجھ سے کسی بھی واقعہ کا پوچھ لیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا ورنہ پولیس کا روزمرہ کا کام ہے جو کوشش کرتی ہے لیکن کبھی پولیس سے غلطی کوتاہی ہو جاتی ہو گی۔ اگر ان کا کوئی specific واقعہ ہے تو پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ پورے پنجاب کا پوچھ رہی ہیں یا کسی خاص واقعہ کے متعلق؟

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! باغبانپورہ لاہور میں ایک سکول کی بچی گلی میں گزر رہی تھی تو دو لڑکے موٹر سائیکل پر آئے جنہوں نے بچی کو کھینچا تو وہ بیچاری بستہ چھوڑ کر بھاگی اور کچھ محلے دار اکٹھے ہو گئے۔ اگر اسی طرح یہ کرائم ہوتے رہے اور ہماری بچیاں سکول سے گھر آنے تک محفوظ نہ ہوں تو کیا کریں؟ پچھلے دنوں میرے حلقے کی خواتین بازار گئیں تو اُن کی chains اتار لی گئیں اور کسی کا پرس چھین کر لے گئے لہٰذا اس کا کوئی حل تو ہونا چاہئے۔ یہاں پر کوئی action نہیں ہوتا اور پولیس والے کہتے ہیں کہ ہم کر لیں گے۔ یہاں پر کیمرے ٹھیک ہیں اور نہ ہی proper کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا اُن کے ورثاء نے FIR درج کروائی ہے؟

محترمہ ربیعہ نصرت: جی، مقدمہ درج کروایا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اُس FIR کی نقل منسٹر صاحب کو دے دیں I will make sure کہ منسٹر صاحب آپ کو جواب دیں۔

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! میں FIR لا کر دے دوں گی لیکن میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ یہ جرائم کس طرح ختم ہوں گے اور کیمرے کب ٹھیک ہوں گے؟

جناب سپیکر: اصل بات کیمرے والی ہے۔

محترمہ ربیعہ نصرت: یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ہر بات ہماری حکومت پر ڈال دی جاتی ہے کہ یہ تین ماہ کے لئے آئے تھے تو ہمارا کام خراب ہو گیا لیکن اگر ساڑھے تین سال میں کچھ نہیں ہوا تو اب کیا ہونا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اصل بات یہی ہے کہ لاہور کے کیمرے کب ٹھیک ہوں گے ؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں نے اِس کا جواب دے دیا ہے کہ تین ماہ میں ٹھیک ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اِنشاء اللہ تین مہینے میں ٹھیک ہو جائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 5924 جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6026 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ لیکن موجود نہ ہیں لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6064 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور، پی پی۔154 میں تھانہ جات اور چوکیوں کی تعداد نیز مقدمہ جات کے مفرور ملزمان سے متعلقہ تفصیلات

*6064: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔ 154 لاہور میں کون کون سے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں ؟

(ب) ان میں سال 2019 اور 2020 میں کتنے مقدمہ جات کا اندراج ہوا، کتنے ملزمان ان مقدمہ جات کے مفرور ہیں اور مفرور ملزمان کے نام مع مقدمہ کی تفصیل دی جائے ؟

(ج) ان تھانہ جات اور چوکیوں میں کس کس کی عمارت اپنی ہے، کس کی عمارت کرایہ پر حاصل کی گئی ہے، کرایہ پر حاصل کردہ عمارت کا کرایہ مع مالک مکان کا نام اور ان کی عمارات کی حالت کیسی ہے ؟

(د) تھانہ باغبانپورہ کی کرایہ کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے، اس کا ماہانہ کرایہ کتنا ہے، بلڈنگ کی حالت کیسی ہے اس کا نقشہ فراہم کیا جائے نیز بلڈنگ سطح زمین سے کتنے فٹ نیچے ہے اور اس تھانہ کی اپنی بلڈنگ جو کہ ماڈل تھانہ کے لئے بنائی گئی تھی وہ کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) پی پی۔ 154 میں تھانہ باغبانپورہ آتا ہے۔ اس حلقہ میں کوئی پولیس چوکی قائم نہ ہے۔

(ب) پی پی۔ 154 میں واقع تھانہ باغبانپورہ میں سال 2019 میں 2660 مقدمات اور 2020 میں 2569 مقدمات درج ہوئے ہیں۔ سال 2019 کے مقدمات میں 30 ملزمان جبکہ سال 2020 کے مقدمات میں دو ملزمان مفرور ہیں۔ ان مفرور ملزمان کی تفصیل علیحدہ سے مرتب کر کے ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تھانہ باغبانپورہ کرایہ کی بلڈنگ ہے، مالک کا نام ڈاکٹر بابر حسین ہے اور ماہوار کرایہ تین لاکھ 25 ہزار روپے ہے۔

(د) تھانہ باغبانپورہ کی بلڈنگ کرایہ کی ہے جس کا ماہانہ کرایہ تین لاکھ 25 ہزار روپے ہے۔ بلڈنگ کی basement میں دو کمرے ہیں اور ٹوٹل بلڈنگ 10 کمروں پر مشتمل ہے۔ بلڈنگ سطح زمین سے اڑھائی فٹ اونچی ہے اور بلڈنگ کی حالت تسلی بخش ہے۔ تھانہ کی اپنی بلڈنگ جی ٹی روڈ شالیمار باغ کے بالمقابل واقع تھی جو کہ اورنج ٹرین کی وجہ سے demolish کر دی گئی تھی۔ اب اسی جگہ پر زیر تعمیر ہے جو LDA تعمیر کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ purely میرے حلقے کا سوال تھا جو میں نے آج سے دو سال پہلے دیا تھا۔ میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ میرے حلقے میں تھانہ جات کی تعداد بتائی جائے۔ میرا منسٹر صاحب سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس جب سوال جاتے ہیں تو وہ پڑھے بغیر ہی جواب بھیج دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے ایک تھانہ کا بتایا ہے جبکہ میرے حلقے میں دو تھانہ جات اور بھی ہیں۔ میں منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ محکمے سے کم از کم یہ

ضرور کہیں کہ وہ سوال پڑھ کر جواب دیا کریں اور دفتر میں ہی لکھ کر نہ بھیج دیا کریں بلکہ تحقیق کیا کریں کہ فلاں حلقے میں کتنے تھانہ جات موجود ہیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ جز (الف) پڑھ رہے ہیں؟

چودھری اختر علی: جی، جز (الف) کے حوالے سے بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا منسٹر صاحب آپ کو جز (الف) کا جواب دے دیں یا نہیں؟

چودھری اختر علی: جی، وہ مناسب سمجھیں تو دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! چودھری اختر علی کی بات بالکل درست ہے کیونکہ میرے پاس جواب میں یہی لکھا ہوا ہے کہ ایک ہی تھانہ موجود ہے جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ صوبائی اسمبلی کا ایسا کوئی بھی حلقہ نہیں ہوگا جس میں ایک ہی تھانہ ہو۔ جنہوں نے یہ جواب دیا ہے اُن سے پوچھا جائے گا اور اگر یہ جواب غلط ہے تو I will ask for explanation مزید میں verify کر کے چودھری صاحب کو next time بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! جب آپ کا سوال آیا تب 2021 تھا لہٰذا اُس وقت کے حساب سے اگر باغبانپورہ کے علاوہ کوئی تھانہ نہیں ہے تو پھر یہ جواب درست ہے لیکن جب آپ کا سوال آیا تب کوئی تھانہ یا چوکی موجود تھی تو پھر یہ جواب غلط ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ میں اُن تھانہ جات کے نام بتا دیتا ہوں جس کو منسٹر صاحب خود ڈیپارٹمنٹ سے verify کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نام بتائیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرے حلقہ میں تھانہ ہربنس پورہ، تھانہ مغل پورہ اور تھانہ باغبانپورہ آتا ہے۔ تھانہ ہربنس پورہ 50 فیصد، تھانہ مغل پورہ 40 فیصد جبکہ تھانہ باغبانپورہ پورا میرے حلقہ میں آتا ہے۔ ان دو تھانوں کی تفصیل نہیں دی گئی۔ میرا بنیادی طور پر سوال تھانہ باغبانپورہ کے متعلق ہی تھا۔ میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ جب اورنج ٹرین بنی تب تین لاکھ 25 ہزار روپے کرایہ پر

بلڈنگ لے کر تھانہ شفٹ کر دیا گیا لیکن اب دو سال گزر گئے ہیں۔ میرا ایک سوال ڈیڑھ سال پہلے آیا تھا تب تھانے کی تعمیر شروع کر دی گئی اور اب یہ تقریباً پایہ تکمیل تک پہنچ چکی ہے لہٰذا کیا منسٹر صاحب مجھے اس کی تاریخ بتا سکتے ہیں کہ تھانہ کب تک شفٹ کر دیا جائے گا کیونکہ اتنا بڑا کرایہ کسی کمرشل پلازے کا بھی نہیں ہے جو پانچ چھ مرلے کی بلڈنگ کا دیا جا رہا ہے۔ تھانے کی اپنی بلڈنگ LDA نے تیار کر دی ہے لہٰذا مجھے منسٹر صاحب بتا دیں کہ کس مہینے میں تھانہ وہاں شفٹ کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! اب مجھے پورے پنجاب کے 721 تھانوں کے بارے میں تو نہیں پتا کہ کون کون سے تھانہ کی بلڈنگ کرایہ پر ہے اور کس کس تھانہ کی بلڈنگ نے کب مکمل ہونا ہے۔ یہ نیا سوال کر لیں تو میں ان کو جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر! یہ کون سے تھانے کا پوچھ رہے ہیں؟ انہوں نے سوال میں اس کے بارے میں پوچھا ہوا ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! تھانہ باغبانپورہ کے بارے میں پوچھا ہے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! سوال میں بس یہی پوچھا کہ تھانہ کی بلڈنگ کرایہ پر ہے یا نہیں وہ ہم نے جواب دے دیا ہے۔ اب یہ فرما رہے ہیں کہ وہ بلڈنگ تکمیل کے مراحل میں ہے تو I will have to check it up sir کہ وہ بلڈنگ کب تک مکمل ہو گی اور ہم ان کو بتا دیں گے یا یہ اس بارے میں fresh سوال کر لیں۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! آپ کیا فرما رہے ہیں؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! ان کے جواب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ تھانہ باغبانپورہ کی بلڈنگ LDA نے complete کر دی ہے۔ اسی ضمن میں پوچھ رہا ہوں کہ اگر وہ بلڈنگ واقعی ہی پایہ تکمیل تک پہنچ گئی ہے تو منسٹر صاحب یہ تو بتا سکتے ہیں کہ یہ بلڈنگ کب تک متعلقہ تھانہ کے حوالے کر دی جائے گی اور کب تک تھانہ وہاں shift کر دیا جائے گا۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اتنا لڑائی جھگڑے والا پوائنٹ نہیں ہے check کر لیتے ہیں کہ یہ بلڈنگ کب تک مکمل ہو جائے گی اور

تھانہ کب تک shift ہو جائے گا مزید یہ بھی کوشش کریں گے کہ یہ جلد از جلد مکمل ہو جائے اور ان کو بتا بھی دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کوشش کریں کہ جلدی مکمل ہو جائے۔ اگلا سوال نمبر 6137 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6150 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں 15 پر کالز کے جواب میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*6150: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں یکم جنوری 2019 سے اب تک 15 پر کتنی کال موصول ہوئی ہیں اور ان کالز پر کتنے عرصے میں ایف آئی آر کا اندراج کیا جاتا ہے؟

(ب) یکم جنوری 2019 سے اب تک جو 15 پر کالز موصول ہوئیں ان میں سے کتنی ڈکیتی ، چوری، راہزنی، قتل اور دیگر جرائم کی ہیں تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان میں سے کتنی کال پر ایف آئی آر کس کس نوعیت کی درج ہوئی ہیں اور کتنی ایف آئی آرز کا ابھی تک اندراج نہ ہو سکا ہے تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کی رپورٹ کے مطابق 25 فیصد کالز پر ایف آئی آرز کا اندراج ہوا ہے اور 75 فیصد کالز کی ایف آئی آرز درج نہیں کی گئیں؟

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران جن ایف آئی آرز کا ابھی تک اندراج نہ ہوا ہے اس کا ذمہ داران کون کون سے آفیسر ہیں تفصیل بتائی جائے نیز حکومت ان ایف آئی آر کا کب تک اندراج کروانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) صوبہ بھر سے یکم جنوری 2019 سے 31 دسمبر 2020 تک 15 پر 2,739,770 کالز موصول ہوئی ہیں۔ تمام کالز جن کی شکایات قابل ادراک ہیں ان کے خلاف جلد از جلد FIR درج کی جاتی ہیں۔

(ب) یکم جنوری 2019 سے لے کر 31 دسمبر 2020 تک 15 پر موصول ہونے والی کالز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) ڈکیتی 6,694 (4) راہزنی 52,143

(2) چوری 151,857 (5) دیگر جرائم 2,525,835

(3) قتل 3241

(ج) تمام کالز جن کی شکایات قابل ادراک ہیں ان کے خلاف FIR درج کی جاتی ہے جبکہ بہت سی کالز پر FIR رجسٹر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ یہ معاملہ دوسرے محکمے سے منسوب ہوتا ہے اور جھوٹی کالز ہوتی ہیں۔

(د) جز (د) کا جواب جز (ج) میں دیا گیا ہے۔

(ہ) 10 ہزار کالز جعلی / جھوٹی موصول ہوئیں، جن کے موقع پر پہنچنے پر کسی خاص بات کی تصدیق نہ ہو سکی۔ تاہم 12 ہزار کالز موصول ہونے پر موقع پر پہنچنے پر آپس میں سمجھوتہ طے پا کر داخل دفتر ہو گئیں۔ علاوہ ازیں ایسی کوئی شکایت / کال نہ ہے جس پر کوئی عملدرآمد نہ ہوا ہو۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: Ok thank you اگلا سوال نمبر 6257 جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، چودھری صاحب اپنا سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6384 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سی سی پی او لاہور کے تحت دفاتر اور موجودہ مالی سال کے لئے مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*6384: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سی سی پی او لاہور کے تحت کتنے دفاتر لاہور میں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے انچارج ملازمین کے نام عہدہ گریڈ بتائیں؟

(ج) سی۔ سی۔ پی۔ او لاہور کو موجودہ مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم مد وار مختص کی گئی ہے اس میں سے کتنی فراہم کر دی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(د) کتنی رقم اب ان آفسرز نے خرچ کی ہے اس کی تفصیل آفس وار فراہم فرمائیں کتنی رقم بقایا ہے؟

(ہ) کتنے فیصد بجٹ مالی سال 21-2020 کا Use ہو چکا ہے اور کتنے فیصد بقایا ہے؟

(و) ان آفسرز کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں اور موٹر سائیکل ہیں روزانہ ان کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ پٹرول اور ڈیزل کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سی سی پی او لاہور کے تحت ٹوٹل 54 دفاتر ہیں۔ جبکہ دفاتر وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر کے انچارجز کے گریڈ اور عہدہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

کل رقم Rs = 14,75,25,737 /-.

کل خرچ شدہ رقم Rs = 14,64,80,044 /-.

بقایا رقم Rs = 10,45,693 /-.

(مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کل خرچ شدہ رقم Rs = 5442230869 /-.

جبکہ CTO لاہور کے تحت کل خرچ شدہ رقم -/ Rs. =1127843675. جس کا فنڈ IG آفس سے الاٹ ہوتا ہے۔(جزد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) 99.3 فیصد استعمال ہو چکا ہے۔ جبکہ 0.7 فیصد باقی ہے۔ دفاتر وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ان دفاتر کے پاس کل 903 گاڑیاں اور 2698 موٹر سائیکلیں ہیں۔ جبکہ دفاتر وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جز(الف) میں نے پوچھا تھا کہ سی سی پی او لاہور کے تحت کتنے دفاتر لاہور میں کہاں کہاں ہیں؟ تو جواب میں کہا گیا کہ 54 دفاتر جو ہیں وہ سی سی پی او کے تحت چل رہے ہیں۔ لہٰذا ان 54 دفاتر کی تفصیل میں نے پڑھی ہے اور ان تمام دفاتر میں جو انچارج ہیں وہ almost SP rank کے افسران ہیں۔ اس میں گورنمنٹ آف پنجاب کا اربوں روپے کا بجٹ خرچ ہوتا ہے۔ as a Lahore representative میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 54 دفاتر جن کا عملہ ہزاروں کی تعداد میں ہے اور ان کے اوپر اربوں روپے کا بجٹ لگ رہا ہے۔ اتنے دفاتر اور افسران کے باوجود crime ratio بڑھی ہے یا کم ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! سی سی پی او لاہور کے تحت پورے لاہور کے 80 سے زیادہ تھانے ہیں تو ان سب تھانوں کی management ہوتی ہے۔ اس کا انچارج ایڈیشنل آئی جی rank کا افسر ہوتا ہے اور اس کے نیچے تین ڈی آئی جی ranks کے افسران اور کافی سارے ایس پیز ہوتے ہیں پھر لاہور میں اور بھی مختلف cells ہیں۔ Anti-vehicle Lifting Cell اور Dolphin بھی ہے تو مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ کیا کہنا چاہ رہے ہیں کہ کیا یہ دفاتر کم کر دینے چاہئیں؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شاید منسٹر صاحب میری ناقص بات کو سن نہیں سکے میں یہ سمجھتا ہوں منسٹر صاحب نہایت زیرک اور پرانے parliamentarian ہیں میں صرف یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ

سی سی پی او office کی 54 branches ہیں اور ان پر اربوں روپے گورنمنٹ آف پنجاب کا خرچ آرہا ہے اور یہ سب law and order کے دفاتر ہیں لہٰذا میں تو law and order کے متعلق پوچھ رہا ہوں کہ ان دفاتر کے تحت رہتے ہوئے crime ratio کو check and balance کیا جاتا یا نہیں کیا جاتا ہے اور ان دفاتر کی وجہ سے crime ratio میں اضافہ ہوا ہے یا crime ratio میں کمی ہوئی ہیں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! یہ ان کا ایک نیا سوال ہے کہ جرائم کی ratio پچھلے سالوں میں کتنی تھی اور اب کتنی ratio ہے۔ سی سی پی او کا office کافی دیر سے established ہے۔ جب سی سی پی او کا آفس لاہور میں نہیں ہوتا تھا تو اس وقت جرائم کی ratio کیا تھی اور اب کیا ہے۔ it has developed over a period of time ایک لمبا عرصہ ہو گیا ہے مجھے تو یاد بھی نہیں 10 سے 15 سال ہو گئے ہیں سی سی پی او آفس کو کام کرتے ہوئے تو check کر لیتے ہیں کہ اتنے دفاتر ہونے کا ہمیں کوئی فائدہ ہو رہا ہے یا نقصان ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ جرائم کا comparison کر کے چودھری اختر علی سے share بھی کر لیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے آخری سوال ہے۔ یہ سی سی پی او آفس کے تحت ان دفاتر کے پاس کل 903 گاڑیاں اور 2698 موٹر سائیکلیں ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں vehicle ان کے استعمال میں ہیں ان vehicle کے اوپر monthly or annually کوئی check and balance کیا جاتا ہے اور اگر کیا جاتا ہے تو اس کی reports منسٹر صاحب کے پاس موجود ہے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! check and balance پولیس کا اپنا ایک indigenous system ہے جس کے لئے special branch اور ایسے ادارے موجود ہیں اگر کوئی گاڑی misuse ہوتی ہے تو وہ report پولیس کے ہیڈ آئی جی اور سی سی پی او کے پاس جاتی ہو گی۔ اگر جناب کے پاس کوئی transport misuse کی کوئی reports ہیں کہ کہیں پر transport misuse ہو رہی ہے۔ ویسے transport misuse ہوتی بھی ہو گی میں یہ نہیں کہتا کہ نہیں ہوتی کوئی families کے لئے استعمال کر لیتے ہوں گے مگر جو officers ranks کے لوگ ہیں ان کو staff cars authorized ہیں۔ اگر کوئی specific incident بتائیں کہ لاہور پولیس کے

ایک officer ہیں اور ان کی گاڑی جو ان کے پڑوسی استعمال کر رہے ہیں تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس پر action لیں گے اور ایسا کام کرنے کی اجازات بالکل نہیں دیں گئے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6418 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6439 منیب الحق کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6461 ملک واصف مظہر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد شہر میں لاء اینڈ آرڈر کے لئے فورسز، ماہانہ اخراجات اور گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4051: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنی فورسز کس کس نام سے امن وعامہ کی صورت حال کے کنٹرول کے لئے تعینات ہیں ان کے ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) اس شہر میں تعینات فورسز کے ماہانہ اخراجات کی تفصیل کتنی ہے؟

(ج) ان فورسز کے پاس کتنی گاڑیاں اور موٹر سائیکل ہیں ان کے ماہانہ پٹرول اور مرمت کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(د) اس شہر میں ماہ جون 2019 سے 31 دسمبر 2019 تک جرائم کی تفصیل ماہانہ اور جرائم وار بتائیں؟

(ہ) کیا اس شہر کی امن وعامہ کی صورت حال تسلی بخش ہے؟

(و) اس شہر میں تعینات فورسز کی کارکردگی سے حکومت مطمئن ہے اگر نہیں ہے تو اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) فیصل آباد پولیس میں ذیل فورسز تعینات ہیں۔ عہدہ اور گریڈ ذیل ہیں۔

ایلٹ فورس:

FC	HC	ASI	SI	IP
BS-7	BS-09	BS-11	BS-14	BS-16
479	82	30	19	02

ڈولفن فورس:

FC	HC	ASI	SI	IP
BS-7	BS-09	BS-11	BS-14	BS-16
210	13	04	03	-

اینٹی رائیٹ فورس:

IP SI ASI HC

FC	HC	ASI	SI	IP
BS-7	BS-09	BS-11	BS-14	BS-16
77	01	02	-	-

(ب) شہر میں تعینات فورسز کے ماہانہ اخراجات از جون 2019 تا دسمبر 2019 ذیل ہے۔

ماہ	**اخراجات**
جون	34,11,36,703روپے
جولائی	35,99,15,772روپے
اگست	44,14,86,759روپے
ستمبر	40,55,06,654روپے
اکتوبر	39,83,02,107روپے

نومبر	41,81,61,491روپے
دسمبر	41,81,61,491روپے
ٹوٹل	2,78,28,70,977روپے

(ج) ضلع فیصل آباد فورس کے پاس گاڑیاں و موٹر سائیکلز کی تفصیل ذیل ہے۔

گاڑیاں	موٹر سائیکل	ڈولفن بائیکس	ٹوٹل
313	341	105	759

ضلع فیصل آباد میں گاڑیاں، موٹر سائیکل وڈولفن بائیکس کی ریپئرنگ پر مالی سال 2019-20 میں رقم مبلغ-/39350000 روپے خرچ ہوئے جبکہ POL پر رقم مبلغ -/216018200روپے خرچ ہوئے۔

(د) ضلع فیصل آباد میں ماہ جون 2019 سے 31 دسمبر 2019 تک جرائم کی تفصیل ماہانہ اور جرائم وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) جی ہاں! ضلع فیصل آباد کی امن وامان کی صورت حال تسلی بخش ہے۔

(ہ) جی ہاں! ضلع فیصل آباد میں تعینات فورسز کی کارکردگی سے حکومت مطمئن ہے۔

فیصل آباد: سال 2018 تا 2019 میں موٹر سائیکل اور کار چوری کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*4122: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں سال 2018 تا 2019 میں کتنے موٹر سائیکل اور کاریں چوری کے مقدمہ جات کس کس تھانہ میں درج ہوئے؟

(ب) کتنے موٹر سائیکل اور کاریں بر آمد ہوئیں یہ کہاں کہاں کھڑی ہوئی ہیں کتنی موٹر سائیکل اور کاریں مالکان کو واپس کر دی گئی ہیں تھانہ سمن آباد فیصل آباد میں کتنے موٹر سائیکل کھڑے ہوئے ہیں اور کب سے کھڑے ہوئے ہیں؟

(ج) گاڑی اور موٹر سائیکل چوری کے کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں کتنے مفرور ہیں اور کتنے مقدمات کے ملزمان Trace نہیں ہوئے؟

(د) جن مقدمات کے ملزمان ابھی ٹریس نہیں ہوئے ان کی وجوہات کیا ہیں اس کے ذمہ داران کون کون ہیں اوران کے خلاف کیا محکمانہ اور قانونی کارروائی ہوئی ہے یا کی جارہی ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع فیصل آباد میں سال 2018 اور 2019 میں موٹر سائیکل اور کار چوری کے کل 2900 مقدمات درج ہوئے۔

(ب) ضلع ہذا میں کل 2900 مقدمات میں سے 1875 مقدمات کے چالان مختلف عدالتوں میں جمع کروائے گئے جن میں 2187 موٹر سائیکل اور کاریں بر آمد ہوئے جن کو حسب ضابطہ قانون مالکان کے سپرد کی گئی۔ جبکہ تھانہ سمن آباد میں چوری کے مقدمات میں کوئی بھی ایسی موٹر سائیکل کھڑی نہ ہے جو کسی مالک کے سپرد کرنا مقصود ہو۔

(ج) گاڑی اور موٹر سائیکل چوری میں کل 1897 ملزمان کو حسب ضابطہ گرفتار کیا گیا جبکہ دیگر ملزمان کی گرفتاری کے لئے حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

(د) 827 مقدمات عدم پتا ہو چکے ہیں جن ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے۔ ڈویژنل افسران کو وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کی جاتی ہیں کہ جلد از جلد عدم پتا مقدمات کے ملزمان کو ٹریس کر کے انکے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

شیخوپورہ: مقدمہ نمبر 182/20 تھانہ فیروزوالہ میں ملوث ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

*4755: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2020 تا 15 مارچ 2020 ضلع شیخوپورہ میں قتل ڈکیتی، اغواء، اغواء برائے تاوان، چوری اور راہزنی کی کتنی وارداتیں ہوئی کتنی وارادات کی ایف آئی آر کا اندراج کیا گیا ہے تھانہ وار تفصیل بیان کریں؟

(ب) مذکورہ علاقہ میں کن پوائنٹ پر کتنی وارداتیں ہوئیں اور ان میں کتنے افراد کو موقع پر ہی قتل کر دیا گیا قتل ہونے والے افراد کے نام مع ولدیت کی تفصیل فراہم کری؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مقدمہ نمبر 20/182 تھانہ فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ میں شادی کے روز دلہن کو گن پوائنٹ پر اغواء کر لیا گیا مذکورہ مقدمہ میں کتنے لوگوں کو نامزد کیا گیا اوراب تک کتنے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور کتنے اشتہاری ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ مقدمہ میں نامزد افراد/ملزمان کو گرفتار کرنے اور اشتہاری ملزمان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) اس عرصہ کے دوران ضلع شیخوپورہ میں قتل، ڈکیتی، اغواء، اغواء برائے تاوان، چوری اور راہزنی کی بالترتیب 255,0,94,05,56 اور 188، FIR درج ہوئی ہیں۔ تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) علاقہ تھانہ فیروزوالہ میں گن پوائنٹ پر 28 وارداتیں ہوئی ہیں اور دوران واردات کوئی قتل نہ ہوا ہے،

(ج) جی نہیں یہ بات درست نہ ہے۔

مقدمہ نمبر 20/ 182 مورخہ 22.02.2020 بجرم /B 365 ت پ تھانہ فیروزوالہ کے مدعی سید امجد رضا ولد عباس علی شاہ نقوی سکنہ امامیہ کالونی فیروزوالہ نے تحریر کروایا ہے کہ مورخہ 22.02.2020 صبح 06 بجے ارباز ولد محمد ملوک ہمراہ 03 کس نامعلوم ملزمان کیری ڈبہ میرے گھر آئے اور میری بیٹی شائستہ بتول کو اسلحہ آتشیں کے زور پر برائے حرام کاری اغواء کر کے لے گئے ہیں۔

تفتیش مقدمہ:

بعد از تفتیش یہ بات سامنے آئی کہ مغویہ شائستہ بتول اپنی آزاد مرضی سے گھر والوں کو بتلائے بغیر ارباز ملوک کے ساتھ بھاگ گئی تھی اس کو کسی نے اغواء نہ کیا تھا مغویہ نے یہ بیان معزز عدالت کے سامنے ریکارڈ کروایا۔

مقدمہ میں تین ملزمان 1۔ ملزمان عثمان علی ولد عبدالستار 2۔ عارف ولد ماہم علی 3۔ بابر حسین ولد ملوک نامزد FIR تھے جو مقدمہ میں بے گناہ ہوئے

مقدمہ درج بالا میں نہ کوئی ملزم گرفتار ہوا اور نہ ہی اشتہاری ہوا۔

(د) مقدمہ نمبر 20/182 مورخہ 22.02.2020 بجرم 365 B/ت پ تھانہ فیروزوالہ میں کوئی ملزم اشتہاری نہ ہے۔

صوبہ میں کورونا فنڈ میں مختلف محکموں کی طرف سے جمع ہونے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*4767: **محترمہ عنیزہ فاطمہ**: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس میں سپاہی سے آئی جی تک کورونا فنڈ کے لئے تنخواہ سے نقد رقم وصول کی گئی؟

(ب) محکمہ پولیس کی ٹوٹل نفری کی تفصیل مہیا فرمائیں صوبہ بھر میں پولیس ملازمین اور افسران کی تعداد کیا ہے ان سے مذکورہ فنڈ کی مد میں کتنی کتنی رقم وصول کی گئی مذکورہ رقم کن افراد کو نقد یا راشن کی صورت میں فراہم کی گئی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) حکومت پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں بحوالہ لیٹر نمبر No.PS/AFS(R)Misc/2018 مورخہ 07.04.2020 تمام ملازمین کی تنخواہوں سے کورونا فنڈ کے لئے تنخواہوں سے کٹوتی بذریعہ اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کی گئی ہے جو کہ حکومتی کورونا فنڈ میں شامل ہوئی۔

(ب) محکمہ پولیس میں اس وقت حاضر نفری 214,533 ہے حسب ہدایت حکومت پنجاب، تمام ملازمین کی درج ذیل تنخواہ کورونا فنڈ کے لئے بذریعہ اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب on-source کٹوتی (Deduction) کر کے گورنمنٹ کے اکاؤنٹ میں منتقل کی گئی تھی اس رقم کے مصرف کے بارے میں متعلقہ محکمہ جات سے معلومات لے سکتے ہیں۔

بیسک پے سکیل	16-01	ایک یوم
بیسک پے سکیل	19-17	دو یوم
بیسک پے سکیل	Above-20	تین یوم

چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے بورڈ آف گورنر کی تقرری کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***4817: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب چائلڈ پروٹیکشن بیورو کتنے اضلاع میں کام کر رہا ہے؟

(ب) کیا چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے بورڈ آف گورنر بنائے گئے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو بورڈ آف گورنر کی فہرست، تقرری کا طریقہ، اہلیت اور مدت تعیناتی کے متعلق آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے مندرجہ ذیل 8 اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز قائم ہیں:۔

21۔ جولائی 2020 کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا، بچوں کی تعداد 684 ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سریل نمبر	ضلع کا نام و پتا	رقبہ
1۔	چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو انگوری باغ سکیم شالیمار لنک روڈ لاہور	سرکاری عمارت (48 کنال)
2۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، اولڈ کینال ریسٹ ہاؤس نزدیک چھٹہ ہسپتال گوجرانوالہ	سرکاری عمارت (27 کنال)
3۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 15، گلی نمبر 2 ضیاء ٹاؤن، نزدیک کشمیر پُل کینال روڈ فیصل آباد	سرکاری عمارت زیرِ تعمیر 39) کنال (کرایے کی عمارت)
4۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، حسن پورہ، میانہ پورہ ایسٹ کیپیٹل روڈ نزدیک چیمہ چوک سیالکوٹ	سرکاری عمارت (3 کنال)
5۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 123، مارکیٹ روڈ نزدیک سی بی کالج فار گرلز صدر راولپنڈی	سرکاری عمارت کا PC-1 under process 19 کنال ((کرایے کی عمارت)
6۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 1، سٹریٹ نمبر 6، نیو شالیمار کالونی بوسن روڈ ملتان	سرکاری عمارت کا PC-1 under process 30 کنال ((کرایے کی عمارت)
7۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، چک نمبر 24، بی سی یزمان روڈ پوسٹ آفس 42/DB بہاولپور	سرکاری عمارت (46 کنال)
8۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ٹبہ علی پور چک 112، نزدیک ائرپورٹ رحیم یار خان	سرکاری عمارت (48 کنال)

مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ DC کمپلیکس قصور میں بھی بچوں کی فلاح و بہبود کا کام کر رہا ہے۔

نوٹ:

سریل نمبر	ضلع کا نام و پتا	رقبہ
1۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن نزد چک نمبر 99 شمالی، کانڈی والا روڈ، فیصل آباد بائی پاس سرگودھا (زیرِ تعمیر)	48 کنال
2۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن موضع، چوراٹھا، سندھ جنوبی، تحصیل ڈیرہ غازی خان (زیرِ تعمیر)	16 کنال
3۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن مین فرید ٹاون روڈ نزد ڈی آئی جی پریژن ساہیوال (زیرِ تعمیر)	19 کنال

(ب) ۔جی ہاں۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے بورڈ آف گورنرز کا، طریقہ، اہلیت اور مدت تعیناتی Punjab Neglected Children Act, 2004 amended 2017 & Destitute کے سیکشن 06، 07 اور 08 میں تفصیل سے درج ہے، جس کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

درج بالا ہدایات کی روشنی میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن No. SO (DEV)CPWB/5-2/2012(P-II) Dated 07.10.2019 اور نوٹیفکیشن SO(DEV)CPWB/5-2/2012(P-I) Dated 03.09.2019. کے تحت بورڈ آف گورنرز کے 12 ارکان منتخب ہوئے جن کی کی فہرست (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں بے توجہی اطفال ایکٹ پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات

*5438: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب میں بے توجہی اطفال ایکٹ 2004 پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے؟

(ب) بے توجہی اطفال ایکٹ 2004 کے تحت 2019 میں کتنے بھیک مانگنے والے بچوں کو تحویل میں لیا گیا؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب عدم توجہی، نادار مفلس، بے آسرا، بے سہارا اور لاوارث بچوں کے لئے ایک منفرد اور مثالی ادارہ ہے۔ اور Punjab Destitute & Neglected Children Act, 2004 کے تحت لاوارث، بے سہارا، بھیک مانگنے اور تشدد کے شکار بچوں کو مروجہ قانون کے تحت تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ بیورو روزانہ کی بنیاد پر لاوارث، بے سہارا، بھیک مانگنے اور تشدد کا شکار بچوں کو مختلف ذرائع سے ریسکیو کرتا ہے اور بذریعہ چائلڈ پروٹیکشن کورٹس حفاظتی تحویل میں لے کر ان کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرتا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب کے 10 اضلاع میں اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

1۔چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو (ہیڈ آفس) لاہور 2۔چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن فیصل آباد 3۔چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، گوجرانوالہ 4۔چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن سیالکوٹ 5۔ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن راولپنڈی 6۔ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن ملتان 7۔ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن رحیم یار خان 8۔چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن بہاولپور 9۔ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ ساہیوال اور 10۔چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قصور ہیں۔ ان چائلڈ پروٹیکشن انسٹیوٹس میں نادار، مفلس، بے آسرا، تشدد کا شکار بچوں کو ایک آئیڈیل ماحول فراہم کیا جاتا ہے۔ معاشرے کا کارآمد شہری بنانے کے لئے ان بچوں کو تعلیم، صحت، خوراک مفت فراہم کی جاتی ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب بھر میں مختلف خدمات سرانجام دے رہا ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔**سوشل سیکشن:** سوشل سیکشن بیورو کا ایک اہم ترین سیکشن ہے جو کہ چوک چوراہوں، سڑکوں، مارکیٹوں، بس سٹینڈز، پارکس اور دیگر جگہوں سے تشدد کا شکار، عدم توجہی کا شکار، بھیک مانگنے والے بچوں، والدین کے بغیر بچوں اور نو مولود لاوارث بچوں کو ریسکیو کرتا ہے اور اپنی حفاظتی تحویل میں لیتا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب نے اب تک 59106 حفاظتی تحویل میں لیا۔

2۔**چائلڈ ہیلپ لائن 1121:** چار ہندسوں پر مشتمل چائلڈ ہیلپ لائن ہمہ وقت 24 گھنٹے کھلی رہتی ہے اور تشدد کا شکار، عدم توجہی کا شکار نو مولود لاوارث بچوں کو فوری اور

تیز ترین مدد فراہم کرتی ہے۔ چائلڈ ہیلپ لائن 1121 پر اب تک 33252 کالز موصول ہوئیں اور قانون کے مطابق قانونی چارہ جوئی عمل میں لائی گئی۔

3۔ **لیگل سیکشن اور چائلڈ پروٹیکشن کورٹس:** بیورو کا لیگل سیکشن بچوں کے قانونی ماہرین پر مشتمل ہے جو کہ PDNC Act 2004 کے تحت تشدد کے شکار بچوں کے کیسز چائلڈ پروٹیکشن میں لڑتا ہے اور یہ قانونی مدد مفت فراہم کی جاتی ہے۔ مزید برآں روزانہ کی بنیاد پر ریسکیو کئے گئے بچوں کی لیگل کسٹڈی چائلڈ پروٹیکشن کورٹس سے لیتا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن کورٹ ایک سپیشل عدالت ہے جو لاہور ہائی کورٹ سے Notified ہے۔لاہور میں باقاعدہ طور پر چائلڈ پروٹیکشن کورٹ قائم ہے جہاں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج بطور پریزائیڈنگ آفیسر تعینات ہیں۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیوروPDNC Act 2004 کے تحت بچوں کے حقوق کو پامال کرنے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرتا ہے اب تک بچوں کے حقوق پامال کرنے والوں کے خلاف 195 FIRs درج کروائی جاچکی ہیں۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو گورنمنٹ پنجاب کا ادارہ ہے جو عالمی معاہدہ برائے اطفال کی شقوں پر عمل پیرا ہے مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو لاوارث نومولود بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیتا ہے اور مخصوص طریق کار کے تحت ان لاواث بچوں کو صاحب استطاعت شادی شدہ جوڑوں کے حوالے کرتا ہے تا کہ ان لاوارث بچوں کی بہتر طریقے سے خاندان کے ماحول میں نشوونما اور پرورش ہو سکے۔

4۔ **سائیکولوجیکل سیکشن:** چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو تربیت یافتہ ماہر نفسیات کے زیر سایہ حفاظتی تحویل میں لئے گئے بچوں کے لئے نفسیاتی کونسلنگ کی سہولیات فراہم کرتا ہے اور بھیک مانگنے والے بچوں اور گھر سے بھاگے ہوئے بچوں کے ذہنی رجحان پر کام کرتے ہیں تا کہ وہ معاشرے کے کار آمد شہری بن سکیں۔ اب تک 30916 بچوں کو انفرادی اور اجتمائی سطح پر Socio-Psycho کونسلنگ کی خدمات فراہم کی گئی ہیں۔

5۔ فیملی ٹریسنگ سیکشن: بیورو کا یہ سیکشن اہم ترین خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر حفاظتی تحویل میں لئے گئے بچے بعض اوقات اپنا گھر کا پتا بتانے سے

قاصر ہوتے ہیں یا ان کو گھر کا پتا معلوم نہیں ہوتا ہے۔ یہ سیکشن ان کے والدین یا سرپرست کو ڈھونڈ کر بچے کو گھر تک پہنچاتے ہیں۔

اب تک چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے بذریعہ سپیشل چائلڈ پروٹیکشن کورٹس 58256 بچوں کو ان کے خاندانوں کے ساتھ Reunite)) کیا۔

6۔ چائلڈ پروٹیکشن سکول: بیورو کے تمام اداروں میں اپنے سکولز ہیں جو بچوں کو مفت تعلیم فراہم کرتے ہیں۔

7۔ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس: یہاں پر بچوں کو فری رہائش و خوراک، مذہبی تعلیم اور نظم وضبط کے ساتھ رکھا جاتا ہے اور ان بچوں کی تمام تر ضروریات زندگی پوری کی جاتی ہیں۔ مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز میں بچے آزادانہ طور پر گھومتے پھرتے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جو بچے تعلیم میں توجہ نہیں لیتے ان بچوں کو باقاعدہ تجزیے کے بعد فنی تعلیم سکھائی جاتی ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب Negelcted Children & Destitute 2004Act کے دائرہ کار کو مرحلہ وار پنجاب کے تمام اضلاع تک بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے پہلے مرحلے میں 13 اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹس کے قیام کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں سکیم شامل کی گئی ہے۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سکیم تعمیر چائلڈ پروٹیکشن یونٹ فیزI- (قصور، گجرات، حافظ آباد، چکوال، جہلم، وہاڑی، میانوالی، بھکر، پاکپتن، راجن پور، لیہ، جھنگ، مظفر گڑھ) سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام (19-2018) میں جی ایس نمبر 5410 کے تحت شامل کیا گیا ہے۔

اس سکیم کو 20-2019 A.D.P میں Development & Planning Department کی طرف سے ڈراپ کر دیا گیا۔

چائلڈ پروٹیکشن یونٹ فیزII-(اٹک، چنیوٹ، خانیوال، خوشاب، لودھراں، منڈی بہاؤالدین، نارووال، ننکانہ صاحب، اوکاڑہ، شیخوپورہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور بہاولنگر) ADP 2019-20 میں شمولیت کے لئے D&P میں بھجوادی گئی ہے۔ مگر اس سکیم کی منظوری نہ ہوئی۔

چائلڈ پروٹیکشن بیورو نے پنجاب پولیس لاہور کے افسران کے لئے بچوں کے حوالے پنجاب پولیس کے تعاون سے 4 روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا اور افسران کو بچوں سے متعلق قوانین کے بارے میں آگاہی دی گئی مزید براں تشدد کی روک تھام کے حوالے سے حفاظتی تدابیر اور تدارک کے لئے تربیت دی گئی۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو بچوں کے حوالے سے تشہیری مہم کا آغاز کر چکا ہے اور اساتذہ، والدین بچوں کو حفاظتی تدابیر اور روک تھام کے حوالے سے تربیت دی جا رہی ہے مذید براں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کے ساتھ مل کر بچوں اور اساتذہ کے لئے ایک کتابچہ (محفوظ بچے مضبوط پاکستان) تیار کیا اور پنجاب کے تمام سکولوں میں مہیا کیا گیا۔

نادار، مفلس اور بے آسرا بچوں کو رہائش، خوراک مہیا کرنے والے فلاحی اداروں کے لئے قواعد وضوابط کی منظوری

ایسے تمام ادارے جو بچوں کو رہائش خوراک اور دیگر سہولتیں فراہم کر رہے تھے ان کو قانون کے دائرہ کار کے تحت ریگولیٹ کرنے کے لئے چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے قواعد وضوابط مرتب کئے ہیں اور گورنمنٹ آف پنجاب کو منظوری کے لئے بھیجے جو کہ موجودہ پنجاب کابینہ نے منظور کر لئے ہیں ان قواعد و ضوابط کی روشنی میں ایسے ادارے جو بچوں کو رہائش، خوراک مہیا کر رہے ہیں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو قواعد وضوابط کی روشنی میں پنجاب بھر میں ان فلاحی اداروں کی نگرانی اور ریگولیٹ کرے گا۔

بچوں کے قوانین کے متعلق تربیتی ورکشاپس:

چائلڈ پروٹیکشن بیورو نے پنجاب پولیس لاہور کے افسران کے لئے بچوں کے حوالے پنجاب پولیس کے تعاون سے 4 روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا اور افسران کو بچوں سے متعلق قوانین کے بارے میں آگاہی دی گئی مزید بر آں تشدد کی روک تھام کے حوالے سے حفاظتی تدابیر اور تدارک کے لئے تربیت دی گئی۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو بچوں کے حوالے سے تشہیری مہم کا آغاز کر چکا ہے اور اساتذہ، والدین بچوں کو حفاظتی تدابیر اور روک تھام کے حوالے سے تربیت دی جا رہی ہے مذید براں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کے ساتھ مل کر بچوں اور اساتذہ کے لئے ایک کتابچہ (محفوظ بچے مضبوط پاکستان) تیار کیا اور پنجاب کے تمام سکولوں میں مہیا کیا گیا۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نادار، مفلس خاندانوں کے بچے جن کے پاس رہنے کے لئے چھت نہیں ہے اور والدین یا ان کے لواحقین انہیں پالنے کی استطاعت نہیں رکھتے بچوں کو PDNC Act کے تحت حفاظتی تحویل میں لیتا ہے گھروں سے بھاگے ہوئے گمشدہ، لاوارث یا ایسے بچے جن کے والدین یا لواحقین نہیں ملتے ان کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں رکھا جاتا ہے تاکہ وہ معاشرے کے کارآمد شہری بن سکیں۔

2019 میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب نے بھیک مانگنے والے بچوں کو اپنی حفاظتی تحویل میں لیا:۔

سریل نمبر ضلع کا نام بچوں کی تعداد سریل نمبر ضلع کا نام بچوں کی تعداد۔

1۔لاہور232	5۔راولپنڈی 145
2۔ گوجرانوالہ387	6۔ملتان488
3۔فیصل آباد242	7۔بہاولپور245
4 ۔سیالکوٹ 271	8۔رحیم یار خان175

لاہور: اغواء برائے تاوان کے رجسٹرڈ کیسوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*5594: **محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں سال 19-2018 کے دوران اغواء برائے تاوان کے کل کتنے کیس رجسٹرڈ ہوئے؟

(ب) مذکورہ کیسز میں کل کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے ملزمان کے چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کئے گئ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع لاہور میں سال 2019ء میں اغواء برائے تاوان کے کل 23 مقدمات درج ہوئے ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) مذکورہ مقدمات میں کل 94 ملزمان گرفتار ہوئے اور ان میں سے 91 ملزمان کے چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کئے گئے۔(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

لاہور: تھانوں میں ملزمان کا تشدد سے ہلاکت کا موجب بننے والے افسران / اہلکاران سے متعلقہ تفصیلات

***5624: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا حکومت ضلع لاہور میں ملزمان / عوام الناس پر پولیس کے بہیمانہ تشدد کو روکنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات(جناب محمد ہاشم ڈوگر):

کیپٹل سٹی پولیس آفیسر لاہور:

تھانہ جات / پولیس دفاتر میں آنے والے لوگوں / عوام الناس سے بھرپور تعاون کیا جائے، اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا جائے اور ان کے معاملات کو جلد حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ ناکہ جات و دیگر مقامات پر دوران ڈیوٹی بھی عوام الناس سے نرم رویہ اختیار کرتے ہوئے ان کی عزت و تکریم کا خیال رکھا جائے۔ تھانہ جات میں جو ملزمان کسی مقدمہ میں ملوث ہونے کی بناء پر گرفتار ہوتے ہیں، دوران تفتیش ان پر ہرگز تشدد نہ کیا جائے بلکہ انسانیت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے باعزت طریقے سے ان سے مختلف زاویوں سے سوالات کر کے اندرونی راز اگلوائے جائیں۔ جو بھی پولیس آفیسر / اہلکار ملزمان / عوام الناس پر تشدد کرنے / نازیبا رویہ اختیار کرنے کا مرتکب پایا جائے تو اس کے خلاف سخت محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

پولیس تشدد کو روکنے کے لئے ڈویژن ہذا میں ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

1۔ جملہ SDPOs / SHOs صاحبان کو میٹنگ میں بلا کر اچھی طرح بریف کیا گیا ہے کہ کسی ملزم / شخص پر کوئی تشدد نہیں ہونا چاہیے اس طرح اپنے سٹاف میں کانسٹیبل

تک اس حکم کے متعلق بریفنگ دی جائے۔ اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا تو متعلقہ افسر کے خلاف باضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

2۔ تھانہ جات کا اچانک وزٹ کر کے Illegal Detention چیک کی جاتی ہے اور جو سائل تھانہ میں موجود ہوں ان سے بھی اس سلسلہ میں دریافت کی جاتی ہے۔

3۔SDPO صاحبان کے ذریعے روزانہ سرکل کے تھانہ جات کی چیکنگ کروائی جاتی ہے۔ پولیس تشدد غیر قانونی حراست کے متعلق روزانہ ڈائری بھی حاصل کی جارہی ہے۔

4۔ڈسٹرکٹ انٹیلی جنس برانچ متعلقہ سٹی ڈویژن کے انچارج کو اس سلسلے میں بریف کیا گیا ہے.DIB کا عملہ بھی اس حوالے سے تھانہ جات کی چیکنگ کرتا ہے۔

5۔ تھانہ جات کے علاقہ جات میں اور تھانہ جات میں جو بورڈ لگائے گئے ہیں ان پر متعلقہ SP,SDPO کے فون درج کئے گئے ہیں تاکہ کسی بھی پولیس زیادتی کے متعلق لوگ اطلاع کرسکیں۔

6۔اگر کوئی پولیس تشدد کا واقعہ نوٹس میں آئے تو متعلقہ افسر/ اہلکار کے خلاف سخت ایکشن لیا جاتا ہے۔

ہر طرح سے پولیس تشدد کو روکنے کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

پولیس تشدد کو روکنے کے لئے ڈویژن ہذا میں ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

1۔ جملہ SDPOs/SHOs صاحبان کو میٹنگ میں بلا کر اچھی طرح بریف کیا گیا ہے کہ کسی ملزم/ شخص پر کوئی تشدد نہیں ہونا چاہیے اس طرح اپنے سٹاف میں کانسٹیبل تک اس حکم کے متعلق بریفنگ دی جائے۔ اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا تو متعلقہ افسر کے خلاف باضابطہ کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

2۔ تھانہ جات کا اچانک وزٹ کر کے Illegal Detention چیک کی جاتی ہے اور جو سائل تھانہ میں موجود ہوں ان سے بھی اس سلسلہ میں دریافت کی جاتی ہے۔

3۔SDPO صاحبان کے ذریعے روزانہ سرکل کے تھانہ جات کی چیکنگ کروائی جاتی ہے۔ پولیس تشدد غیر قانونی حراست کے متعلق روزانہ ڈائری بھی حاصل کی جارہی ہے۔

4۔ڈسٹرکٹ انٹیلی جنس برانچ متعلقہ سٹی ڈویژن کے انچارج کو اس سلسلے میں بریف کیا گیا ہے۔DIB کا عملہ بھی اس حوالے سے تھانہ جات کی چیکنگ کرتا ہے۔

5۔تھانہ جات کے علاقہ جات میں اور تھانہ جات میں جو بورڈ لگائے گئے ہیں ان پر متعلقہ SP, SDPO کے فون درج کئے گئے ہیں تاکہ کسی بھی پولیس زیادتی کے متعلق لوگ اطلاع کر سکیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن لاہور:

سول لائن ڈویژن میں عوام الناس / ملزمان پر پولیس کے بہیمانہ تشدد کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے بلکہ تمام SDPO صاحبان سرکل اور انچارج ہائے تھانہ جات اور انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن میں تعینات افسران و ملازمان کو بذریعہ میٹنگ اس بات کا سختی سے حکم دیا گیا ہے ملزمان / عوام الناس پر کسی بھی قسم کا کوئی تشدد برداشت نہ کیا جائے گا۔عوام الناس کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئیں جب بھی کوئی سائل آپ کے پاس آئے ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں اور ان کے مسائل کی دادرسی کی جائے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

انچارج انوسٹی گیشن اور SDPO صاحبان سے حاصل کی گئی ہے بروئے رپورٹ انچارج انوسٹی گیشن اور SDPO صاحبان ڈویژن ہذا کے تھانوں میں ملزمان اور پبلک پر تشدد کا کوئی وقوعہ سرزد نہ ہوا ہے اور نہ ہی اس سلسلہ میں کوئی شکایت وغیرہ موصول ہوئی ہے۔اس بابت زیرو ٹالرنس کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

اس سلسلہ میں تحریر ہے کہ ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور میں تمام افسران و ملازمان کو ذیل ہدایات جاری کی گئی ہیں۔جس پر عمل درآمد ہو رہا ہے اس سلسلہ میں سختی سے ہدایات کو جاری کیا گیا ہے۔

کسی بھی شہری کو بلاوجہ گرفتار کر کے تشدد کا نشانہ نہ بنایا جائے اس سلسلہ میں کوئی بھی واقعہ سامنے آیا یا پتا چلا تو سخت محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

کسی بھی تھانہ کی حدود میں غیر قانونی نجی ٹارچر سیل نہیں ہوگا۔

کسی بھی ملزم کو غیر قانونی طور پر بند حوالات تھانہ نہیں کیا جائے گا۔

گرفتار شدہ ملزمان کا بند حوالات / انٹیروگیشن سے پہلے میڈیکل چیک اپ کروایا جائے گا۔

گرفتار شدہ ملزم کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے 24 گھنٹے کے اندر اندر علاقہ مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائے گا

کسی بھی ملزم گرفتار کنندہ کو بعد از تمام قانونی کارروائی تھانہ کی حوالات کے بغیر کسی کمرہ تفتیشی یا نجی ٹارچر سیل میں بند نہیں کیا جائے گا۔

کسی بھی سرکل، تھانہ یا چوکی کی حدود میں کوئی نجی ٹارچل سیل یا بندی غیر قانونی پائی گئی تو اس سلسلہ میں تمام افسران برابر کے قصوروار تصور کئے جائیں گے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور:

صدر ڈویژن میں تمام افسران و ملازمان کو ذیل ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ جس پر عمل درآمد ہو رہا ہے اس سلسلہ میں سختی سے ہدایات کو جاری کیا گیا ہے۔

کسی بھی شہری کو بلاوجہ گرفتار کرکے تشدد کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں کوئی بھی واقعہ سامنے آیا یا پتا چلا تو سخت محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ کسی بھی ملزم کو غیر قانونی طور پر بند حوالات تھانہ نہیں کیا جائے گا۔ کسی بھی تھانہ کی حدود میں غیر قانونی نجی ٹارچر سیل نہیں ہو گا۔ گرفتار شدہ ملزمان کا بند حوالات / انٹیروگیشن سے پہلے پہلے میڈیکل چیک اپ کروایا جائے گا۔ کسی بھی ملزم گرفتار کنندہ کو بعد از تمام قانونی کاروائی تھانہ کی حوالات کے بغیر کسی تفتیشی یا نجی ٹارچر سیل میں بند نہیں کیا جائے گا۔

رحیم یار خان: گزشتہ پانچ سالوں میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت رجسٹرڈ کیسوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***5650: جناب ممتاز علی:** کیا داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ پانچ سالوں میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع رحیم یار خان میں کتنے کیسز رجسٹرڈ ہوئے؟

(ب) کتنے ملزمان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) کتنے ملزمان کو کیا کیا سزائیں دی گئیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع رحیم یار خان میں نیشنل ایکشن پلان کے کل 7419 مقدمات درج ہوئے

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت کل 7891 ملزمان کے خلاف مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

(ج) کل 1584 ملزمان کو سزا ہوئی جن میں 1296 ملزمان کو جرمانہ و قید کی سزائیں دی گئیں۔ جبکہ 288 ملزمان کو پروبیشن پر بھیجا گیا۔

رحیم یار خان: پولیس کے شکایات سیل اور موجودہ سال میں موصولہ درخواستوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*5651: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں پولیس کے کتنے کمپلینٹ سیل ہیں؟

(ب) ان سیل کا انچارج کون ہے؟

(ج) جنوری 2020 تک کتنی درخواستیں وصول ہوئیں اور کتنے لوگوں کی دادرسی ہوئی؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں (5) سرکل ہیں۔ ہر سرکل کا انچارج DSP/SDPO صاحب ہوتا ہے۔ ہر سرکل میں عوام کی شکایت کے حل کے لئے علیٰحدہ پولیس کمپلینٹ سیل (فرنٹ ڈیسک) قائم کیا گیا ہے۔ جبکہ DPO آفس میں علیحدہ کمپلینٹ سیل قائم شدہ ہے۔ جس میں خواتین کی درخواست ہائے کے لئے علیٰحدہ دفتر ہے۔ جن کی رہنمائی کے لئے لیڈیز پولیس سٹاف کو تعینات کیا گیا ہے۔

(ب) سرکل ہائے میں DSP/SDPO صاحبان انچارج ہیں۔ جبکہ DPO آفس میں عبدالکریم انسپکٹر انچارج کمپلینٹ سیل تعینات ہے۔ خواتین کی رہنمائی و درخواست ہائے کے علیحدہ لیڈیز سٹاف تعینات ہے۔

(ج) درخواست ہائے ماصولہ:

	ٹوٹل	یکسو
IGPصاحب پنجاب لاہور آن لائن	314	314
جنابRPO صاحب	138	138
DPOرحیم یار خان(مرد)	506	506
DPOرحیم یان خان(خواتین)	140	140
ٹوٹل	1098	1098

ساہیوال ریجن میں اشتہاری ملزمان کی تعداد، گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

*5673: **جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ساہیوال ریجن میں اس وقت اشتہاری ملزمان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) سال19-2018اور20-2019کے دوران کتنے اشتہاری ملزمان کو گرفتار کیا گیا؟

(ج) حکومت نے اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کے لئے کیااقدام اٹھائے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات(جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ساہیوال ریجن میں اس وقت کل 5,673اشتہاری ملزمان ہیں

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر پاکپتن شریف:

ضلع پاکپتن شریف میں اس وقت ملزمان اشتہاری کی تعداد 1907 ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ساہیوال:

ضلع ساہیوال میں اس وقت مجرمان اشتہاریوں کی تعداد 1356 ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اوکاڑہ:

ضلع ہذا میں اس وقت اشتہاری مجرمان کی تعداد 2410 ہے۔

(ب) **ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر پاکپتن شریف:**

ضلع ہذا میں سال 2018 میں 968 ملزمان اشتہاری، سال 2019 میں 1336 ملزمان اشتہاری اور سال 2020 میں 1216 ملزمان اشتہاری کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ساہیوال:

سال 2018 اور 2019 میں 3220 اور سال 2019 اور 2020 کے دوران 2085 ملزمان اشتہاری گرفتار ہوئے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اوکاڑہ:

سال 19-2018 اور 20-2019 کے دوران 10502 اشتہاری مجرمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔

(ج) **ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر پاکپتن شریف:**

ضلع ہذا میں ملزمان اشتہاری کی گرفتاری کے سلسلہ میں خصوصی مہم چلائی گئی ہے۔ مزید برآں SHOs اور DSP/SDPOs کو اس سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ ملزمان اشتہاری کی گرفتاری کی بابت ہدایات جاری کی گئی ہیں

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ساہیوال:

ضلع ہذا میں جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے سرکل و تھانہ جات کی سطح پر ٹیمیں تشکیل دی گئیں جن کی شب و روز محنت اور کوشش کے نتیجہ میں ضلع ہذا میں درجہ بالا مجرمان اشتہاریوں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اوکاڑہ:

مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے جدید ٹیکنالوجی اور تھانہ جات کی سطح پر سپیشل ٹیم ہائے تشکیل دی گئی ہیں۔

ساہیوال: فٹ پاتھوں / نہروں کے کنارے نشے کے عادی افراد کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*5674: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں نشے کے عادی افراد فٹ پاتھ / نہروں کے کناروں پر نشے کا سر عام استعمال کر رہے ہیں؟

(ب) ضلع ساہیوال میں ایسے عناصر کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) یکم جنوری 2019 سے تاحال حکومت نے نشہ آور افراد کے خلاف کتنے مقدمات کا اندراج کیا اور کتنے لوگوں کو اس میں کیا کیا سزا دی گئی ہے؟

(د) نشئی افراد کی وجہ سے فٹ پاتھ / نہر کے ساتھ گزرنے والی عوام الناس انتہائی پریشان ہیں اور متعدد موذی بیماریوں میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے حکومت وقت نے ایسے عناصر کے تدارک کے لئے کیا حکمت عملی اپنائی ہے وضع کریں نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع ساہیوال میں نشے کے عادی افراد فٹ پاتھ اور نہروں کے کنارے نشے کا سر عام استعمال نہ کر رہے ہیں۔ تاہم اگر کوئی اس گھناؤنے کام میں ملوث پایا جائے تو ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہوتی ہے۔

(ب) ایسے عناصر کے خلاف قانون کے مطابق کاروائی کی جاتی ہے۔

(ج) یکم جنوری 2019 سے تاحال ضلع ہذا میں نشئی افراد کے خلاف 28 مقدمات زیر دفعہ CNSA B9/ درج رجسٹر ہوئے ہیں جن میں سے 02 ملزمان کو جرمانہ اور 26 ملزمان کو ایک سال پروبیشن سزائیں ہوئیں۔

(د) ایسے نشئی افراد کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے تاہم حکومت وقت ایسے عناصر کے تدارک کے لئے جو حکمت عملی بناتی ہے اس پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

نارووال: پی پی۔47 میں سال 20۔2019 میں ڈکیتی کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*5924: **جناب ابو حفص محمد غیاث الدین:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔47 نارووال میں سال 2019 اور 2020 میں کتنی ڈکیتی کی وارداتیں ہوئیں کتنے مقدمے درج ہوئے کتنے ٹریس ہوئے اور کتنے نامعلوم ہیں؟

(ب) حکومت نے ڈکیتی کی وارداتیں روکنے کے لئے کون کون سے ٹھوس اقدامات اٹھائے ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر داخلہ وجیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **تفصیل مقدمات سال 2019:**

حلقہ پی پی۔ 47 نارووال میں سال 2019 میں ڈکیتی کی ایک واردات ہوئی جو کہ نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ نمبر 77/19 بجرم 395 ت پ تھانہ لیسر کلاں درج رجسٹر ہوا۔ جس میں 05 نامعلوم ملزمان کو ٹریس کر کے مقدمہ ہذا میں مکمل چالان مرتب ہوا۔

تفصیل مقدمات سال 2020:

سال 2020 میں ڈکیتی کی 02 وارداتیں ہوئیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مقدمہ نمبر 14/20 بجرم 395 ت پ تھانہ لیسر کلاں درج رجسٹر ہوا جس میں 09 ملزمان کو ٹریس کیا گیا جن میں سے 08 ملزمان گرفتار کر کے حوالات برائے جوڈیشل بجھوایا گیا۔ تاہم ایک ملزم جہانزیب (Proclaimed Offnder (PO بقایا ہے۔

2۔ مقدمہ نمبر 167/20 بجرم 395 ت پ تھانہ سٹی شکر گڑھ میں درج رجسٹر ہوا جس میں 06 کس ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات برائے جوڈیشل بجھوایا گیا۔

(ب) ضلع پولیس نارووال نے ڈکیتی کی وارداتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے ذیل اقدامات اُٹھائے ہیں۔

1۔ مؤثر گشت

2۔ دوران گشت ناکہ بندی

3۔ مجرمان اور ریکارڈ یافتگان کی بذریعہ لوکل پولیس وہیومن انٹیلی جنس نگرانی

4۔ مجرمان اشتہاری بالخصوص کیٹیگری A کی گرفتاری کو یقینی بنانا

5۔ مجرمان / اشتہاریوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنا۔

صوبہ کے تھانوں میں پولیس نفری کی تعیناتی کے رولز سے متعلقہ تفصیلات

***6026: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ میں نفری کی تعیناتی پولیس رولز 1934 کے مطابق ہوتی ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں پولیس رولز 1934 پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے؟

(ج) تھانہ میں نفری کی تعیناتی کی منظوری کون دیتا ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) یہ درست ہے کہ تھانہ میں نفری کی تعیناتی پولیس رولز 1934 کے مطابق ہوتی ہے۔ نفری کی تعیناتی کے لئے پولیس رولز میں مندرجہ ذیل کلیہ درج ہے۔ اس کے علاوہ منظوری نفری متعلقہ ضلع محل وقوع اور تھانہ ہذا میں جرائم کی شرح اور دیگر عوام کو بھی مد نظر رکھ کر کی جاتی ہے۔

شہری تھانوں میں تعیناتی کا کلیہ:

بمطابق پولیس رولز 1934 باب نمبر 2 فقرہ نمبر 2 ضمن نمبر 2 تا 3 پولیس اور آبادی میں کوئی تناسب مقرر نہیں کیا گیا سوائے اس کے کہ جس شہر کی آبادی تیس ہزار سے زائد ہے ان میں عموماً پولیس کی کل نفری 450 باشندوں کے لئے ایک کانسٹیبل زیادہ نہ ہو گی۔ علاوہ ازیں مقامی حالات مثلاً تجارتی کاروباری حجم، میلوں، تہواروں کی اہمیت اور قرب وجوار میں کثرت وقوع جرائم کی عام حالت اور اسی قسم کے امور پر لازماً غور کرنا پڑتا ہے اس کے علاوہ نفری متعلقہ ضلع محل وقوع اور تھانہ ہذا میں جرائم کی شرح اور دیگر عوامل کو بھی مد نظر رکھ کر کی جاتی ہے۔

دیہاتی تھانوں میں تعیناتی کا کلیہ:

بمطابق پولیس رولز 1934 ضمن نمبر 3 دیہاتی تھانوں کی نفری وقوع جرائم پر منحصر ہے اوسط درجہ کے تھانہ کی رجسٹر شدہ جرائم کی سالانہ اوسط 75 مقدمات قرار دی گئی ہے۔ ایسے تھانہ کا عملہ کم از کم ایک سب انسپکٹر، ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر، ایک ہیڈ کانسٹیبل اور بارہ پیادہ کانسٹیبل ہے۔ جن تھانوں میں جرائم کی تعداد بہت ہلکی ہو وہاں کانسٹیبلان کی تعداد گھٹا کر 10 تک کی جاسکتی ہے اور جرائم کی تعداد سالانہ اوسط سے بڑھ جائے تو ہر ایک 50 مقدمات کے لئے ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر اور 2 کانسٹیبلان

کا اضافہ ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ تھانہ کا محل وقوع اور جرائم کی شرح اور دوسرے عوامل کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں پولیس کے تمام تر انتظامی امور پولیس رولز 1934 اور پولیس آرڈر 2002 کے تحت چلائے جا رہے ہیں۔

(ج) تھانہ میں نفری مندرجہ بالا کلیہ کے تحت متعلقہ ضلعی سربراہ پولیس وضع کرتا ہے۔ جب بھی نئے تھانے کی منظوری ہوتی تو وضع کردہ کلیوں اور دیگر عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے متعلقہ ضلعی سربراہ پولیس نفری کی منظوری کی سفارشات سنٹرل پولیس آفس کو بھجواتا ہے۔ یہ سفارشات بذریعہ محکمہ داخلہ محکمہ خزانہ کو بھجوا دی جاتی ہیں۔ حتمی منظوری نفری محکمہ خزانہ جاری کرتا ہے۔

صوبہ میں اسلحہ لائسنس پر پابندی کی وجوہات نیز اوکاڑہ میں اسلحہ لائسنس کی تجدید کی مد میں موصولہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*6137: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نئے اسلحہ لائسنس کے اجراء پر پابندی ہے یہ پابندی کس اتھارٹی کی جانب سے کب لگائی گئی تھی اس کے نوٹیفکیشن کی کاپی فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت نئے اسلحہ لائسنس بنانے پر جو پابندی عائد ہے وہ ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں کیونکہ اس وقت صوبہ میں امن عامہ کی جو حالت ہے اس کے پیش نظر ہر شہری کے پاس اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ ہونا ضروری ہے؟

(ج) یکم جنوری 2018 سے آج تک صوبہ بھر میں کتنی رقم محکمہ کو اسلحہ لائسنس کی Renewal کی تجدید مد سے کتنی رقم حاصل ہوئی ہے خاص کر ضلع اوکاڑہ کی تفصیل علیحدہ سے فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) حکومت پنجاب نے نومبر 2013 میں ملکی حالات کے پیش نظر دہشت گردی کے واقعات کی روک تھام کے لئے غیر اعلانیہ طور پر اسلحہ لائسنس کی اجراء پر مکمل پابندی عائد کردی تھی جو تاحال برقرار ہے اس حوالے سے کوئی نوٹیفکیشن نہیں کیا گیا۔

(ب) حکومت پنجاب نے نومبر 2013ء میں ملکی حالات کے پیش نظر دہشت گردی کے واقعات کی روک تھام کے لئے غیر اعلانیہ طور پر اسلحہ لائسنس کی اجراء پر مکمل پابندی عائد کردی تھی جو جزوی طور پر بحال کردی گئی ہے اور نئی پالیسی کے تحت 2016 میں بحال کر دی گئی اور مخصوص درجہ بندی جس میں مسلح فورس کے اہلکار، اعلی و نچلی عدالتوں کے معزز ججز، مشہور وکلاء، کاروباری افراد، مشہور شخصیات اور وفاقی وصوبائی گریڈ 17 اور اوپر کے آفسران اسلحہ کے لائسنس کے اجراء کے لئے ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہوم کی صدرات میں ایک کمیٹی منتخب کی گئی جس کے ممبران ایڈیشنل آئی جی آپریشن، ایڈیشنل آئی جی سی ٹی ڈی، ایڈیشنل آئی جی سپیشل برانچ، اور ایڈیشنل سیکرٹری جوڈیشل ہیں۔

(ج) یکم جنوری 2018 سے آج تک صوبہ بھر میں محکمہ تقریباً -/39,217,050 روپے مالیت کی رقم کو اسلحہ لائسنس کی ریونیو کی مد سے حاصل ہوئی ہے اور اس میں ضلع اوکاڑہ سے موصول شدہ رقم تقریباً -/883,350 روپے حاصل ہوئی ہے۔

نارووال: پی پی۔ 47 میں تھانوں کی تعداد اور سنگین نوعیت کے مقدمات کے اندراج سے متعلقہ تفصیلات

*6257: **جناب ابو حفص محمد غیاث الدین:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔47 میں کل کتنے تھانے ہیں ان کے نام، مقام اور بلڈنگ کے متعلق بتایا جائے کہ تھانوں کی بلڈنگ سرکاری ہے یا کرائے کی؟

(ب) حلقہ پی پی۔47 کے تھانوں میں اغواء، ڈکیتی وچوری، ریپ اور بچوں سے زیادتی کے کتنے مقدمات سال 19-2018 اور 20-2019 میں درج ہوئے؟

(ج) درج شدہ مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے کتنے مفرور اور کتنے اشتہاری ہیں؟

(د) درج شدہ مقدمات میں کتنے چالان ہوئے کتنے زیر التواء ہیں؟

(ہ) درج شدہ مقدمات میں مفروراوراشتہاری ملزمان کوگرفتار کرنے کے لئے حکومت نے کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) حلقہ پی پی۔ 47میں کل 05 تھانہ جات ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

(1) لیسر کلاں (2) سٹی شکر گڑھ (3) صدر شکر گڑھ

(4) کوٹ نیناں (5) چک امرو

تمام تھانہ جات کی بلڈنگز سرکاری ہیں، کوئی کرائے پر نہ ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔ 47 کے تھانوں میں سال 20-2018 میں کل 98 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں اغواء 32، ڈکیتی 02، چوری 58، ریپ 06، بچوں سے زیادتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہے سال 20-2019 میں کل 122 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں اغواء 26، ڈکیتی 02، چوری 84، ریپ 07، بچوں سے زیادتی 03 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

(ج) درج شدہ مقدمات میں گرفتار 372، مفرور 26 جبکہ 02 اشتہاری ہے۔

(د) درج شدہ مقدمات میں 207 چالان جبکہ 13 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

(ہ) حکومت کی ہدایات پر جناب آئی جی صاحب پنجاب وقتاً فوقتاً اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کی بابت ہدایات / حکم بہم پہنچاتے رہتے ہیں۔ زیادہ سنگین نوعیت کے ملزمان مفرور ان کی سر کی قیمت بھی مقرر کی جاتی ہے۔ اس طرح ہر ماہانہ میٹنگ میں جناب آئی جی صاحب پنجاب اشتہاری ملزمان کی گرفتاری پر بہت فوکس کرتے ہیں۔

لاہور: تھانہ نواں کوٹ میں موجودہ سال میں سنگین نوعیت کے جرائم کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

6418*: محترمہ خدیجہ عمر: کیا داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مورخہ یکم جولائی 2020 سے اب تک تھانہ نواں کوٹ لاہور میں بجرم 302/34/324 دفعات کی کتنی ایف آئی آر درج ہوئیں ان کے مدعیوں اور نامزد ملزمان کے نام اور مقدمات کی مکمل تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) درج بالا دفعات میں اب تک کتنے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور کتنے باقی ہیں؟

(ج) جو ملزمان نہیں پکڑے گئے اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) پولیس نے ان ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے اب تک کیا اقدامات اُٹھائے ہیں اور ان کو کب تک گرفتار کر لیا جائے گا تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) یکم جولائی 2020 سے اب تک تھانہ نوانکوٹ لاہور میں زیر دفعات 302/34 ت پ دو مقدمات اور زیر دفعات 324/34 دس مقدمات درج ہوئے۔

مقدمہ نمبر 1731/20 مدعی محمد عاشق کی درخواست پر بر خلاف ملزمان مظہر اور اسد، مقدمہ نمبر 2154/20 مدعی محمد منشاء کی درخواست پر بر خلاف ملزم عبدالرشید، مقدمہ نمبر 1969/20 مدعی محبوب عالم کی درخواست پر بر خلاف ملزمان انعم اور عمانوائل، مقدمہ نمبر 2107/20 مدعی محمد جاوید کی درخواست پر بر خلاف دو کس نامعلوم ملزمان، مقدمہ نمبر 2198/20 مدعی محمد عمران کی درخواست پر بر خلاف ملزم اکرم، مقدمہ نمبر 2202/20 مدعی ابراہیم کی درخواست پر بر خلاف ملزمان عبدالرزاق اور رمضان، مقدمہ نمبر 2492/20 مدعی جاوید مسیح کی درخواست پر بر خلاف نامعلوم ملزم، مقدمہ نمبر 2852/20 مدعی اظہر اقبال کی درخواست پر بر خلاف نامعلوم ملزم، مقدمہ نمبر 148/20 مدعی محمد زین کی درخواست پر بر خلاف نامعلوم ملزم، مقدمہ نمبر 3364/20 مدعی محمد شاہین کی درخواست پر بر خلاف ملزمان عبدالطیف، نادر، سیف اور مقدمہ نمبر 3467/20 مدعی محمد علی سبحانی کی درخواست پر بر خلاف 8 کس نامعلوم ملزمان درج ہوئے ہیں

(ب) درج بالا دفعات میں 08 ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور 04 بے گناہ ہیں بقایا انوسٹی گیشن ونگ میں زیر تفتیش ہیں۔

(ج) ملزمان کو پکڑنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ ایس ڈی پی او صاحبان کو خصوصی طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ جو ملزمان نہیں پکڑے گئے ان کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔

(د) ملزمان کو پکڑنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے، ایس ڈی پی او صاحبان کو خصوصی طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ جو ملزمان نہیں پکڑے گئے ان کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ مقدمات کی بابت مزید پراگرس انوسٹی گیشن ونگ سے طلب فرمائی جاسکتی ہے۔

اوکاڑہ شہر اور پی پی۔189 میں تھانہ جات اور چوکیوں کی تعداد نیز نئی گاڑیوں کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***6439: جناب منیب الحق:** کیا داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی۔ 189 میں کہاں کہاں تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین عہدہ و گریڈ وائز کام کر رہے ہیں کتنی اور کون کون سی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان تھانہ جات کے پاس کون کون سی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہی؟

(د) کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی خراب ہیں؟

(ہ) ان گاڑیوں میں کتنی اپنی مدت پوری کر چکی ہیں؟

(و) کیا حکومت ان تھانہ جات کے لئے نئی گاڑیاں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور ان کی دیگر مسائل حل کرنے کو بھی تیار ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی۔ 189 میں تھانہ اے ڈویژن نزد فلائی اوور اور برج فیصل آباد روڈ، تھانہ بی ڈویژن نزد اسٹیشن سٹاپ جی ٹی روڈ اور تھانہ صدر اوکاڑہ نزد پل L/4 ساہیوال روڈ واقع ہیں جبکہ تھانہ بی ڈویژن کی حدود میں چوکی لاری اڈہ نزد جنرل بس اسٹینڈ اوکاڑہ اور تھانہ صدر اوکاڑہ کی حدود میں چوکی فیصل آباد روڈ بالمقابل ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ فیصل آباد روڈ واقع ہیں۔

(ب) ان تھانہ جات میں ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

انسپکٹر	سب انسپکٹر	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	ہیڈ کانسٹیبل	کانسٹیبل	لیڈی کانسٹیبلان
BS-16	BS-14	BS-11	BS-09	BS-07	BS-07
04	15	19	11	141	06

تھانہ کی سطح پر خالی اسامیاں شمار نہ ہوتی ہیں۔ جبکہ ضلع ہذا میں خالی اسامیوں کی تفصیل ذیل ہے:

انسپکٹر	سب انسپکٹر	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	ہیڈ کانسٹیبل	کانسٹیبل لیڈی کانسٹیبلان
BS-16	BS-14	BS-11	BS-09	BS-07
05	21	24	18	117

(ج) ان تھانہ جات میں موجود گاڑیاں ٹیوٹا ہائی لیکس سنگل کیبن ہیں جن میں سے ایک گاڑی 2005 ماڈل، دو عدد گاڑیاں 2015 ماڈل اور 04 عدد گاڑیاں 2016 ماڈل ہیں۔

(د) تمام گاڑیاں چالو حالت میں ہیں۔

(ہ) ایک گاڑی جو 2005 ماڈل ہے چالو حالت میں ہے مگر اپنی مدت پوری کر چکی ہے۔

(و) حکومت وسائل اور ضرورت کے پیش نظر نئی گاڑیاں فراہم کرے گی۔ مزید مسائل حل کرنے کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔

ملتان ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت وال چاکنگ کی روک تھام اور ضلعی امن کمیٹیوں کے منعقدہ اجلاسوں سے متعلقہ تفصیلات

*6461: **ملک واصف مظہر**: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ملتان ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت وال چاکنگ پر پابندی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔؟

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ملتان ڈویژن میں گزشتہ ایک سال (یکم نومبر 2019 سے 31 اکتوبر 2020) تک ضلعی امن کمیٹیوں کے کتنے اجلاس منعقد کئے گئے اجلاس کی تفصیل بتائی جائے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **ڈپٹی کمشنر وہاڑی:**

ضلع وہاڑی میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت The Punjab Prohibition of expressing matters on walls Ammendement Ordinance 1995 پر سختی سے عمل درآمد جاری ہے۔ ضلع ہٰذا کے ACs, DPO اور (CO (MCs/TCs صاحبان کو ہدایت جاری کی گئی ہیں کہ ایکٹ ہذا پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے اور مذکورہ ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ تاہم نیشنل ایکشن پلان پر عمل درآمد کرتے ہوئے وال چاکنگ کے ضلع ہٰذا میں یکم نومبر 2019 تا 31 اکتوبر 2020 تک کل 18 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں۔

ڈپٹی کمشنر خانیوال:

ضلع خانیوال میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت The Punjab Prohibition of expressing matters on walls Ammendement Ordinance 1995 پر سختی سے عمل درآمد کیا جارہا ہے۔ ضلع ہذا کے تمام اسسٹنٹ کمشنرز، چیف آفیسرز اور SHOs کو ہدایت جاری کی جاچکی ہے کہ وہ حکومتی ہدایت بابت وال چاکنگ کی روک تھام پر سختی سے عمل درآمد کروائیں اور مذکورہ ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائیں۔ تاہم یکم نومبر 2019 تا 31 اکتوبر 2020 کے دوران ضلع ہذا میں کل 5411 وال چاکنگ ہائے ختم کروائی گئیں۔

(ب) **ڈپٹی کمشنر وہاڑی:**

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلعی امن کمیٹی کے تین اجلاس ہوئے ہیں۔

1- 11.04.2020 (انتظامات بابت ماہ رمضان المبارک)

2- 15.08.2020 (انتظامات بابت ماہ محرم الحرام)

3- 09.10.2020 (انتظامات بابت ماہ چہلم امام حسین)

ڈپٹی کمشنر خانیوال:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت یکم نومبر 2019 تا 31 اکتوبر 2020 کے دوران کل 06 عدد ضلعی امن کمیٹی کے اجلاس ہائے منعقد کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- 12.12.2019

2۔17.03.2020

3۔24.03.2020

4۔27.03.2020

5۔09.04.2020

6۔23.04.2020

غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

لاہور: چودھری رحمت علی ہسپتال ٹاؤن شپ کے سامنے ٹریکٹر ٹرالیوں کی وجہ سے مشکلات سے متعلقہ تفصیلات

948: محترمہ عائشہ اقبال: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واسطی چوک، ٹاؤن شپ لاہور میں چودھری رحمت علی ہسپتال کے سامنے ٹریکٹر ٹرالیاں کھڑی رہتی ہیں؟

(ب) کیا ان ٹریکٹر ٹرالیوں کا کہیں پر اڈا بنا دیا جاسکتا ہے تاکہ یہاں سے ان کو شفٹ کر دیا جائے اور ہسپتال میں آنے والے مریضوں اور دیگر شہریوں کو مشکلات سے بچایا جاسکے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ڈی ایس پی ٹریفک ماڈل ٹاؤن سرکل سے رپورٹ حاصل کی گئی جس کے مطابق واسطی چوک نزد چوہدری رحمت علی ہسپتال کے اطراف میں اگر کوئی ٹریکٹر ٹرالی خلاف ضابطہ کھڑی پائی جاتی ہے تو اس کے خلاف سٹی ٹریفک پولیس لاہور کا عملہ بلا تفریق بھرپور کارروائی عمل میں لاتا ہے۔ جس کی واضح مثال ماہ جنوری 2020 میں ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر ٹریکٹر ٹرالیوں کے 167 چالان کئے گئے تھے جبکہ رواں ماہ فروری میں اب تک 27 چالان جاری کئے جاچکے ہیں۔ مزید یہ کہ سٹی ٹریفک پولیس

لاہور نے سال 2019 میں ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر ٹریکٹر ٹرالیوں کے خلاف بھرپور کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 37035 چالان ٹکٹ جاری کئے اور اسی طرح ان کے خلاف 170 مقدمات بھی درج رجسٹر کروائے گئے۔

(ب) سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی جانب سے روزانہ کی بنیاد پر ایک ایک پٹرولنگ آفیسر دونوں شفٹوں میں تعینات کیا جاتا ہے جو ہسپتال اور قرب وجوار کے ایریا کو بالکل کلیئر رکھتا ہے جبکہ انچارج ٹریفک سیکٹر گرین ٹاؤن اور سرکل آفیسر ماڈل ٹاؤن بھی وقتاً فوقتاً ہسپتال کا راؤنڈ لگاتے ہیں اور وہاں پر تعینات ٹریفک سٹاف کو چیک اور بریف کرتے ہیں کہ مریضوں کے لئے ہسپتال کا مین گیٹ ہر حال کلیئر رکھا جائے تاکہ ان کو کسی قسم کی دقت و دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

صوبہ میں محکمہ پولیس کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1075: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت کی جانب سے محکمہ پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے گئے ہیں؟

(ب) محکمہ پولیس کو جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے حکومت کی جانب سے کیا لائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے۔

(ج) پولیس اور عوام کے درمیان باہمی روابط اور تعاون کو بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) مختلف علاقوں کے تھانوں کے مابین روابط اور تعاون کو کیسے یقینی بنایا جاتا ہے؟

(ہ) محکمہ پولیس سے رشوت ستانی اور اقربا پروری کے خاتمے کے لئے حکومت کی جانب سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) دور حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے پنجاب پولیس کی کارکردگی کو مزید بہتر اور شفاف بنانے کے لئے محکمہ میں احتساب کا ایک ذیلی ادارہ انٹرنل اکاؤنٹیبلٹی برانچ،

ایڈیشنل انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب کی قیادت میں تشکیل دیا گیا ہے۔ اس ادارہ میں ایڈیشنل آئی جی کی معاونت کے لئے ایک ڈی آئی جی اور تین اے آئی جیز بھی مقرر کئے گئے ہیں نیز صوبہ پنجاب کے ہر ریجن میں ایک ایس ایس پی تعینات کیا گیا ہے۔ ایس ایس پی صاحبان کو مکمل مالی خود مختاری دی گئی ہے اور ان کے لئے علیٰحدہ بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ نیز یہ افسران براہ راست ایڈیشنل آئی جی انٹرنل اکاونٹیبلٹی کو جوابدہ ہیں۔

(ب) 1۔ Complaint Management System کے لئے صوبہ بھر کے تھانوں میں فرنٹ ڈیسک بنائے گئے ہیں جہاں پر عوام الناس کی درخواستیں اور شکایات کا کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

2۔ تفتیش میں جدید سائنسی طریقہ ہائے استعمال کیئے جاتے ہیں۔

3۔ تمام حساس جرائم کی تفتیش کے لئے poly graph test, Geo Fencing اور DNA کروائے جاتے ہیں۔

4۔ پنجاب پولیس نے پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے تعاون سے ذیل جدید اختراعات کا استعمال کیا ہے۔

i ۔ ٹریفک چالان کے لئے E-Challan

ii۔ ملزمان / مجرمان اشتہاری کے لئے Hotel Eye

iii۔ کرایہ داروں کے اندراج کے لئے Tenant Registration App

iv۔ مقدمات کی تفتیش۔ چالان۔ ملزمان کے متعلق معلومات POLCOM

(ج) عوام کی مشکلات کو کم کرنے کے لئے اب عوام کو یہ سہولت بھی فراہم کی گئی ہے کہ وہ اپنی شکایات ٹیلیفون نمبر 8787 پر بھی درج کرواسکتے ہیں۔ اس ضمن میں آئی جی آفس پنجاب کے اندر ایک علیحدہ کمپلینٹ سیل قائم کیا گیا ہے۔ جس کی کارکردگی کا معائنہ آئی جی پنجاب خود کرتے ہیں پنجاب کے تمام افسران کو یہ ہدایات دی گئی ہیں کہ اس فورم سے آنے والی ہر شکایت کو مقررہ وقت (جو کہ SOP میں درج ہے) کے اندر حل کیا جائے۔ نیز اے آئی جی کمپلینٹ، روزانہ کی بنیاد پر آئی جی آفس کے اندر کھلی کچہری لگاتے ہیں اور سائلین کو ایک سینئر افسر بذات خود سنتے ہیں اور انکی شکایات کی فوری شنوائی کرتے ہیں۔

(د)　1۔ پولیس رولز 1934 کے مطابق صوبہ بھر کے تمام تھانہ جات ایک دوسرے سے تعاون کرنے کے پابند ہیں اور کسی بھی جرم کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری کے لئے باہمی تعاون کرتے ہیں۔

2۔ پولیس ورکنگ میں جملہ تھانہ جات ایک دوسرے سے تعاون کرنے کے پابند ہیں خلاف ورزی پر مجاز اتھارٹی محکمانہ کارروائی عمل میں لاتی ہے۔

(ہ)　کار سرکار کی انجام دہی میں کسی غفلت / نااہلی کی صورت میں جوابدہی کا عمل مؤثر طریقہ سے بروئے کار لایا جاتا ہے۔ پولیس کے خلاف شکایت کی صورت میں خود احتسابی / انٹرنل اکاؤنٹیبلٹی برانچ کے غیر جانبدار افسران سے انکوائری کرائی جاتی ہے تاکہ ان پر مقامی اثر رسوخ / تعلقات اثر انداز نہ ہوں سنگین نوعیت کی شکایت کی صورت میں سنیئر افسران پر مشتمل پینل سے انکوئری کرائی جاتی ہے۔ تاکہ مقامی بااثر افراد انکوائری پر اثر انداز نہ ہو سکیں۔ اس ضمن میں دی گئی محکمانہ سزاؤں کی تفصیل سال2020 تا سال2022 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور اور ساہیوال اضلاع میں اجراء لائسنس (ڈرائیونگ) کو ٹایکساں کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1097: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف)　لاہور ضلع میں اجراء موٹر ڈرائیونگ لائسنس کی تعداد کتنی ہے اوراس کا طریق کار کیا ہے ہفتہ واراورماہانہ کتنے لائسنس کا اجراء ہوتا ہے اور کس کسCategory میں جاری کئے جاتے ہیں؟

(ب)　کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں اجراءڈرائیونگ لائسنس کی تعداد بہت ہی کم ہے جبکہ حصول ڈرائیونگ لائسنس کے لئے بہت کثیر تعداد میں خواتین وحضرات نے درخواستیں دی ہوئی ہیں اس سلسلہ میں یکم جنوری2020 سے تا حال کتنے افراد نے حصول ڈرائیونگ لائسنس کے لئےApply کیا اورApply کا کیا طریقہ کار ہے؟

(ج) حکومت کب تک ضلع ساہیوال کے اجراء ڈرائیونگ لائسنس کا کوٹا بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) لاہور پاکستان کا دوسرا بڑا ضلع ہے اور بہت سے دوسرے اضلاع کے لوگ بھی لاہور میں تعینات ہیں اور ملازمت کے سلسلہ میں بھی لاہور میں مقیم ہیں۔ تمام سرکاری ملازم جو لاہور میں تعینات ہیں خواہ وہ کسی بھی ضلع سے تعلق رکھتے ہوں وہ اپنا ڈرائیونگ لائسنس لاہور سے بنوا سکتے ہیں اس کے علاوہ کوئی بھی شخص جس کے شناختی کارڈ پر مستقل اور عارضی 2 ایڈریس ہیں وہ دونوں میں سے کسی بھی ضلع سے اپنا ڈرائیونگ لائسنس بنوا سکتا ہے۔

ضلع لاہور میں مناواں ٹریننگ سنٹر، ارفع کریم ٹاور اور 3 DHA ٹیسٹنگ سنٹر ہیں جہاں ہر روز نان کمرشل ڈرائیونگ ٹیسٹ لئے جاتے ہیں جبکہ کمرشل ٹیسٹ صرف مناواں ٹریننگ سنٹر میں ہر سوموار اور بدھ کو لئے جاتے ہیں۔

ضلع لاہور میں یکم جنوری 2020 سے 31 اکتوبر 2020 تک مندرجہ ذیل ڈرائیونگ لائسنس جاری گئے ہیں:

کار موٹر سائیکل LTV+LTV/PSV=10460358

ٹریکٹر ٹرالی 07=, HTV+HTV/PSV=14

موٹر کیب رکشہ 59 = ، دیگر کیٹیگری = 13

ڈرائیونگ لائسنس بنوانے کا طریق کار:

1۔ کوئی بھی شخص جس کی عمر 18 سال ہے اور اس کا شناختی کارڈ بنا ہوا ہے وہ نان کمرشل ڈرائیونگ لائسنس بنوانے کا اہل ہے۔ جبکہ کمرشل ڈرائیونگ لائسنس کے لئے کم از کم عمر 21 سال ہونا ضروری ہے۔

2۔ اُمیدوار 2 عدد پاسپورٹ سائز تصاویر، شناختی کارڈ مع فوٹو کاپی اور 60 روپے کے ٹکٹ جو کہ لرننگ سنٹر پر بھی دستیاب ہوتے ہیں کے ساتھ لرننگ سنٹر پر جاتا ہے جہاں اسے 42 دن کے لئے لرنر پرمٹ جاری کر دیا جاتا ہے۔ لرننگ پرمٹ کے لئے مختلف مقامات پر خدمت سنٹر بنائے گئے ہیں اور موبائل وین بھی چلائی جاتی ہیں۔

3۔ لرننگ پیریڈ 42 دن مکمل ہونے کے بعد امیدوار لائسنسنگ سنٹر سے میڈیکل فارم مع دیگر فائل اور فارم حاصل کرتا ہے جو کہ انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہیں اور میڈیکل کروانے اور فائل مکمل کرنے کے بعد ہر کیٹیگری کے لئے مقررہ ایام میں لائسنسنگ سنٹر پر جا کر تحریری، اشارے اور ڈرائیونگ ٹیسٹ دیتا ہے۔

4۔ پاس امیدواروں کا ڈیٹا DLIMS سوفٹ ویئر کے ذریعے آن لائن کر دیا جاتا اور ٹریفک ہیڈ کوارٹرز پنجاب سے اس کا اصل لائسنس پرنٹ کر کے اس کے رہائشی پتا پر TCS یا پاکستان پوسٹ آفس کے ذریعہ بھیج دیا جاتا ہے۔

(ب)،(ج) صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع سے ان کی آبادی اور ڈرائیونگ لائسنس کے لئے اپلائی کرنے والے امیدواروں کو مد نظر رکھ کر تجاویز لینے کے بعد ڈرائیونگ لائسنس ٹیسٹوں کی تعداد مقرر کی گئی ہے۔ تاہم جب کبھی کسی ضلع سے ڈرائیونگ ٹیسٹ بڑھانے کی تجویز آتی ہے تو اس کی آبادی اور امیدواروں کا جائزہ لے کر ڈرائیونگ ٹیسٹوں کی تعداد بڑھا دی جاتی ہے۔

صوبہ میں جنوری تا مئی 2020 میں بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور تشدد کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1076: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں یکم جنوری 2020 تا 31 مئی 2020 میں بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور تشدد کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں یکم جنوری 2020 تا 31 مئی 2020 بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور تشدد کے کتنے کیس درج رجسٹرڈ ہوئے؟

(ج) محکمہ نے بچوں کے تحفظ اور جنسی زیادتی کے واقعات کی روک تھام کے لئے کیا حکمت عملی بنائی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں یکم جنوری 2020 تا 31 مئی 2020 میں بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور تشدد کے واقعات میں 8 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں یکم جنوری 2020 تا 31 مئی 2020 بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور تشدد کے کل 566 کیس درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

(ج) معاشرے میں اس قبیح فعل کی بیخ کُنی کے لئے پولیس اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ اس ضمن میں کسی بھی قسم کی اطلاع موصول ہونے پر فی الفور قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور جنسی زیادتی کے شکار طفلان کو ہمہ قسم کا قانونی تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ مقدمات کی تفتیش کو جلد از جلد حقائق پر یکسو کیا جائے گا تاکہ ان واقعات میں ملوث ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ محکمہ پولیس نے اس ضمن میں تمام فیلڈ یونٹس کو خصوصی ہدایات جاری کی ہیں۔ اور ان مقدمات کی تفتیش اور جرائم کی روک تھام کے بارے میں SOP جاری کئے گئے ہیں۔ دوران تفتیش کسی بھی قسم کی غفلت یا لاپرواہی کی صورت میں تفتیشی افسران کے خلاف سخت حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

لاہور سال 2018 تا 2020 میں خواتین کو جنسی ہراساں، زیادتی، تشدد کے واقعات سے متعلقہ تفصیلات

1109: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں خواتین کے ساتھ جنسی استحصال اور تشدد کے بڑھتے ہوئے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا لائحہ عمل اختیار کیا ہے؟

(ب) لاہور میں سال 2018، 2019 اور 2020 میں خواتین کو ہراساں کرنے، جنسی استحصال، زیادتی اور تشدد کے کتنے کیسز رپورٹ ہوئے ہیں تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ج) حکومت کی جانب سے اس طرح کے واقعات میں ملوث گروہ اور عناصر کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) کیا پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کے لئے جنسی استحصال اور تشدد جیسے واقعات کی رپورٹ پیش کرنے کی کوئی مدت متعین کی گئی ہے؟

(ہ) The Protection Against Harassment of Women at the Work Act, 2010 place پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے حکومت کی جانب سے کیالائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع لاہور میں خواتین کے ساتھ جنسی استحصال اور تشدد کے واقعات کی روک تھام کے لئے ایسے جرائم میں ملوث افراد کے خلاف بروقت قانونی کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے، ملزمان کو گرفتار کر کے عدالت ہائے میں پیش کر کے سزا دینے کی درخواست کی جاتی ہے۔ ملزمان کو حوالات جوڈیشل بھجوایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں عوام الناس کی آگاہی کے لئے مہم چلائی جاتی ہے ایسے جرائم اور واقعات کے انسداد کے لئے ہر ممکن کوشش جاری ہے۔

(ب) لاہور میں سال2018،2019 اور 2020 میں خواتین کو ہراساں کرنے کے 173، جنسی استحصال اور زیادتی کے 1516 اور تشدد کے 1833 مقدمات درج ہوئے ہیں (ڈویژن وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) اس طرح کے واقعات میں ملوث ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے ان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا جاتا ہے اور عدالتوں میں پیش کر کے انہیں سزا دلوائی جاتی ہے۔

(د) پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کے لئے جنسی استحصال اور تشدد جیسے واقعات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت 72 گھنٹے متعین کی گئی ہے۔

(ہ) صوبائی حکومت کی طرف سے اس ایکٹ کے تحت جو احکامات ملے ہیں ان پر عمل درآمد کیا جارہا ہے۔

سال2018سے جون2020تک تھانہ سول لائن بہاولپور میں سیاسی بنیادوں پر اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1115: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پولیس سٹیشن سول لائن بہاولپور میں بے شمار جنوری 2018 سے 30 جون 2020 تک کتنے مقدمات کا اندراج کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مقدمہ نمبر 351/20، 340/20، 20/2020 کا اندراج سیاسی بنیادوں پر مخالفین کے خلاف کیا گیا؟

(ج) مذکورہ مقدمات کا اندراج جن لوگوں کے خلاف کیا گیا ان کے نام اور پتا جات کی مکمل تفصیل فرمائیں نیز مذکورہ جھوٹے مقدمات کا اندراج جن لوگوں کے خلاف کیا گیا کیا وہ عدالتوں سے اپنی ضمانتیں کنفرم کروا چکے ہیں؟

(د) کیا حکومت جھوٹے مقدمات کا اندراج کرنے والے ایس ایچ او۔ ڈی ایس پی اور ذمہ داران افسران واہلکاران کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) پولیس سٹیشن سول لائینز بہاولپور میں جنوری 2018 سے 30 جون 2020 تک کوئی بھی مقدمہ سیاسی بنیادوں پر درج نہ کیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ مقدمہ نمبر 20/20.340/20,351/20 کا اندراج سیاسی بنیادوں پر مخالفین کے خلاف کیا گیا بلکہ ہر سہہ مقدمات عام شہریوں کی درخواست ہائے پر درج رجسٹر ہوئے۔

(ج) مقدمہ نمبر 351/20 ایک عام شہری محمد کامران ولد محمد رمضان سکنہ بستی بھٹیاں عام شہری کی مدعیت میں تحریری درخواست پر بر خلاف سرفراز عرف فرازی ولد اللہ وسایا، زمان عرف زمانی ولد عبد الرحمان عرف شیدی خاں، قیصر عباس چاند قریشی ولد محمد اصغر قریشی، علی رضاء ولد نامعلوم اور رانا دودھا ولد عطاء اللہ سکنائے بہاول کالونی اور مقدمہ نمبر 340/20 بھی عام شہری مسمی احمد نواز ولد بشیر احمد سکنہ بہاول کالونی کی درخواست پر بر خلاف چوہدری عدیل ولد طاہر مجید سکنہ کرنہ بستی محمد زمان خان ولد عبد الرحمان قوم تھہیم سکنہ بہاول کالونی اور مقدمہ نمبر 20/20 بھی عام شہری وسیم شہزاد ولد شہزاد احمد

سکنہ ماڈل ٹاؤن B کی درخواست بر خلاف نامعلوم الاسم درج رجسٹر ہوا جس میں ملزم بذریعہ موبائل سرقہ شدہ ایمی نمبر سے ٹریس ہوا ہر سہہ مقدمات میں ملزمان کے خلاف چالان ہائے ارسال عدالت ہو چکے ہیں مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

(د) منجانب پولیس مندرجہ بالا مقدمات شہریوں کی درخواست ہائے پر درج کئے گئے۔FIR کا اندراج ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ اس کے درست یا غلط ہونے کا پتا دوران تفتیش چلتا ہے تاہم ناقص تفتیش کے مرتکب پولیس آفیسران کے خلاف بھی محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جہلم: اور پنڈدادنخان کے تھانہ جات میں جنوری 2016 سے تاحال ڈکیتی اور چوری کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1121: رانا منور حسین: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل پنڈدادنخان (ضلع جہلم) کے تھانہ جات میں یکم جنوری 2016 سے آج تک ڈکیتی اور چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے ان کی ایف آئی آرز کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) تھانہ جلالپور شریف، تحصیل پنڈ دادنخان میں تعینات پولیس اہلکاران وآفیسران مع نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ تھانہ میں تعینات پولیس اہلکاران عرصہ دراز سے تعینات ہیں جو کہ ڈکیتی اور چوری کے ملزمان کی سرپرستی کررہے ہیں کیا اس بابت یکم جنوری 2016 سے آج تک کوئی پولیس اہلکار ملوث پایا گیا ہے اور اس کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ اس کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) اگر متعلقہ تھانہ میں اہلکار عرصہ دراز سے تعینات ہیں تو کیا محکمہ ان کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر داخلہ وجیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) تحصیل پنڈدادنخان میں 2016 سے آج تک ڈکیتی کا (01) مقدمہ اور چوری وغیرہ کی بابت 206 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

(ب) تھانہ جلالپور شریف تحصیل پنڈ دادنخان میں تعینات پولیس اہلکاران و افسران کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ تمام افسران و ملازمان متعینہ تھانہ جلالپور شریف کا عرصہ تعیناتی تقریباً 02 ماہ سے زائد نہ ہے اور سال 2016 سے لیکر کوئی بھی اہلکار و افسر کسی بھی چوری اور ڈکیتی میں ملوث ملزمان کی سرپرستی نہ کر رہا ہے اور نہ ہی کسی اہلکار یا افسر کے خلاف اس ضمن میں کوئی مقدمہ درج رجسٹر ہوا ہے۔

(د) تھانہ جلالپور شریف میں کوئی بھی افسر و اہلکار عرصہ دراز سے تعینات نہ ہے۔ تمام افسران و ملازمان متعینہ تھانہ جلالپور شریف کا عرصہ تعیناتی تقریباً 02 ماہ سے زائد نہ ہے۔

لاہور: 2018 تا اگست 2020 تک پتنگ بازی سے شہریوں کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

1164: محترمہ ربیعہ نصرت: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 2018 سے یکم اگست 2020 تک شہر لاہور میں پتنگ بازی سے کتنے شہری ہلاک ہونے اور کتنے زخمی ہوئے علاقہ و نام وار مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) پتنگ بازی سے ہلاک ہونے والے کتنے شہریوں کے قتل کے مقدمات درج کئے گئے تھانہ وار تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ مقدمات میں کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا کتنوں کو پولیس سزا دلوانے میں کامیاب ہوئی؟

(د) پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) 2018 سے یکم اگست 2020ء تک شہر لاہور میں پتنگ بازی سے 15 شہری ہلاک ہوئے اور 08 زخمی ہوئے۔

(ب) پتنگ بازی سے ہلاک ہونے والے شہریوں کے قتل کے 25 مقدمات درج کئے گئے۔

(ج) مذکور مقدمات نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہوئے ہیں جن میں سے کوئی بھی ٹریس / گرفتار نہ ہو سکا تاہم کوشش جاری ہے۔

(د) پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے جملہ حلقہ افسران و افسران مہتمم تھانہ کو مطلع کرتے ہوئے ہدایت کی گئی ہے کہ اپنے اپنے علاقہ جات میں کڑی نگرانی جاری رکھیں اور پتنگ بازوں، پتنگ سازوں اور پتنگیں فروخت کرنے والوں کے متعلق کوئی بھی خلاف قانون بات نوٹس میں آنے پر ان کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لائیں۔ پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے ہر ممکن طریقہ سے کوشش جاری ہے۔

لاہور: سی آئی اے پولیس میں ملازمین کی تعداد، عرصہ تعیناتی اوراخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1170: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور CIA پولیس میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں؟

(ب) CIA لاہور میں کانسٹیبل، ASI اور انسپکٹر کن تھانوں میں تعینات ہیں ان کے ناموں کی تفصیل مع عہدہ بتائیں۔

(ج) کتنے اہلکاران عرصہ دراز سے لاہور میں کام کر رہے ہیں ان کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ اور قانونی کارروائی چل رہی ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ہ) لاہور سی آئی اے کے 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل مدوائز بتائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) آرگنائزڈ کرائم (CIA) لاہور میں کل ملازمین 528 کام کر رہے ہیں عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آرگنائزڈ کرائم (CIA) لاہور میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر 49 اور انسپکٹر 15 ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام افسران وملازمان تعیناتی کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) آرگنائزڈ کرائم (CIA) لاہور میں 03 افسران و ملازمان کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے انکوئری کے آرڈر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) 2020-2019 میں CIA لاہور کو اخراجات کی مد میں کوئی سپیشل فنڈ نہ ملا ہے۔

صادق آباد: سال 2019 کے دوران تھانہ ماچھکہ، بھونگ اور کوٹ سبزل میں قتل اور ڈکیتی کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1171: جناب ممتاز علی: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل صادق آباد کے تھانہ جات ماچھکہ، بھونگ اور کوٹ سبزل میں سال 2019 کے دوران قتل اور ڈکیتی کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان تھانہ جات میں کتنے نامزد ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور کتنے گرفتار نہیں ہو سکے؟

(ج) وہ کون سی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے نامزد ملزمان کو گرفتار کیا جارہا ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سرکل صادق آباد کے تھانہ جات بھونگ، کوٹ سبزل اور ماچھکہ سال 2019 میں قتل کے 21 مقدمات اور ڈکیتی کے 3 مقدمات درج رجسٹرڈ ہوئے۔

(ب) سرکل صادق آباد کے تھانہ جات بھونگ، کوٹ سبزل اور ماچھکہ سال 2019 میں درج ہونے والے مقدمات میں کل ملزمان 3707 تھے جن میں سے 3133 گرفتار ہوئے جبکہ 221 مجرم اشتہاری اور 353 ملزمان بخوف گرفتاری مقدمہ روپوش ہیں۔

(ج) سرکل صادق آباد کے تھانہ جات بھونگ، کوٹ سبزل اور ماچھکہ کا زیادہ تر علاقہ صوبہ سندھ سے ملحقہ ہے ملزمان کی اکثر کچہ کے علاقہ اور صوبہ سندھ سے آکر جرائم کرکے واپس سندھ چلے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے محکمہ داخلہ کی اجازت حاصل کی جاتی ہے جس وجہ سے ملزمان کی گرفتاری میں ٹائم لگتا ہے۔ تاہم مقامی پولیس بقیہ ملزمان کی گرفتاری کے لئے بھرپور کوشش کر رہی ہے۔

ساہیوال کے تھانہ جات میں عملہ کی تعداد اور وارداتوں کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1175: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تھانہ کمیر، تھانہ ڈیرہ رحیم، تھانہ ہڑپہ، تھانہ یوسف والہ، تھانہ غلہ منڈی، تھانہ بہادر شاہ ضلع ساہیوال میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کا عرصہ تعیناتی بتائیں SNE کے مطابق کتنے ملازمین کی کمی ہے مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) درج بالا تھانہ جات میں یکم جنوری 2020 تاحال تک چوری، ڈکیتی، راہزنی، موٹر سائیکل اور گاڑیاں چوری کے کتنے مقدمات درج ہیں نیز اغواء زنا، قتل اقدام قتل و دیگر جرائم کی کتنی آیف آئی آر درج ہوئیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں اور کتنی درخواستیں زیر التواء FIR ہے اس عرصہ میں کتنے اشتہاریوں کو پکڑا گیا ہے اور کتنے اشتہاری پولیس کی گرفت میں نہ آئے ہیں تفصیل بتائیں؟

(ج) ان مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہیں، کتنے مفرور ہیں اور کون کون سامال مسروقہ ان سے برآمد ہو چکا ہے؟

(د) کیا حکومت ان تھانہ جات میں بڑھتی ہوئی وارداتوں کا تدارک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

تھانہ کمیر، تھانہ ڈیرہ رحیم، تھانہ ہڑپہ، تھانہ یوسف والہ، تھانہ غلہ منڈی، تھانہ بہادر شاہ ضلع ساہیوال میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے (اور ان کا عرصہ تعیناتی SNE کے مطابق لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

تھانہ جات	انسپکٹر	سب انسپکٹر	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	ہیڈ کانسٹیبل	کانسٹیبل	ٹوٹل	SSA/PSA

کمیر	منظور شدہ نفری	1	2	5	3	25	36	-
	تعینات نفری	-	3	7	3	23	36	2
	کمی نفری	1-	1	2	-	2-	0	-
ڈیرہ رحیم	منظور شدہ نفری	1	4	6	4	30	45	-
	تعینات نفری	1	2	6	3	28	40	2
	کمی نفری	-	-2	-	1-	2-	5-	-
ہڑپہ	منظور شدہ نفری	1	4	6	5	40	56	-
	تعینات نفری	1	4	8	4	29	46	2
	کمی نفری	-	-	2	1-	11-	10-	-
یوسف والہ	منظور شدہ نفری	1	4	7	5	45	62	-
	تعینات نفری	1	4	7	3	34	49	2
	کمی نفری	-	-	-	2-	11-	13-	-
غلہ منڈی	منظور شدہ نفری	2	4	7	5	45	63	-
	تعینات نفری	-	4	8	5	34	51	4
	کمی نفری	-2	-	1	-	11-	12-	-

بہادر شاہ	منظور شدہ نفری	1	3	6	4	30	44		-
	تعینات نفری	-	5	7	3	24	39		1
	کمی نفری	1	2	1	1-	6-	5-		-

(ب) درج بالا تھانہ جات میں یکم جنوری 2020 تا حال تک چوری، ڈکیتی، راہزنی، موٹر سائیکل اور گاڑیاں چوری کے کتنے مقدمات درج ہیں نیز اغواء زنا، قتل اقدام قتل و دیگر جرائم کی کتنی آیف آئی آر درج ہوئیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں اور کتنی دراخواستیں زیر التواء FIR ہے اس عرصہ میں کتنے اشتہاریوں کو پکڑا گیا ہے اور کتنے اشتہاری پولیس کی گرفت میں نہ آئے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئیں ہیں۔

(ج) ان مقدمات میں 5257 ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور 1254 ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے ان گرفتار ملزمان سے مال مسروقہ، مویشی، کاریں، ٹرک، ٹریکٹر، موٹر سائیکل، رکشہ، زیورات اور نقدی کل مالیتی 6,31,76,515 روپے برآمد ہو چکا ہے۔

(د) ان تھانہ جات میں بڑھتی ہوئی وارداتوں کا تدراک روکنے کے لئے بذریعہ پکار 15 دفتر قائم کیا گیا ہے جو وقوعہ کی اطلاع بروقت متعلقہ تھانہ کے موبائل آفیسر کو اطلاع دیتے ہیں جو بروقت موقع پر پہنچ کر قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہیں ایلیٹ فورس کی گاڑیاں، موٹر سائیکل گشت اور تھانہ جات کی موبائل گاڑیاں جرائم کی روک تھام کے لئے ہمہ وقت تیار رہتی ہیں۔

ضلع ساہیوال کے تھانوں میں رجسٹرڈ رضاکاروں کی تعداد، نام ولدیت میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

1178: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع ساہیوال کے تھانوں میں اس وقت رجسٹرڈ رضاکاران کی تعداد کتنی ہے ان رضا کاروں کی تعداد نام، ولدیت، مع ان کی سہولیات اور اعزازیہ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو لاہور، راولپنڈی اور فیصل آباد میں بچوں پر تشدد سے متعلقہ تفصیلات

1182: محترمہ سیمابیہ طاہر: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے لاہور، راولپنڈی اور فیصل آباد میں جولائی 2018 سے ستمبر 2020 گھریلو ملازمین بچوں پر تشدد کے واقعات پر FIRs درج کرائی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے ان مقدمات کی بھرپور پیروی کرتے ہوئے مجرمان کو سزا دلوانے کے لئے اپنا کردار ادا کیا ان مقدمات کی موجودہ صورت حال کیا ہے ہر کیس کے حوالے سے آگاہ فرمائیں کتنے کیسز زیر التواء ہیں کتنے مجرمان کو سزا ہوئی اور کتنے کیسز میں صلح ہوئی مکمل تفصیل سے گاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو لاہور، راولپنڈی اور فیصل آباد میں جولائی 2018 سے ستمبر 2020 تک گھریلو ملازمین پر تشدد کے واقعات پر FIRs درج کروائی گئی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

ضلع لاہور:

سریل	FIR No.	پولیس سٹیشن	کیس ٹائٹل	جرم/سیکشن	ریمارکس
1۔	19/1465	کاہنہ نوں	زرکا شاہدہvs سرکار	328A,337F(i), PPC (34 PDNC Act)	کیس زیر سماعت ہے
2۔	20/96	ڈیفنس - A	توصیفvs سرکار	328A,376PPC,34PDNC Act	کیس زیر سماعت ہے
3۔	20/540	ڈیفنس - B	عمران اشرفvs سرکار	328A,381PPC,34PDNC Act	والدین اور ملزم کے درمیان صلح کی بنیاد پر عدالت ملزم کو بری کر دیا
4۔	20/917	ستوکتلہ	حماد شاہvs سرکار	328A,337F(i), PPC, 34PDNC Act	چالان جمع نہیں ہوا
5۔	/135	18 گلشن	بلالvs سرکار	328A,337, PPC, 34PDNC Act	کیس زیر سماعت ہے
6۔	18/464	راوی	ملک سہیلvs سرکار	376,328A, PPC, 34PDNC Act	کیس زیر سماعت ہے
7۔	19/835	رائیونڈ	قاری ریحانvs سرکار	328A, PPC, 34PDNC Act	کیس زیر سماعت ہے

8۔	18/500	بادامی باغ	تسنیم بخاریvs سرکار	238A, PPC, 34PDNC Act	کیس زیر سماعت ہے

ضلع راولپنڈی:

سریل	FIR No.	پولیس سٹیشن	کیس ٹائٹل	جرم/سیکشن	ریمارکس
1۔	18/787	تھانہ ایرپورٹ	دی سٹیٹ vs ڈاکٹر محسن جاوید	A(i),337-Fv/337-Fi337	ملزم مقدمہ سے بری ہوگیا کیو نکہ گواہان نے ملزم کے حق میں بیان دے دیا
2۔	19/320	تھانہ مری	دی سٹیٹ vs عمیر تنویر وغیرہ	328A PPC & 34PDNC Act	ملزم مقدمہ سے بری ہوگیا کیو نکہ گواہان نے ملزم کے حق میں بیان دے دیا

ضلع فیصل آباد:

سریل	FIR No.	پولیس سٹیشن	کیس ٹائٹل	جرم/سیکشن	ریمارکس
1۔	19/1201	جی ایم آباد	اسد طارقvs سرکار	328A,337A(i),337 (L) PPC 34 PDNC Act	ملزمان ضمانت پر ہیں اور چالان جمع ہو گیاہے
2۔	19/8422	پیپلز کالونی	سہیل سلطانvs سرکار	328A PPC,34PDNC Act	ملزمان ضمانت پر ہیں اور چالان جمع نہیں ہوا
3۔	19/495	سمن آباد	ایم۔اویسvs سرکار	328A,337A,343,337F(i)PPC 34 PDNC Act	ملزمان ضمانت پر ہیں اور چالان جمع نہیں ہوا
4۔	19/196	گلبرگ	واردا وغیرہ vs سرکار	328A,342 PPC,34PDNC Act	ملزمان ضمانت پر ہیں اور چالان جمع نہیں ہوا

(ب) لیگل سیکشن اور چائلڈ پروٹیکشن کورٹس: بیورو کا لیگل سیکشن بچوں کے قانونی ماہرین پر مشتمل ہے جو کہ PDNC Act 2004 کے تحت تشدد کے شکار بچوں کے کیسز کی بھرپور پیروی / Contest کرتا ہے اور یہ قانونی مدد مفت فراہم کی جاتی ہے۔ مزید برآں روزانہ کی بنیاد پر ریسکیو کئے گئے بچوں کی لیگل کسٹڈی چائلڈ پروٹیکشن کورٹس سے لیتا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیوروPDNC Act 2004 کے تحت بچوں کے حقوق کو پامال کرنے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرتا ہے اور بچوں کو بھرپور قانونی معاونت فراہم کرتا ہے۔

جی ہاں! یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو لاہور، راولپنڈی اور فیصل آباد میں جولائی 2018 سے ستمبر 2020 گھریلو ملازمین پر تشدد کے واقعات پر FIRs درج کروائی گئی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور:(اس وقت لاہور میں 4 کیسز زیر سماعت ہیں ایک کیس میں والدین اور ملزم کے درمیان صلح کی بنیاد پر عدالت نے ملزم کو بری کر دیا۔ علاوہ ازیں گھریلو ملازم

بچوں پر تشدد کے حوالے سے موصول شدہ 17 عدد ہیلپ لائن کالز (1121) کی پیروی کرتے ہوئے تشدد کے شکار 17 بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا گیا۔ جن کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: تھانہ ہربنس پورہ کے سب انسپکٹر اور ڈرائیور کا علاقے کے نوجوانوں کے خلاف ناجائز پرچے اور گرفتاریوں سے متعلقہ تفصیلات

1220: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سمیع اللہ ضیغم سب انسپکٹر اور اس کے دست راست رضوان ڈرائیور (تھانہ ہربنس پورہ) علاقے کے نوجوانوں کو ناجائز گرفتار کرتے ہیں اور ناجائز پرچے دے کر ان کی زندگیاں تباہ کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سب انسپکٹر اور ڈرائیور نے صدام حسین ولد محمد علی کو گرفتار کیا اور بغیر پرچے کے تھانے میں بند رکھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے والدین جب تھانہ ہربنس پورہ آئے اس کے بعد مذکورہ سب انسپکٹر نے FIR درج کروادی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ گھر کی تلاشی کا بہانہ بنا کر صدام حسین ولد محمد علی کو اس کے گھر پر لائے اور اس کے والد کی تنخواہ کے پیسے 90000 روپے اٹھا کر لے گئے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈرائیور رضوان نے پرچہ درج نہ کرنے اور مزید پرچوں میں الجھانے کا کہہ کر دو لاکھ روپے رشوت طلب کی تھی اور رشوت نہ دینے پر صدام حسین ولد محمد علی کے خلاف پانچ FIR بھی درج کرادیں جبکہ وہ حوالات میں بند تھا؟

(و) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا محکمہ اور حکومت مذکورہ تھانے کا CCTV فوٹیج کے ساتھ انکوائری کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ایسا درست نہ ہے۔

(ب) ملزم صدام حسین ولد محمد علی کو مورخہ 10.09.2020 کو مقدمہ نمبر 1828/20 مورخہ 10.09.2020 جرم 401 ت پ تھانہ ہربنس پورہ میں حسب ضابطہ گرفتار کیا گیا۔

(ج) ایسا درست نہ ہے۔

(د) ایسا درست نہ ہے بلکہ ملزم صدام حسین ولد محمد علی نے مقدمہ نمبر 1223/20 جرم 379/411 ت پ تھانہ ہربنس پورہ لاہور میں اپنے گھر سے مال مسروقہ نقدی رقم -/6000 بازیاب کروایا۔

(ہ) ایسا درست نہ ہے ملزم صدام حسین ولد محمد علی سے مقدمہ نمبر 1828/20 جرم 401 ت پ تھانہ ہربنس پورہ لاہور میں بوقت گرفتاری موبائل فون ہواوے کمپنی برآمد ہوا جو کہ مقدمہ 1151/20 مورخہ 10.09.2020 جرم 379/356/411 ت پ تھانہ مصری شاہ لاہور کا سرقہ شدہ تھا جس کے مدعی نے تھانہ ہربنس پورہ حاضر آکر ملزم صدام حسین کو شناخت کیا اور بتایا کہ اسی شخص نے مجھ سے موبائل فون جھپٹا مار کر چھینا تھا۔

(و) معاملہ ہذا کی انکوائری دفتر زیردستخطی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

صوبہ میں جنوری 2020 تا حال پنجاب پولیس کے شہداء کی تعداد اور پسماندگان کو مالی امداد اور نوکریوں سے متعلقہ تفصیلات

1244: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2020 جنوری تا حال پنجاب پولیس کے کتنے جوان مختلف واقعات میں شہید ہوئے ہیں؟

(ب) ان شہداء کے لواحقین کو فی کس کتنی مالی امداد دی گئی ہے؟

(ج) کتنے شہداء کے ورثاء میں نوکریاں تقسیم کی گئیں؟

(د) مذکورہ بالا شہداء کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کیا کوئی مخصوص فنڈ مختص کیا گیا ہے ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) 09۔

(ب) فہرست لف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ابھی تک صرف ایک شہید کی بیوہ نے (جونیئر کلرک) ملازمت کے لئے دراخواست دی ہے مگر وہ ٹائپنگ ٹیسٹ میں فیل ہو گئی۔

(د) بحوالہ نوٹیفکیشن AW-III/7798 مورخہ 30.08.2008 حکومت پنجاب شہدا کے بچوں کے تعلیمی اخراجات (پرائمری تا پوسٹ گریجوایشن) ہر سال ادا کرتی ہے۔

ساہیوال: چک نمبر R6/89 میں عبدالرحمٰن اور نمرہ پر پیٹرول چھڑک کر آگ لگا کر زخمی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1260: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 30 اکتوبر 2020 کو چک نمبر R/6/89 میں عید میلاد النبی کے موقع پر پانچ سالہ عبدالرحمٰن اور پانچ سالہ نمبرہ پر پیٹرول گرا کر آگ لگا دی جس سے دونوں بچے جھلس گئے اور شدید زخمی ہو گئے ہیں اور DHQ ہسپتال ساہیوال میں زیر علاج ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ تھانہ فرید ٹاؤن صدر ساہیوال کی پولیس نے مشہور جاوید آلو والے ملزم کو ابھی تک گرفتار نہ کیا ہے اور نہ ہی کوئی قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان ملزمان کو جلد گرفتار کر کے ان کو جلد کیفرے کردار تک پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) بروئے رپورٹ تھانہ فرید ٹاؤن ساہیوال، غلام مصطفی مدعی مقدمہ نمبر 689/20 مورخہ 01.11.2020 بجرم 324/34 ت پ تھانہ فرید ٹاؤن ساہیوال نے درخواست دی کہ ملزمان جاوید اور محسن نے اس کے بچوں عبدالرحمن اور نمرہ پر پٹرول گرا کر آگ لگا دی جس پر متذکرہ بالا مقدمہ درج کیا گیا۔

(ب) دوران تفتیش ہر دو ملزمان جاوید اور محسن کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے جوڈیشل حوالات بجھوایا گیا۔

(ج) ہر دو ملزمان گرفتار ہو کر جوڈیشل حوالات بھجوائے جا چکے ہیں مورخہ 25.11.2020 کو چالان مرتب ہوا جو کہ زیر سماعت عدالت ہے۔

صوبہ بھر میں سال 2018 سے تاحال خواتین پر دفاتر میں تشدد سے متعلقہ تفصیلات

1271: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

سال 2018 سے اب تک خواتین پر دفاتر میں تشدد کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے نیز ان واقعات کے حوالے سے حکومت کی جانب سے کیا کارروائی عمل میں لائی گئی مکمل تفصیلات پیش کی جائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

پنجاب کے تمام اضلاع سے معلومات حاصل کی گئی ہیں جس کے مطابق سال 2018 سے اب تک خواتین پر دفاتر میں تشدد کا کوئی کیس پولیس کو رپورٹ نہ ہوا ہے۔

جہلم میں ون ویلنگ کرنے پر گرفتاریوں کی تعداد اور چالان سے متعلقہ تفصیلات

1340: محترمہ سبرینہ جاوید: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ماہ جنوری اور فروری 2021 میں ضلع جہلم میں کتنے لوگوں کو ون ویلنگ کرنے پر گرفتار کیا گیا؟

(ب) ون ویلنگ کرنے پر کتنے افراد کو جرمانہ، سزائیں اور چالان کئے گئے؟

(ج) ون ویلنگ کے سب سے زیادہ واقعات جہلم کے کس کس علاقے میں ہوئے علاقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ون ویلنگ کی روک تھام اور اس کے سدباب کے لئے محکمہ کیا حکمت عملی اپنائے ہوئے ہیں اس حکمت عملی میں کہاں اور کس حد تک کامیابی حاصل ہوئی تفصیل سے بیان فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع ہذا میں 03 مقدمات درج رجسٹر کرکے 03 ملزمان کو چالان عدالت کیا گیا ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں 03 مقدمات درج رجسٹر کرکے 03 ملزمان کو چالان عدالت کیا گیا ہے اور یہ مقدمات زیر سماعت عدالت مجاز ہیں

(ج) ضلع ہذا میں علاقہ تھانہ دینہ میں 03 واقعات ون ویلنگ کے رپورٹ ہوئے ہیں جن پر 03 مقدمات درج رجسٹر کرکے 03 ملزمان کو چالان عدالت کیا گیا ہے۔

(د) بذریعہ سیکورٹی سٹاف اور DFC کانسٹیبلان خفیہ معلومات حاصل کی جاتی ہیں اور اس نوعیت کی غیر قانونی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جاری ہے نیز ضلع ہذا کے تمام SHOs اور محافظ اسکواڈ و پیٹرولنگ پر متعینہ اسکواڈ کو سپیشل ہدایات جاری کی گئی ہیں کے اس طرح کا واقعہ / اطلاع موصول ہونے پر فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

پولیس فورس میں گریڈ 16 اور اس سے کم عملہ کی فلاح وبہبود کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1358: **محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

گزشتہ 6 سالوں کے دوران پولیس فورس میں کام کرنے والے گریڈ 16 اور اس سے کم گریڈ کے عملے کی فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں نیز ان کی تنخواہوں اور مراعات میں کتنا اضافہ کیا گیا ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

اے آئی جی فنانس، برائے انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور:

گزشتہ 6 سالوں میں پولیس فورس کے 16 اور اس سے کم گریڈ کے عملے کی تنخواہوں میں مندرجہ ذیل اضافہ کیا گیا ہے۔

10٪ ایڈہاک ریلیف الاونس: 2019,2018,2017,2016

فکسڈ ڈیلی الاؤنس: : 2005 کے ریٹ سے بڑھا کر 2013 کے ریٹ پر دیا گیا ہے۔

2017 میں مالی امداد (Death in Service) کی رقم بڑھائی گئی۔

ایڈیشنل ایلیٹ پولیس فورس الاؤنس 1500/PM سے بڑھا کر 6500/PM کر دیا گیا۔

ایلیٹ پولیس فورس راشن الاؤنس 1000/PM سے بڑھا کر 3000/PM کر دیا گیا۔

ایلیٹ پولیس فورس میڈیکل الاؤنس 500/PM سے بڑھا کر 850/PM کر دیا گیا۔

ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس، ویلفیئر پنجاب لاہور:

گزشتہ 6 سالوں کے دوران پولیس فورس کی گریڈ 16 اور اس سے کم گریڈ کے ملازمان کو پنجاب پولیس ویلفیئر فنڈ رولز 2016 کے تحت درج ذیل سہولیات دی جا رہی ہیں۔

1۔ پنجاب پولیس کے حاضر سروس ریٹائرڈ ملازمین کو میڈیکل کی سہولت دی جاتی ہے۔
2۔ پنجاب پولیس کے تمام حاضر سروس ریٹائرڈ ملازمین کے بچوں کو میٹرک کے بعد پڑھائی کے لئے سالانہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔
3۔ پنجاب پولیس کے گریڈ 16 کے ملازمین کو بیٹی کی شادی کے لئے -/50,000 روپے اس سے کم گریڈ والے کو -/40,000 روپے دیا جاتا ہے۔
4۔ پنجاب پولیس کے ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے موقع پر ایک (Basic Pay) اضافی دی جاتی ہے۔
5۔ دوران سروس فوت ہونے ملازمین کے وارثان کو -/50,000 روپے (موقع پر) کفن دفن کا دیا جاتا ہے۔
6۔ مزید بر آں، کورونا کی وجہ سے بیمار ہونے والے 2413 ملازمین کو -/25000 روپے فی کس کے حساب سے اب تک -/60325000 روپے دیا جا چکا ہے۔

لاہور تھانہ نواں کوٹ کی حدود میں قتل ہونے والے اسلم نامی شخص کے قاتلوں کو عدم گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

1388: محترمہ سیمابیہ طاہر: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 6 جولائی 2020 کو چھپڑ سٹاپ ملتان روڈ لاہور حدود تھانہ نوانکوٹ میں ایک گینگ نے علی الصبح اسلم نامی شخص کو قتل کر دیا اور اس کے جوان بیٹے کو اندھادھند فائرنگ کر کے ٹانگوں سے معذور کر دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقوعہ کا مقدمہ نمبر 1731/20 مورخہ 6 جولائی 2020 بجرم 324/34/302 ت پ تھانہ نوانکوٹ لاہور میں درج ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تقریباً ایک سال ہو چکا ہے لیکن ابھی تک قاتل گرفتار نہ ہو سکے اور مقتول فیملی کی دادرسی نہیں ہو سکی؟

(د) اگر جزہائے بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو حکومت کب تک ان قاتلوں اور گینگ کو گرفتار کر لے گی تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) مقدمہ نمبر 1731/20 مورخہ 06.07.2020 بجرم 324/302ت پ تھانہ نواں کوٹ لاہور درج ہوا۔

(ب) مقدمہ درج رجسٹر ہونے پر تفتیش عمل میں لائی گئی۔

(ج) **مقدمہ ہذا کے ملزمان:**

(1) مظہر عرف لمبا ولد اظہر سکنہ فضل گنج نواں کوٹ لاہور۔

(2) فیصل عرف عادل رشید ولد شاہد سکنہ مغل سٹریٹ مہاجرہ آباد گرفتار ہو کر حوالات جوڈیشل جا چکے ہیں جن کا نامکمل چالان مورخہ 28.09.2020 کو مرتب ہو چکا ہے۔ ملزم اسد مغل ولد قاسم بیگ سکنہ سکندریہ کالونی نواں کوٹ لاہور تاحال مفرور ہے جس کی گرفتاری کے لئے DSP نواں کوٹ سرکل لاہور کی زیر نگرانی ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی ہے۔

(د) مقدمہ ہذا کے 02 ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں 01 ملزم مفرور ہے جس کی گرفتاری کے لئے ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی ہے ملزم کو جلد از جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرے خیال میں تاریخ میں کم ہی ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ سارے سوال پورے ہو جائیں تو میں جناب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آج آپ نے تاریخ رقم کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ایوان اقبال میں پاس ہونے والے بجٹ کی منظوری کے لئے جناب گورنر سے اجلاس ملتوی کرنے کے آرڈر کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ، ساری اپوزیشن اور ہم agree ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ اگر آپ one man Committee بنا دیں جس میں صرف راجہ بشارت صاحب ہوں،

مسئلہ یہ ہے کہ بجٹ کے دوران اسمبلی کے دو سیشن ہوئے ہیں جو سیشن ایوان اقبال میں ہوا اس کا بجٹ تو تسلیم کر لیا گیا اور جون تک کی تنخواہیں پچھلے بجٹ سے دی گئیں جبکہ جولائی سے اگلے سال کا بجٹ خرچ کرنا شروع کیا۔ اب معاملہ یہ ہے کہ "طلاق" تو اس وقت ہو گی جب "نکاح" ہو گا اور اگر نکاح نہیں ہوا تو طلاق کیسے ہو گئی؟ یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ ایوان اقبال میں پیش ہونے والا بجٹ منظور ہو گیا ہے۔ ہمارے سینئرز رانا محمد اقبال خان اور چودھری محمد اقبال کی سربراہی میں اپوزیشن کے معزز ممبران آپ سے ملے تو آپ نے ایوان اقبال میں ہونے والے بجٹ اجلاس کی حاضریاں محترم سیکرٹری صاحب کو دے دیں کہ ان کا کچھ کریں لیکن اب بتایا جا رہا ہے کہ آپ پہلے گورنر صاحب کی طرف سے prorogation کا letter لے کر آئیں۔۔۔

جناب سپیکر: کون سا letter?

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اجلاس ختم کرنے کے لئے گورنر صاحب کی طرف سے لکھا گیا letter تو ہماری جو حاضریاں اُدھر لگی ہوئی ہیں جن کی وجہ سے وہ بجٹ منظور ہوا ہے جس میں صرف ہم حاضر ہوئے اور اس اجلاس کو میں chair کر رہا تھا۔ آپ مہربانی فرما کر راجہ بشارت صاحب پر مشتمل one-man Committee بنا دیں وہ جو فیصلہ کر دیں ہمیں منظور ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ بڑی جائز بات ہے کیونکہ اس وقت یہ confusion ہے کہ ایک اجلاس ایوان اقبال میں ہوا تھا اور دوسرا اجلاس یہاں پر ہوا تو اس سارے confusion کو دور کرنے اور جن ممبران کی حاضریاں ہیں تو اس سارے issue کو حل کرنے کے حوالے سے اگر آپ اجازت دیں گے تو میں اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور ٹریژری بنچز سے بھی ممبران ساتھ لے لیں گے تو I will resolve this issue

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اس حوالے سے یوں کرتے ہیں کہ زیادہ نہیں بلکہ آپ بیٹھ جائیں اور خلیل طاہر سندھو صاحب بیٹھ جائیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جی، ٹھیک ہے کیونکہ اس مسئلے کو resolve ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ راجہ صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس مسئلے کا بیٹھ کر decide کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر price hike پر عام بحث ہے جس کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا۔ اس سے پہلے یہ laying of Reports ہیں تو راجہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

رپورٹیں
(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2018.

MR SPEAKER: The Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2018 has been laid.

محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2020 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2020.

MR SPEAKER: The Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2020 has been laid.

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ، میں آپ کے توسط سے اس ایوان کی اور خاص طور پر وزیر داخلہ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ آج سے دو تین دن پہلے سوشل میڈیا پر کچھ ویڈیوز وائرل ہوئیں جن میں عمران نامی لاہور ٹریفک پولیس کا وارڈن راہ چلتی اور سڑک پر چلتی ہوئی خواتین اور بچیوں کی خفیہ وڈیوز بناتا ہے جن کے اوپر ٹک ٹاک پر گانے لگاتا ہے اور وہ بڑے دھڑلے کے ساتھ وڈیوز ٹک ٹاک پر وائرل کرتا ہے۔ Even کہ وہ ٹریفک وارڈن ہے اور یہ غیر اخلاقی حرکت کہ کسی خاتون سے بغیر پوچھے ان کی وڈیوز بنانے کا کام بڑے دھڑلے سے جاری رکھے ہوئے ہے کیونکہ سوشل میڈیا پر اس کی وڈیوز موجود ہیں جبکہ میرے پاس بھی ریکارڈ میں موجود ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ہماری بچیاں، بہنیں اور بیٹیاں جو کہ باپردہ ہوتی ہیں اور اگر وہ کسی کام سے گلی، محلے یا سڑک پر جا رہی ہیں تو کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا اور خاص طور پر ٹریفک وارڈن جیسا آدمی جس کا کام تو ان کا دفاع کرنا اور خواتین کو تحفظ دینا چاہئے لیکن اس کے برعکس وہ باقاعدہ خواتین کی وڈیوز بنا کر ان کے اوپر گانے لگاتا ہے اور پھر اپنی بھی تصویر add کرتا ہے تو اس کے خلاف ایکشن ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! ابھی محترمہ نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا ہے تو میری انفارمیشن کے مطابق اس وارڈن کے خلاف پہلے ہی ایکشن ہو چکا ہے تاہم میں چیک کروں گا کہ اگر اسے قرار واقعی سزا نہ ہوئی تو میں interfere کروں گا، intervene کروں گا اور ایسا کام کرنے کی انشاءاللہ کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد ہاشم ڈوگر وزیر داخلہ و جیل خانہ جات ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! شکریہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے rule 234 کے تحت rule 115 اور دیگر متعلقہ relevant Rules کو suspend کر کے وفاقی وزیر جاوید لطیف کی عمران خان کے خلاف hate speech کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی 1997 کے rule 234 کے تحت rule 115 اور دیگر متعلقہ relevant Rules کو suspend کر کے وفاقی وزیر جاوید لطیف کی عمران خان کے خلاف hate speech کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

رولز کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی 1997 کے rule 234 کے تحت rule 115 اور دیگر متعلقہ relevant Rules کو suspend کر کے وفاقی وزیر جاوید لطیف کی عمران خان کے خلاف hate speech کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میاں جاوید لطیف کے خلاف پرچہ تو درج ہو چکا ہے اس لئے قرارداد کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

معزز ایوان کا جناب عمران خان کے خلاف منفی ہتھکنڈے استعمال کرنے پر لیگی رہنماؤں اور پی ٹی وی کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! موجودہ imported حکومت اور ان کی اتحادی 13 جماعتیں تمام منفی ہتھکنڈے استعمال کرنے کے باوجود بھی جب جناب عمران خان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں اور نہ ہی یہ اتحاد عمران خان کو الیکشن میں ہرا سکا ہے۔ اپنے تمام منفی ہتھکنڈوں کی ناکامی کے بعد وفاقی وزیر اطلاعات مریم اورنگ زیب اور ڈیوٹی پر موجود ڈائریکٹر نیوز کرنٹ افیئرز پی ٹی وی نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت وفاقی وزیر جاوید لطیف سے 14 ستمبر کو پی ٹی وی پر نیوز کانفرنس کروائی جس میں جاوید لطیف نے ایک من گھڑت، اشتعال انگیز تقریر کی اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت عمران خان سے منسوب کر کے غلط بیانی کی اور یہ پیغام دیا کہ میرا یہ پیغام آگے پھیلاؤ تاکہ ملک میں افراتفری پھیلے، عمران خان کے بارے میں لوگوں کے مذہبی جذبات اُبھارے جائیں اور اشتعال دلایا جائے۔ جاوید لطیف کے اس گھناؤنے عمل کی یہ ایوان بھرپور مذمت کرتا ہے اور اگر چیئرمین عمران خان کو خدانخواستہ کوئی بھی نقصان پہنچا تو اس کے ذمہ دار جاوید لطیف، مریم اورنگ زیب، ایم ڈی پی ٹی وی اور ڈائریکٹر کرنٹ افیئرز پی ٹی وی ہوں گے۔ معزز ایوان کے علم میں ہے کہ ماضی میں بھی ایسی اشتعال و نفرت انگیز تقاریر کی وجہ سے انتشار پھیلا جس سے لوگوں کے جان و مال کو نقصان پہنچا۔ وفاقی وزیر جاوید لطیف نے جو بیانیہ جاری کیا ہے اس سے چیئرمین تحریک انصاف کی جان کو خطرہ لاحق ہے۔ جاوید لطیف کا یہ بیان ان کی پارٹی کے بیانیہ کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ ایوان سیاسی مفاد کے لئے اپنے مخالفین کے خلاف مذہب کارڈ استعمال کرنے کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ جاوید لطیف، مریم اورنگ زیب، ایم ڈی پی ٹی وی اور ڈائریکٹر کرنٹ افیئرز پی ٹی وی کے خلاف سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"موجودہ امپورٹڈ حکومت اور ان کی اتحادی 13 جماعتیں تمام تر منفی ہتھکنڈے استعمال کرنے کے باوجود بھی جناب عمران خان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں اور نہ ہی یہ اتحاد عمران خان کو الیکشن میں ہرا سکتا ہے۔ اپنے تمام منفی ہتھکنڈوں کی ناکامی کے بعد وفاقی وزیر اطلاعات مریم اورنگزیب اور ڈیوٹی پر موجود ڈائریکٹر نیوز کرنٹ افیئرز پی ٹی وی نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت وفاقی وزیر جاوید لطیف سے 14 ستمبر کو پی ٹی وی پر نیوز کانفرنس کروائی۔ جس میں جاوید لطیف نے ایک من گھڑت، اشتعال انگیز تقریر کی اور اسے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت عمران خان سے منسوب کرکے غلط بیانی کی اور یہ پیغام دیا کہ میرا یہ پیغام آگے پھیلاؤ تاکہ ملک میں افراتفری پھیلے، عمران خان کے بارے میں لوگوں کے مذہبی جذبات ابھارے جائیں اور اشتعال دلایا جائے۔ جاوید لطیف کے اس گھناؤنے عمل کی یہ ایوان بھرپور مذمت کرتا ہے اور اگر چیئرمین عمران خان کو خدانخواستہ کوئی بھی نقصان پہنچا تو اس کے ذمہ دار جاوید لطیف، مریم اورنگزیب، ایم ڈی پی ٹی وی اور ڈائریکٹر نیوز کرنٹ افیئرز پی ٹی وی ہوں گے۔ معزز ایوان کے علم میں ہے کہ ماضی میں بھی ایسی اشتعال و نفرت انگیز تقاریر کی وجہ سے انتشار پھیلا، جس سے لوگوں کے جان و مال کو نقصان پہنچا۔ وفاقی وزیر جاوید لطیف نے جو بیانیہ جاری کیا ہے اس سے چیئرمین تحریک انصاف کی جان کو خطرہ لاحق ہے۔ جاوید لطیف کا یہ بیان ان کی پارٹی کے بیانیہ کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ ایوان سیاسی مفاد کے لئے اپنے مخالفین کے خلاف مذہب کارڈ استعمال کرنے کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ جاوید لطیف، مریم اورنگ زیب، ایم ڈی پی ٹی وی اور ڈائریکٹر نیوز کرنٹ افیئرز پی ٹی وی کے خلاف سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"موجودہ امپورٹڈ حکومت اور ان کی اتحادی 13 جماعتیں تمام تر منفی ہتھکنڈے استعمال کرنے کے باوجود بھی جناب عمران خان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں اور نہ ہی یہ اتحاد

عمران خان کو الیکشن میں ہرا سکتا ہے۔ اپنے تمام منفی ہتھکنڈوں کی ناکامی کے بعد وفاقی وزیر اطلاعات مریم اورنگزیب اور ڈیوٹی پر موجود ڈائریکٹر نیوز کرنٹ افیئرز پی ٹی وی نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت وفاقی وزیر جاوید لطیف سے 14 ستمبر کو پی ٹی وی پر نیوز کانفرنس کروائی۔ جس میں جاوید لطیف نے ایک من گھڑت، اشتعال انگیز تقریر کی اور اسے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت عمران خان سے منسوب کر کے غلط بیانی کی اور یہ پیغام دیا کہ میرا یہ پیغام آگے پھیلاؤ تاکہ ملک میں افراتفری پھیلے، عمران خان کے بارے میں لوگوں کے مذہبی جذبات ابھارے جائیں اور اشتعال دلایا جائے۔ جاوید لطیف کے اس گھناؤنے عمل کی یہ ایوان بھرپور مذمت کرتا ہے اور اگر چیئرمین عمران خان کو خدانخواستہ کوئی بھی نقصان پہنچا تو اس کے ذمہ دار جاوید لطیف، مریم اورنگزیب، ایم ڈی پی ٹی وی اور ڈائریکٹر نیوز کرنٹ افیئرز پی ٹی وی ہوں گے۔ معزز ایوان کے علم میں ہے کہ ماضی میں بھی ایسی اشتعال و نفرت انگیز تقاریر کی وجہ سے انتشار پھیلا، جس سے لوگوں کے جان و مال کو نقصان پہنچا۔ وفاقی وزیر جاوید لطیف نے جو بیانیہ جاری کیا ہے اس سے چیئرمین تحریک انصاف کی جان کو خطرہ لاحق ہے۔ جاوید لطیف کا یہ بیان اُن کی پارٹی کے بیانیہ کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ ایوان سیاسی مفاد کے لئے اپنے مخالفین کے خلاف مذہب کارڈ استعمال کرنے کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ جاوید لطیف، مریم اورنگزیب، ایم ڈی پی ٹی وی اور ڈائریکٹر نیوز کرنٹ افیئرز پی ٹی وی کے خلاف سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! یہ جو تحریک لائی گئی ہے جسے معزز ایوان نے پاس کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی خوفناک سازش ہے جو اِس وقت عوام دیکھ رہی ہے۔ ایک اکیلے عمران خان نے جب 15 سیٹوں پر الیکشن ہرا کر اِن کو اِن بنچوں سے اٹھا کر اُن بنچوں پر ڈالا تو یہ اُس دن سمجھ گئے تھے کہ۔۔(شور و غل)

جناب سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: مریم اور نگزیب سے ڈر گئے، مریم اور نگزیب سے ڈر گئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! ضمنی الیکشن میں ایک اکیلے عمران خان نے جو 13 جماعتوں کو ہرایا اُس کے بعد سے یہ خوف کا شکار ہو گئے۔ یہ کبھی ضمنی الیکشن معطل کرواتے ہیں، کبھی الیکشن کمیشن کے پاس جاتے ہیں اور اندازہ لگائیے۔۔۔(شور و غل)

محترمہ زیب النساء: ڈر گئے، ڈر گئے، ڈر گئے۔۔

جناب سپیکر: جی، خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House, order in the House. محترمہ! پہلے منسٹر صاحب کی بات سن لیں پھر آپ کو موقع دیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! جس شخص پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اُس نے مذہبی طور پر غلط باتیں کی ہیں میں صرف اُن کے چند کام بتانا چاہتا ہوں۔ میں اس معزز ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جس شخص پر یہ کفر کے فتوے لگا رہے ہیں اُس نے اسلام کی سربلندی کے لئے پچھلے چار سالوں میں کیا کیا ہے۔ آپ کو جنرل اسمبلی میں وہ تاریخی خطاب یاد ہو گا جس میں عمران خان نے پاکستان کے قومی لباس میں کھڑے ہو کر پوری دنیا کو جواں مردی کے ساتھ اسلاموفوبیا کے حوالے سے بتایا۔ ہمارے چیئرمین عمران خان نے گستاخی رسول ﷺ کے خلاف پوری دنیا میں آواز اٹھائی، عمران خان صاحب نے رحمۃ اللعالمین اتھارٹی بنائی۔۔(شور و غل)

MR.SPEAKER: Order in the House, order in the House.

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں ایوان کی اطلاع کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ آج صبح جاوید لطیف، MD PTV، مریم اورنگزیب اور ڈائریکٹر PTV کے خلاف ایف آئی آر ہوئی ہے اور اِنشاء اللہ ان کو اپنی جان چھڑانے میں بہت وقت لگے گا۔ یہ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ صوبے میں یا پاکستان میں جو چاہے بولتے رہیں اِن کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا جائے گا؟ آج ان کے 30 ایم پی ایز کو نوٹس جاری ہوئے ہیں۔۔۔(شور و غل)
اگر انہوں نے عدالتوں کا سامنا نہ کیا تو پھر اِن کا حال دیکھئے گا کہ ہوتا کیا ہے؟

MR. SPEAKER: Order in the House, order in the House.
دیکھیں، یہ بڑا sensitive issue تھا اور میری خواہش تھی کہ آپ اس کو سنجیدگی سے سنیں۔ کسی کے بارے میں بھی hate speech نہیں ہونی چاہئے جو بھی hate speech میں ملوث ہو گا وہ ملک اور قوم کا ہمدرد نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)
جناب علی افضل ساہی ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule 234 کے تحت Rule 115 اور دیگر متعلقہ relevant rules کو suspend کر کے سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر پر چھاپے کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule 234 کے تحت Rule 115 اور دیگر متعلقہ relevant rules کو suspend کر کے سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر پر چھاپے کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال اب یہ ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule 234 کے تحت Rule 115 اور دیگر متعلقہ relevant rules کو suspend کر کے سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر پر چھاپے کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

معزز ایوان کا وفاقی حکومت سے پی ٹی آئی راہنما سیف اللہ نیازی کے گھر غیر قانونی چھاپے اور اہلخانہ کو ہراساں کرنے پر ایف آئی اے ٹیم کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان FIR Cyber Crime Wing کی جانب سے PTI لیڈر سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر پر مورخہ 13۔ ستمبر 2022 کو غیر قانونی چھاپے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر چھاپے کے دوران ان کا laptop, mobile phone اور دوسرا سامان اپنے ساتھ لے گئے ان کے اہل خانہ کو harras کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ رات کی تاریکی میں مارے گئے چھاپے کے دوران کوئی خاتون اہلکار FIA ٹیم کے ہمراہ نہ تھی۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان FIA کے اس عمل کی شدید مذمت کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس واقعہ میں ملوث افراد کے خلاف جلد از جلد کارروائی کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان FIR Cyber Crime Wing کی جانب سے PTI لیڈر سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر پر مورخہ 13۔ ستمبر 2022 کو غیر قانونی چھاپے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر چھاپے کے دوران ان کا laptop, mobile phone اور دوسرا سامان اپنے ساتھ لے گئے ان کے اہل خانہ کو harras کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ رات کی تاریکی میں مار گئے چھاپے کے دوران کوئی خاتون اہلکار FIA ٹیم کے ہمراہ نہ تھی۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان FIA کے اس عمل کی شدید مذمت کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس واقعہ میں ملوث افراد کے خلاف جلد از جلد کارروائی کی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان FIR Cyber Crime Wing کی جانب سے PTI لیڈر سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر پر مورخہ 13۔ ستمبر 2022 کو غیر قانونی چھاپے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر چھاپے کے دوران ان کا laptop, mobile phone اور دوسرا سامان اپنے ساتھ لے گئے ان کے اہل خانہ کو harass کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ رات کی تاریکی میں مار گئے چھاپے کے دوران کوئی خاتون اہلکار FIA ٹیم کے ہمراہ نہ تھی۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان FIA کے اس عمل کی شدید مذمت کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس قواقعہ میں ملوث افراد کے خلاف جلد از جلد کارروائی کی جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں اس پر بات بھی کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! آج میرا دل انتہائی رنجیدہ ہے اور میں یہ کہتے ہوئے افسردہ ہوں کہ یہ وہ پاکستان نہیں ہے جس کا خواب علامہ محمد اقبال صاحب نے دیکھا تھا۔ یہ وہ پاکستان نہیں ہے جو قائداعظم محمد علی جناح صاحب نے دو قومی نظریہ کی بنیاد پر بنایا۔ یہ وہ پاکستان نہیں ہے جو اس نعرہ پر قائم ہوا کہ پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ"۔

جناب سپیکر! میرے اور آپ کے بزرگوں نے اس پاکستان کے لئے قربانیاں دی تھیں۔ یہ وہ پاکستان نہیں ہے جس کے لئے ہماری بہنوں نے اپنی عصمتیں لُٹائی تھیں۔ آج آپ دیکھتے ہیں کہ پاکستان میں ایک fascist regime نافذ کی گئی ہے۔ آزادی اظہار رائے پر قدغنیں لگائی گئی ہیں۔ دن دہاڑے معزز شہریوں کو اغواء کیا جاتا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ کس طرح سے کچھ ناعاقبت اندیش لوگوں نے مذہبی اشتعال انگیزی کی کوشش کی اور کس طرح سے مذہبی منافرت پھیلانے کی کوشش کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس قسم کے conduct سے اس قوم کی کوئی خدمت نہیں کر رہے۔ پاکستان اور پاکستانیوں نے مذہبی اشتعال انگیزی کا خمیازہ بھگتا ہے۔ ہم نے یہاں پر جنازے اٹھائے ہیں تو میری ایک request ہے کہ خدارا ہوش کے ناخن لیں۔ میں ان کو تنبیہ کرنا چاہتا ہوں کہ:

لگے گی آگ تو آئیں گے گھر کئی زد میں
یہاں پر صرف ہمارا مکان تھوڑی ہے
جو آج صاحب مسند ہیں کل نہیں ہوں گے
کرائے دار ہیں ذاتی مکان تھوڑی ہے
سبھی کا خون شامل ہے یہاں کی مٹی میں
کسی کے باپ کا پاکستان تھوڑی ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج جو مہنگائی کی صورتحال ہے، لوگ پریشان ہیں آپ دیکھ رہے ہیں اور یہ معزز ایوان دیکھ رہا ہے کہ بجلی کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ کیا گیا ہے، گیس کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا ہے، پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا ہے تو میری ایک یہ درخواست ہے کہ وہ پاکستان جو prosper کر رہا تھا، ہم 6 فیصد GDP growth پر جا رہے تھے اور آج ہم 0.6 فیصد پر آ گئے

ہیں۔ آپ سٹاک مارکیٹ کی حالت دیکھئے، آپ foreign reserve کی حالت دیکھئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب اس کے بعد جس طرح سے وفاقی حکومت کا conduct ہے اس سے ملک میں آٹے کا بحران آنے والا ہے۔ پنجاب کو آٹا import کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ لوگوں کے صبر کا امتحان نہ لیں۔ شاعر مشرق علامہ محمد اقبال صاحب نے فرمایا تھا کہ:

اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخ اُمرا کے در و دیوار ہلا دو
جس کھیت کے دہقان کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

جناب سپیکر: جی، شکریہ

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کی وفاقی حکومت کی ترجیحات کیا ہیں؟ آدھا ملک سیلاب میں ڈوبا ہوا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے وزیراعظم ملکہ برطانیہ کی آخری رسومات میں شرکت کرنے کے لئے برطانیہ چلے جاتے ہیں۔ یہ ایوان پوچھتا ہے کہ آدھا ملک سیلاب میں ڈوبا ہوا ہے، سیلاب کی تباہ کاریاں آپ کے سامنے ہیں، لوگ بے گھر ہیں اور کتنی زیادہ اموات ہوئی ہیں تو ان کی دادرسی کون کرے گا؟ یہ غلامانہ سوچ ہے، یہ غلامانہ طرز عمل ہے اس وقت ملک کے وزیراعظم کو چاہئے تھا کہ وہ سیلاب زدہ گان کی دادرسی کرتے اور ان کے ساتھ کھڑے ہوتے لیکن وہ برطانیہ چلے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلامانہ سوچ ہے جس کی نشاندہی ہمارے لیڈر عمران خان صاحب کرتے ہیں۔ ہم نے اس گورنمنٹ سے اور اس fascist regime سے نجات حاصل کرنی ہے اور ہم نے اس غلامانہ سوچ سے نجات حاصل کرنی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چلتے ہیں دبے پاؤں کوئی جاگ نہ جائے
غلامی کے اسیروں کی یہی خاص ادا ہے
ہوتی نہیں جو قوم حق بات پر یکجا
اس قوم کا حاکم ہی بس ان کی سزا ہے
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کی حکمرانی کی صورت میں یہ اس ملک کے باسیوں کو سزا مل رہی ہے۔ میں ان کے توسط سے ان کے لیڈران سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ لوگ حکمرانی نہیں کر سکتے، اگر آپ لوگ deliver نہیں کر سکتے اور اگر آپ لوگ good governance نہیں دے سکتے تو پھر آپ نے اقتدار پر قبضہ کیوں کیا؟ آپ نے خان صاحب کو اقتدار سے الگ کیوں کیا؟ خان صاحب نے کیا غلطی اور کیا گناہ کیا تھا؟ کیا خان صاحب کی غلطی اور گناہ یہ تھا کہ انہوں نے اسلامک فوبیا کے بارے میں دنیا کو جگایا، کیا خان صاحب کی غلطی اور گناہ یہ تھا کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس پر پہرہ دیا۔ کیا خان صاحب کی غلطی اور گناہ یہ تھا کہ انہوں نے اس قوم کو حقیقی آزادی کا خواب دکھایا۔ کیا خان صاحب کی غلطی اور گناہ یہ تھا کہ انہوں نے اس قوم کو اس کے پاؤں پر کھڑا کرنے کی بات کی؟ کیا خان صاحب کی غلطی اور گناہ یہ تھا کہ انہوں نے امریکی سامراج کی غلامی سے انکار کیا۔ اگر اس قوم کو اس کے پاؤں پر کھڑا کرنا جرم ہے اور معیشت کا پہیہ چلانا جرم ہے، اگر اس قوم کو حقیقی آزادی دلانا جرم ہے تو میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ ہم اپنے لیڈر عمران خان کے ساتھ یہ جرم بار بار کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ان کو پندرہ منٹ ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ان کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ خدارا ہوش کے ناخن لیں، لوگوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے اتنی زیادتی اور ظلم نہ کریں۔ اگر deliver نہیں کر سکتے تو اقتدار سے مت چمٹے رہیں۔

کرسی ہے تمھارا جنازہ تو نہیں
کچھ کر نہیں سکتے تو اُتر کیوں نہیں جاتے

بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر کے بعد price hike پر بات ہوگی لیکن اس سے پہلے جناب محمد بشارت راجہ صاحب ایک قواعد معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہ رہے ہیں تو پہلے اس کو take up کر لیں پھر اس کے بعد جناب خلیل طاہر سندھو صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! فِر مینوں گل بُھل جانی اے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ defiantly یہ بات کریں لیکن اس کے بعد بھی چونکہ انہوں نے اس پر بھی لازمی بات کرنی ہوگی تو یہ دونوں پر اکٹھی بات کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، جو معزز ممبر بات کرنا چاہتے ہیں وہ براہ مہربانی اپنے نام لکھ کر بھیج دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب ماہر قانون ہیں ان کو پتا ہے کہ دونوں sides کو ٹائم دیا جاتا ہے۔ میں انتہائی positive بات کروں گا، جناب محمد بشارت راجہ صاحب کو پتا ہے کہ میرا fabric ہی نہیں ہے کہ میں negative بات کروں۔ پہلے راجہ صاحب! بات کر لیں پھر میں جناب علی افضل ساہی صاحب کی بات کا جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، بالکل اس میں آپ کا فائدہ ہے۔ جی، جناب محمد بشارت راجہ صاحب وزیر پارلیمانی امور ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت
قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے وزیر اعظم شہباز شریف

کے اپنے حلف کی خلاف ورزی کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے وزیراعظم شہباز شریف کے اپنے حلف کی خلاف ورزی کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے وزیراعظم شہباز شریف کے اپنے حلف کی خلاف ورزی کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

معزز ایوان کا وزیراعظم پاکستان شہباز شریف کے خلاف لندن میں بیٹھے عدالتی مجرم کے ساتھ حساس قومی ایشوز پر مشاورت کرنے پر آرٹیکل 5 اور 6 کے تحت کارروائی کا مطالبہ

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج مورخہ 13- ستمبر 2022 کے print اور electronic media کے مطابق وزیر اعظم شہباز شریف جن پر

corruption اور money laundering کے مقدمات چل رہے ہیں نے اپنے حلف کے برعکس لندن میں چُھپے ایک عدالتی مفرور کے ساتھ کہ جس کے وہ خود ضامن بھی ہیں آرمی چیف کی تعیناتی سمیت حساس قومی ایشوز پر مشاورت کی حالانکہ آئین میں درج حلف وزیراعظم پاکستان کو ایسے حساس قومی معاملات کسی غیر متعلقہ شخص کے ساتھ share کرنے سے روکتا ہے۔وزیراعظم پاکستان ایک مفرور مجرم سے حساس نوعیت کے قومی معاملات share کرنے پر آئین کے Article 5 and 6 کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے جس کی بنیاد پر ان کے خلاف آئین کے Article 5 and 6 کے تحت قانونی کارروائی کی جانی چاہئے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج مورخہ 13۔ستمبر 2022 کے print اور electronic media کے مطابق وزیر اعظم شہباز شریف جن پر corruption اور money laundering کے مقدمات چل رہے ہیں نے اپنے حلف کے برعکس لندن میں چُھپے ایک عدالتی مفرور کے ساتھ کہ جن کے وہ خود ضامن بھی ہیں آرمی چیف کی تعیناتی سمیت حساس قومی ایشوز پر مشاورت کی حالانکہ آئین میں درج حلف وزیراعظم پاکستان کو ایسے حساس قومی معاملات کسی غیر متعلقہ شخص کے ساتھ share کرنے سے روکتا ہے۔وزیراعظم پاکستان ایک مفرور مجرم سے حساس نوعیت کے قومی معاملات share کرنے پر آئین کے Article 5 and 6 کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے جس کی بنیاد پر ان کے خلاف آئین کے Article 5 and 6 کے تحت قانونی کارروائی کی جانی چاہئے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج مورخہ 13۔ستمبر 2022 کے print اور electronic media کے مطابق وزیر اعظم شہباز شریف

جن پر corruption اور money laundering کے مقدمات چل رہے ہیں نے اپنے حلف کے برعکس لندن میں چھپے ایک عدالتی مفرور کے ساتھ کہ جن کے وہ خود ضامن بھی ہیں آرمی چیف کی تعیناتی سمیت حساس قومی ایشوز پر مشاورت کی حالانکہ آئین میں درج حلف وزیر اعظم پاکستان کو ایسے حساس قومی معاملات کسی غیر متعلقہ شخص کے ساتھ share کرنے سے روکتا ہے۔ وزیر اعظم پاکستان ایک مفرور مجرم سے حساس نوعیت کے قومی معاملات share کرنے پر آئین کے Article 5 and 6 کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے جس کی بنیاد پر ان کے خلاف آئین کے Article 5 and 6 کے تحت قانونی کارروائی کی جانی چاہئے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے صرف دو منٹ کے لئے بات کرنی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: خلیل طاہر سندھو صاحب! اس کے بعد آپ بات کر لیں اور تینوں باتوں کے جواب دیں لیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ جو قرارداد میں نے پیش کی ہے یہ انتہائی recent معاملہ ہے اور آج کے اخبارات میں آیا ہے۔ میں وزیر اعظم پاکستان کے حلف کا relevant پیرا پڑھنا چاہتا ہوں۔

That as Prime Minister of Pakistan, I will discharge my duties, and perform my functions, honestly, to the best of my ability, faithfully in accordance with the Constitution of Islamic Republic of

Pakistan and the law, and always in the interest of the sovereignty, integrity, solidarity, well-being and prosperity of Pakistan.
یہ قانون کے مطابق اپنے اختیارات کے استعمال کرنے کے پابند ہیں۔ نمبر 2 آگے چل کر یہی اپنے حلف میں فرماتے ہیں۔ and that I will not directly or indirectly communicate or reveal to any person any matter which shall be brought under my consideration or shall become known to me as Prime Minister of Pakistan, except as may be required for the due discharge of my duties. یہ تو کر ہی نہیں سکتے تھے اس میں سب سے interesting بات یہ ہے آپ کو یاد ہو گا کہ پانامہ پیپرز آئے، پانامہ پیپرز میں کچھ معاملات سامنے آئے جس میں وزیر اعظم شہباز شریف صاحب اور نواز شریف صاحب کے متعلق بھی ذکر آیا اور اُس میں ان کو صفائی کا موقع فراہم کیا گیا، وہ اپنی صفائی فراہم نہیں کر سکے سپریم کورٹ کی جے آئی ٹی بنی، جے آئی ٹی کے ٹھوس ثبوت پیش کئے گئے، prosecution کی طرف سے تقریباً دو سال کارروائی چلی، دو سال کے بعد اُن کو سزا ہوئی۔

جناب سپیکر! آپ کو بھی یاد ہو گا مجھے بھی یاد ہے جب نواز شریف صاحب ملک سے تشریف لے گئے تو وہ اس pretext میں تشریف لے گئے تھے کہ اُن کے platelets بہت گر چکے ہیں وہ علاج کروا کر واپس آجائیں گے اور محترم وزیر اعظم صاحب نے 50 روپے کے stamp paper پر ایک affidavit دیا کہ میں ان کا ضامن ہوں یہ علاج کے فوراً بعد واپس تشریف لے آئیں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اُن کو جتنا عرصہ گئے ہوئے ہو گیا ہے وہ علاج بھی نہیں کروا رہے اور جن کو ہم نے ضامن بنایا تھا وہ جا کر خود ملاقات کر کے آجاتے واپس تشریف لے آتے ہیں اور اپنے مجرم کو واپس لانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ کا rural background ہے اور legal background کے لوگ بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں مفرور کے خلاف آرٹیکل 87,88 کی کارروائی ہوتی ہے آپ کو بھی پتا ہے مجھے بھی پتا ہے، ان کے خلاف کارروائی ہوئی لیکن اُس میں کون سی پراپرٹی دی گئی، انہوں نے کوئی حافظ آباد کی 4 کنال زمین کو pledge کروایا اور اپنے جان چھڑا لی۔

جناب سپیکر! یہ لمحہ فکریہ ہے اور میں یہ حقیقت کی بات بتا رہا ہوں کہ پانامہ پیپرز میں ان پر الزام تھا کہ جو Hyde Park کے flats ہیں وہ ان کی ملکیت ہیں and they have been denying کہ ہمارے نہیں ہیں، نہیں ہیں۔ اب وہی property جو پانامہ case میں تھی، وہی بدنام زمانہ flats، اُدھر ہی ہمارا وزیراعظم جا کر ایک مجرم سے ملاقات کرتا ہے میں سمجھتا ہوں کسی بھی جمہوری ملک کے لئے یہ ہمارے ماتھے پر ایک کلنک کا ٹیکہ ہے کہ ایک ملک کا elected Prime Minister کس طرح جا کر ایک مفرور سے ملاقات کرتا ہے؟ میری استدعا ہے کہ اگر ایک لفظ بھی میں نے غلط کہا ہو تو میں اُس کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں، میں نے یہاں پر جو بھی گزارشات کی ہیں وہ آئین، قانون اور واقعات کے مطابق ہیں اس لئے میری استدعا ہے کہ ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے انشاءاللہ ہم کارروائی کے لئے تحرک بھی کریں گے۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ موضوع میرے دل پر لکھا ہوا ہے۔ یہ بڑی تکلیف دہ چیز ہے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ چاہتے ہیں ہم boycott کریں، میرا آپ سے گلہ بنتا ہے اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ایوان سے چلا جاتا ہوں۔۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): سندھو صاحب! آپ دو منٹ صبر کر لیں جب آپ کے لیڈر میرے پاس ہسپتال میں آئے تھے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! محترمہ چیئر سے بات کریں، مجھ سے بات نہ کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے platelets کے بارے میں بات کرنی ہے، آپ نے کیا بات کرنی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جو بات ابھی راجہ صاحب نے کی ہے میں اس سے personally affected ہوں یہ ہم سے وعدہ کر کے گئے تھے میں اُس وقت Health Minister تھی نواز شریف صاحب ہمارے پاس ہسپتال میں تشریف لائے، ہم نے ان کا 14 دن علاج کیا، 14 دن کے علاج کے بعد جب ان کی طبیعت ساز گار ہوئی تو ایک دفعہ نہیں ہر روز پوچھا جاتا تھا کہ آپ یہاں کے کام سے satisfied ہیں اور میری personal ملاقات میں بھی انہوں نے کہا تھا کہ میں satisfied ہوں 14 دن کے بعد جب ان

کی طبیعت ساز گار ہو گئی because he could not have been shifted then یہ واپس اپنے شریف سٹی ہسپتال گئے یہ کہہ رہے تھے دل میں mild Angina ہوتا ہے ہم نے اس وقت ان کو offer کیا کہ آپ کی Cardiac Catheterization یہاں پاکستان میں ہی کر دیتے ہیں میں نے خود ان کو مل کر کہا تو یہ مجھے کہنے لگے کہ میں اپنے ذاتی معالج سے پوچھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! کیا آپ ان کو اس کام کے لئے خود ملی تھیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، میں خود ملی تھی اور شہباز شریف صاحب بھی ان کے ساتھ بیٹھے تھے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم شیم کی نعرہ بازی کی گئی)

MR SPEAKER: Order in the House.

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جب یہ بات ہوئی اور یہ کورٹ میں گئے کہ Cardiac Catheterization یعنی دل کے problem کی وجہ سے ہمیں بیرون ملک جانا پڑ رہا ہے اس وقت کے پرائم منسٹر خان صاحب نے انسانی ہمدردی کے تحت مجھ سے کہا کہ اگر واقعی ان کو اس طرح دل کا problem ہے تو ان کا علاج کروائیں تو میں نے کہا کہ he is not feeling confident میں نے ان کو خان صاحب کا convey message بھی کیا کہ عمران خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ کو باہر کے ملک سے کوئی معالج بلانا ہے تو ہم اس معالج کو یہاں پر لے آئیں گے لیکن ان کا ارادہ ہی غلط تھا انہوں نے کہا کہ ہم باہر ہی جائیں گے پھر وہ یہاں سے کورٹ کا آڈر دکھا کر اس وقت ہم سے یہ commitment کر کے گئے کہ ہم دو ماہ کے اندر علاج کروا کے واپس آجائیں گے لہٰذا ہم نے باقاعدہ کیبنٹ سے ان کی bail endorse کروائی۔ ہم نے ان سے کہا کہ آپ مہربانی کر کے اپنے علاج کا ہمیں ریکارڈ بھیجتے رہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! آپ کا point of view آگیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ جھوٹ بولنے والے جھوٹے لوگ ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ ہم آپ کو اپنا ریکارڈ بھیجتے رہیں گے لیکن انہوں نے کوئی ریکارڈ نہیں بھجوایا تو میں نے personally ان کے معالج کو فون کیا تو آپ ہماری ہمدردی دیکھیں اور ان کا جھوٹا پن دیکھیں I rang up doctor Adnan myself میں نے کہا کہ اگر آپ کے پاس کوئی evidence ہے تو ہمیں بھیجیں کہ آپ کا لیڈر ابھی تک بیمار ہے تاکہ ہم آپ کی bail extend کروائیں تاکہ وہ علاج کروالیں۔ انہوں نے جو خط بھیجے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ جو چھوٹا ہے ناجس کا نام شہباز شریف ہے اوس توں زیادہ جھوٹا بندہ کوئی نئیں اے۔ یہ کس قسم کا پرائم منسٹر ہے کہ affidavit دے کر مفرور کو جا کر ملا ہے اور اس کو اپنے ساتھ لے کر نہیں آیا؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ اپنی سرپرستی میں بے عزتی کروا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ کی بات کا خلیل طاہر صاحب جواب دیں گے۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! خلیل طاہر سندھو نے میری گل دا کی جواب دینا اے؟

جناب سپیکر: سندھو صاحب! ان کے علاج کے بارے میں ہی آپ کو بتائیں گے کہ ان کا treatment کہاں تک پہنچا ہے اور ان کی اس وقت کیا پوزیشن ہے؟ جی، خلیل طاہر سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ

جناب علی اختر: جناب سپیکر! میں نے بہت ضروری بات کرنی ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! House in order کریں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میں نے خلیل صاحب کو بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ شہباز صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میں نے آپ کو request کی تھی لہٰذا اب میں نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: شہباز صاحب! میں نے آپ کو floor نہیں دیا۔ Order in the House آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ 21۔ ستمبر 2022 سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔